Professional Development For Quality Education

اسلامیات

ٹیچرز گائیڈ

4

سبقی منصوبہ بندی

قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب
وحدت روڈ، لاہور

پیش لفظ

انسانی معاشرے کی تعمیر وترقی کے لیے افراد معاشرہ کو علوم وفنون سے آراستہ کرنا ریاست کی اولین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ایک معاشرے کو ترقی اور بقا کے لیے جہاں مختلف فنون کی ضرورت ہوتی ہے ،جن کی بدولت انسان مختلف ایجادات اور اختراعات کے ذریعے آسائشیں اور سہولتیں حاصل کرتے ہیں،اس سے کہیں بڑھ کر معاشرے کو نظریاتی، اخلاقی، اور روحانی اعتبار سے افراد معاشرہ کی تعلیم وتربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس دنیا میں زندگی بسر کرنے کے مختلف ضابطہ ہائے حیات موجود ہیں جن میں اسلام کا پیش کردہ ضابطہ حیات سب سے نمایاں اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے کیونکہ یہ خالقِ ارض وسماء کی طرف سے دیا گیا ضابطہ حیات ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نونہالان وطن کو پیغامِ الٰہی سے روشناس کروانے اور ان کے اخلاق وکردار کو سنوارنے کے لیے درس و تدریس کے عمل میں اسلامیات کو بطور لازمی مضمون شامل نصاب کیا گیا ہے۔ تعلیمی اداروں میں تعلیمی عمل کو موثر اور بارآور بنانے کے لیے حکومتی سرپرستی میں محکمہ تعلیم وقتاً فوقتاً اقدامات کرتا رہتا ہے۔یکساں قومی نصاب 2020ء کی تیاری اور اس کا موثر انداز میں نفاذ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔اس نصاب میں شامل اسلامیات کے مضمون کو بھی دیگر مضامین کی طرح اپ گریڈ کیا گیا اور نئی درسی کتب طلباء کے لیے تیار کروائی گئیں۔پہلے مرحلے میں پرائمری سطح تک کی کتب طلباء کے استفادہ کے لیے پبلش ہوچکی ہیں۔ان کتب میں شامل درسی مواد کو بطریق احسن پڑھانے کے لیے اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ اساتذہ کرام کو اس نئے درسی مواد کو موثر انداز میں پڑھانے کے لیے ایک جامع گائیڈ لائن اور راہ نمائی فراہم کی جائے۔اس مقصد کے حصول کے لیے "**قائدِ اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب**"، لاہور نے راہ نُمائے اساتذہ (ٹیچر گائیڈز) کی اشاعت کا فیصلہ کیا۔اشتہار کے ذریعے تربیتِ اساتذہ کے مواد کے مرتبین سے درخواستیں طلب کی گئیں۔یوں ایک تجربہ کار ٹیم کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ان ماہرین کو ہر جماعت کے منتخب کیے گئے حاصلاتِ تعلم سونپے گئے۔ان حاصلاتِ تعلم پر مبنی اسباق کی تدریس کے لیے گائیڈ لائن تیار کی گئی۔بعد ازاں اِن اسباق پر نظر ثانی کی گئی اور اس بات کو یقینی بنایا گیا کہ اساتذۂ کرام کی راہ نُمائی کے لیے مرتب کیا گیا یہ مواد ہر لحاظ سے معیاری ہے۔

تعارف

ہر سبق کے منصوبے کا آغاز حاصلاتِ تعلم سے ہوتا ہے۔ اس کے بعد اُن وسائل کی فہرست دی گئی ہے، جو مطلوبہ حاصلاتِ تعلم کے حصول کے لیے درکار ہیں۔ اس سلسلے میں کوشش کی گئی ہے کہ ایسے وسائل استعمال کیے جائیں جو ہر اسکول میں دست یاب ہوں۔ سبقی منصوبہ بندی کے باقاعدہ آغاز سے پیش تر "معلومات برائے اساتذہ" دی گئی ہیں۔ ان میں اساتذۂ کرام کو حاصلاتِ تعلم سے متعلق بنیادی، ضروری اور اہم معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ براہِ راست موضوع شروع کرنے کے بجائے سب سے پہلے چار پانچ منٹ میں سبق کا تعارُف پیش کیا گیا ہے۔ تعارفی سرگرمی کے بعد اگلا مرحلہ "سبق کا بہ تدریج اِرتقا" ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ سبق کو زینہ بہ زینہ آگے بڑھایا جائے اور آسان فہم انداز میں طلبہ کو نئے تصورات سے واقف کرایا جائے۔ اس کے بعد ایک دو مزید سرگرمیاں مرتب کی گئی ہیں۔ ان سرگرمیوں کا مرکز اُستاد کے بہ جائے طالب علم ہے۔ طلبہ گروہوں یا جوڑیوں کی صورت میں کام کریں گے۔ اس سے اُن کو سماجی کاری (Socialization) کی تعلیم ملے گی۔ وہ مل جُل کر کام کرنا سیکھیں گے۔ اس سے باہمی تعاوُن کی فضا پروان چڑھے گی۔ نسبتاً کم زور ساتھیوں کو بھی ساتھ لے کر چلنے کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ طلبہ کی یہ تربیت اُنھیں معاشرے کا ایک مفید اور کارآمد شہری بنانے میں مدد و معاون ہوگی۔

جس طرح سبق کے آغاز میں تدریجی ارتقا کو ملحوظ رکھا گیا ہے، اسی طرح سبق کو ایک دم ختم کرنا بھی مناسب نہیں۔ چناں چہ سرگرمیوں کے بعد اُس روز دیے گئے تصور کا اِعادہ وغیرہ کروایا جائے گا۔ اس کا مقصد سکھائی گئی معلومات کی پختگی ہے۔ اعادے کے بعد "جانچ" کا مرحلہ رکھا گیا ہے۔ اس مرحلے پر طلبہ سے زبانی سوال کرکے یا کوئی تحریری کام دے کر یہ جائزہ لیا جائے گا کہ حاصلاتِ تعلم کا حصول کس حد تک ممکن ہوا ہے۔ سبقی منصوبہ بندی کے آخر میں گھر کا کام تفویض کیا جائے گا۔ یہ امر ذہن میں رہے کہ گھر کا کام ایسا دیا جائے جو طلبہ کی تخلیقی یا تنقیدی صلاحیتوں کی عکاسی کر سکے۔

ان سرگرمیوں میں اُستاد کا کردار ایک راہ نما اور سہولت کار کا ہے۔ طلبہ خود سوچ بچار کرکے کسی نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ جہاں کہیں طلبہ کو دِقت کا سامنا ہوگا، اُستاد صاحب / اُستانی صاحبہ اُن کی مناسب راہ نمائی کا فریضہ انجام دیں گے / گی۔ اس سے طلبہ میں خود انحصاری اور اپنی صلاحیتوں پر بھروسا کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ اسباق کی منصوبہ بندی اس نہج پر کی گئی ہے کہ اِن سے طلبہ کو رٹے بازی سے نجات دلائی جائے۔ اُن کی تخلیقی صلاحیتوں کا اُجاگر کیا جائے۔ اُن کی فکری، تنقیدی اور تجزیاتی صلاحیتوں کو جِلا بخشی جائے۔ یوں بلوم کی ٹیکسانومی کے اعلیٰ درجات کے حصول کو یقینی بنایا جائے۔

یہاں اِس بات کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ یہ اسباق اَساتذۂ کرام کی راہ نُمائی کے لیے ایک کوشش ہیں۔ اَساتِذۂ کرام اس نہج پر خود سے بھی اسباق کی منصوبہ بندی کرسکتے ہیں۔ اساتِذۂ کرام کو لکیر کا فقیر بنانا مقصود نہیں ہے۔ اِن اسباق میں دی گئی سرگرمیوں سے ہٹ کر بھی جدت افروز سرگرمیوں کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ بس یہ مقصد پیش نظر رہے کہ مطلوبہ حاصلاتِ تعلم کے لیے طلبہ کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے۔ اُنھیں اساتذۂ کرام کی زیر نگرانی کام کرنے کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ اُن کی راہ نمائی کی جائے اور کام کرنے پر بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے۔

اگرچہ اِن اسباق کی ترتیب و تنظیم میں خاصی محنت کی گئی ہے، تاہم یہ ایک انسانی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ ہر اِنسانی کوشش میں اسقام کا امکان باقی رہتا ہے، یوں ہر قدم پر بہتر کرنے کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔ اگر آپ کو کسی مقام پر کوئی سقم نظر آئے تو براہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آپ کی تجاویز اور آرا کی روشنی میں ان اسباق کو خوب سے خوب تر بنانے کا عمل جاری رہے۔

حاصلات تعلم اسلامیات جماعت چہارم

SLOs / حاصلات تعلم	LP #
بابِ اوّل: (الف) ناظرہ قرآن مجید	
قرآن مجید کے پارہ نمبر 9 تا 18 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔ (منتخب آیات کی تلاوت پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائی گی۔)	1
بابِ اوّل: (ب) حفظ قرآن مجید	
قرآن مجید کی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں اور انھیں نماز اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔ (منتخب سورت پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائی گی۔)	2
بابِ اوّل: (ج) حفظ و ترجمہ	
دیے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنیٰ و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔ (کلمات نماز پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائی گی۔)	3
بابِ اوّل: (د) حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ و سلم	
دی گئی احادیث کو سمجھ کر روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ (حدیث نمبر 1 اور 5 پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائی گی۔)	4
بابِ اوّل: (ہ) دعائیں زبانی	
دی گئی دعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روز مرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔ (پہلی چار دعاؤں پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائی گی۔)	5
بابِ دوم: (الف) ایمانیات	
اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔	6
آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن انبیائے کرام علیہم السلام پر آسمانی کتب اور صحائف نازِل ہوئے ہیں ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔	7
آسمانی کتابوں میں سے قرآنِ مجید کی فضیلت وانسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔	8
بابِ دوم: (ب) عبادات	
روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہو سکیں۔	9
رمَضان المبارک میں اعتکاف اور شبِ قدر کی اہمیت جان سکیں۔	10
اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر واستقامت اور توکل کرنے والے بن سکیں۔	11

تلاوت کے احکام وآداب سے آگاہ ہوسکیں اوران پر عمل کر سکیں۔	12
بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ	
غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعہ سے متعلق جان سکیں۔	13
پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی عظمتِ کردار (صلہ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اٹھانے والے ناداروں کی مدد کرنے والے مہمان نواز ، آفتوں میں دوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہوسکیں۔	14
اسلام کی دعوت کے دوران قریش مکہ کی مخالفت اور رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہوسکیں اور عملی زندگی میں ان کی پیروی کر سکیں۔	15
ہجرت کا مفہوم سمجھ سکیں اور ہجرتِ حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔	16
نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔	17
شعب ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہوئیں۔	18
نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی زندگی میں حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنھا کے کردار سے واقف ہو گئیں۔	19
سفر طائف کے واقعات پڑھ کر رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔	20
نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہوسکیں۔	21
بابِ چہارم: اَخلاق وآداب	
عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود ونمائش سے دور رہ سکیں۔	22
مجلس کا مفہوم جان سکیں۔	23
سیرتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی روشنی میں آدابِ مجلس جان سکیں۔	24
اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔	25
اپنی جماعت اور زندگی کے دیگر معاملات میں نظام الاوقات پر عمل کر سکیں۔ عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر ان پر عمل کر سکیں۔	26
بابِ پنجم: حسنِ معاملات ومعاشرت	
دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اُصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔	27
خدمتِ خلق کی ضرورت اور اہمیت سے آگاہ ہوسکیں۔	28
دورِ حاضر کے مسائل کا اِدراک کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے لیے اپنے آپ کو تیار کر سکیں۔	29

30	وطن کی اہمیت سے آگاہ ہوسکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔
31	روز مرہ زندگی میں جذبہ حب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔
	بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام
32	حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کے حالاتِ زندگی سے راہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔
33	حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمولِ حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان لیں جو آج بھی شعائرِ اِسلام میں سے ہیں۔
34	حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات و واقعات سے آگاہ ہو سکیں۔
35	حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی سے راہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی میں ان صفات کو اپنا سکیں۔
36	خلیفۂ دُوم حضرتِ عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔
37	حضرتِ عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطورِ خلیفۂ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
38	خلیفۂ سُوم حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی اجمالی طور پر جان سکیں۔
39	اپنی زندگیوں میں حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔
40	حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔
	بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے
41	صفائی کی ضرورت و اہمیت کو جان سکیں۔
42	اپنے ارد گرد کے ماحول کو صاف رکھنے میں بطورِ مسلمان اپنا کردار کر سکیں۔
43	اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد و اثرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔
44	پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے آگاہ ہو سکیں۔
45	پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے حضرتِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
1۔	**تعارف**		
2۔	**سبق کی منصوبہ بندی**		
	سبق نمبر 1۔ **باب اوّل:**	قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنوان: حفظِ قرآنِ مجید	01
	سبق نمبر 2۔	قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنوان: حفظِ قرآنِ مجید	05
	سبق نمبر 3۔	قرآنِ مجید و حدیثِ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنوان: کلماتِ نماز	09
	سبق نمبر 4۔	قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنوان: حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ	13
	سبق نمبر 5۔	قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عنوان: دُعائیں (زبانی)	16
	سبق نمبر 6۔ **باب دوم:**	ایمانیات و عبادات عنوان: فرشتوں پر ایمان	20
	سبق نمبر 7۔	ایمانیات و عبادات عنوان: آسمانی کتابوں پر ایمان	24
	سبق نمبر 8۔	ایمانیات و عبادات عنوان: آسمانی کتابوں پر ایمان	27
	سبق نمبر 9۔	ایمانیات و عبادات عنوان: عبادات	30

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	سبق نمبر10۔	ایمانیات وعبادات عنوان: عبادات	33
	سبق نمبر11۔	ایمانیات وعبادات عنوان: حقوق اللہ	36
	سبق نمبر12۔	ایمانیات وعبادات عنوان: تلاوتِ قرآن مجید	39
	سبق نمبر13۔ **باب سوم:**	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ عنوان: نزولِ وحی کا واقعہ	43
	سبق نمبر14۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ عنوان: نزولِ وحی کا واقعہ	47
	سبق نمبر15۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ عنوان: دعوت وتبلیغ	51
	سبق نمبر16۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانی)	56
	سبق نمبر17۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانیہ)	59
	سبق نمبر18۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ شیبِ ابی طالب	63
	سبق نمبر19۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ عامُ الحُزن	66
	سبق نمبر20۔	سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ سفر طائف	69
	سبق نمبر21۔ **باب چہارم:**	اخلاق وآداب سادگی	73

نمبر شمار	عنوان		صفحہ نمبر
	سبق نمبر22۔	اخلاق و آداب سادگی	76
	سبق نمبر23۔	اخلاق و آداب سادگی	80
	سبق نمبر24۔	اخلاق و آداب سادگی	82
	سبق نمبر25۔	اخلاق و آداب وقت کی پابندی	85
	سبق نمبر26۔	اخلاق و آداب وقت کی پابندی	88
	سبق نمبر27۔	اخلاق و آداب حسنِ معاشرت و معاملات	90
	سبق نمبر28۔**باب پنجم:**	حسنِ معاملات و معاشرت عنوان: خدمتِ خلق	93
	سبق نمبر29۔	حسنِ معاملات و معاشرت عنوان: خدمتِ خلق	97
	سبق نمبر30۔	حسنِ معاملات و معاشرت عنوان: وطن کی محبت (ذمہ دار شہری)	102
	سبق نمبر31۔	حسنِ معاملات و معاشرت عنوان: وطن کی محبت (ذمہ دار شہری)	104
	سبق نمبر32۔	حسنِ معاملات و معاشرت عنوان: وطن کی محبت (ذمہ دار شہری)	107
	سبق نمبر33۔**باب ششم:**	ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت ابراہیم علیہ اسلام	110

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
سبق نمبر34۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت ابراہیم علیہ اسلام	113
سبق نمبر35۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت موسیٰ علیہ اسلام	116
سبق نمبر36۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	119
سبق نمبر37۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	122
سبق نمبر38۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	125
سبق نمبر39۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	127
سبق نمبر40۔	ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام عنوان: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	129
سبق نمبر41۔	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے عنوان: صفائی کی ضرورت و اہمیت	131
سبق نمبر42۔	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے عنوان: صفائی کی ضرورت و اہمیت	130
سبق نمبر43۔	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے عنوان: صفائی کی ضرورت و اہمیت	137
سبق نمبر44۔	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے عنوان: پانی کی اہمیت	140
سبق نمبر45۔	اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے عنوان: پانی کی اہمیت	143

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	سبقی منصوبہ بندی کا خاکہ	146
	مرتبین و معاونین	148

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-1

باب اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى الله عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

ناظرہ قرآنِ مجید

دورانیہ:60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

قرآنِ مجید کے پارہ نمبر 9 تا 18 کی تجوید کے ساتھ تلاوت کر سکیں۔

(منتخب آیات کی تلاوت پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائے گی۔)

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے:

- تجوید کا لغوی معنٰی عمدہ بنانا، حسن پیدا کرنا اور اصطلاحی تعریف یہ ہے: ہر حرف کو اس کے مخارج سے نکالنا اور اس کی تمام صفات کو ادا کرنا۔
- مخرج حروف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ مخرج کی جمع مخارج ہے۔ ان کی تعداد سترہ ہے۔ صفت کی جمع صفات ہے۔ جس انداز (کیفیت) سے حروف اَدا ہوتے ہیں، اُس کو صفت کہتے ہیں۔
- تجوید کے دو ستون ہیں، پہلا ستون مخارج اور دُوسرا استون صفاتِ لازمہ ہے۔ جب ہم کوئی حرف ادا کرتے ہیں تو تجوید دو چیزوں کا تقاضا کرتی ہے۔ پہلا یہ کہ اُس حرف کو اُس کے مخرج سے نکالا جائے اور دُوسری بات یہ کہ اُس کی تمام صفات کو ادا کیا جائے۔ یعنی حروف کو اُن کی مخصوص جگہ سے ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اِس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کس حرف کو موٹی آواز سے پڑھنا ہے اور کس کو باریک آواز سے پڑھنا ہے؛ کس کو سیٹی والی آواز سے پڑھنا ہے اور کس کو بغیر سیٹی والی آواز سے پڑھنا ہے وغیرہ۔ یاد رہے کہ مخارج حروف کے نکلنے کی جگہیں بتاتے ہیں جب کہ صفات یہ بتاتی ہیں کہ حروف کی آوازیں کیا ہیں۔
- سات حروف ہمیشہ موٹی آواز سے پڑھے جاتے ہیں: خ __ ص __ ض __ ط __ ظ __ غ __ ق (خص ضغط قظ) مثلاً:
  ختم __ قصب __ مرضیۃ __ حطب __ ظھرک __ غضب __ فوقکم
- حروف حلقی کی تعداد چھے ہے۔
  - (ھمزہ ، ھ) حلق کے پچھلے حصے (جو سینے کے قریب ہے) سے ادا ہوتے ہیں۔
  - (ع، ح) حلق کے درمیانی حصے سے ادا ہوتے ہیں۔
  - (غ، خ) حلق کے اُوپر والے حصے (جو زبان کے قریب ہے) سے ادا ہوتے ہیں۔
- حرکات نو (9) اور علامات چار (4) ہیں۔ حرکات میں ایک زبر، ایک زیر، ایک پیش، کھڑا زبر، کھڑی زیر، الٹا پیش، دو زبر، دو زیر، دو پیش شامل ہیں۔ علامات میں جزم، شد، چھوٹی مد، بڑی مد شامل ہیں۔ یاد رہے دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو تنوین کہا جاتا ہے۔ تنوین سے "ن" کی

آواز آتی ہے۔

- حروف پر یا تو حرکات آتی ہیں یا علامات۔
- واضح رہے کہ حرکات کے تین سلسلے ہیں: 1۔ زبر، زیر اور پیش، 2۔ دو زبر، دو زیر اور دو پیش، 3۔ کھڑی زبر، کھڑی زیر اور اُلٹا پیش۔

عنوان کا تعارف (3 منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم سورۃ الاعراف پارہ نمبر 9 کی آیت نمبر 88 تا آیت نمبر 99 کی تلاوت کریں گے۔ یہ قرآن مجید کی آیات ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے۔ عزیز طلبہ! قرآنِ مجید جب بھی پڑھا جاتا ہے تو اس کی تلاوت سے پہلے تعوذ یعنی " أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ " پڑھنا ضروری ہے اور حصول برکت کے لیے " بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ " بھی پڑھنا چاہیئے۔ آج کے سبق میں ہم مخارج و صفات اور حروفِ حلقی اور موٹے حروف کے بارے میں پڑھیں گے۔

تمام بچوں کو تلاوتِ قرآن مجید غور سے سننے کے لیے کہیں اور پڑھے جانے والے حروف پر انگلی رکھوائیں۔

تدریس سبق: (3+10 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیئے جائیں:

- تلاوت کسے کہتے ہیں؟
- مخارج کسے کہتے ہیں؟
- مخارج اور صفات میں کیا فرق ہے؟
- تجوید کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

بچوں سے پارہ نمبر 9 کھولنے کے لیے کہیں اور سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 88 سے آیت نمبر 93 تک تلاوت کریں تلفظ اور تجوید کا خیال رکھیں۔ اِس کے بعد طلبہ سے پوچھیں کہ کون کون اِن آیات کی تلاوت کر سکتا ہے، ہاتھ بلند کروائیں اور پھر ایک ایک آیت پہلے اُن بچوں سے تلاوت کروائیں جنھوں نے ہاتھ بلند کیئے تھے۔ اس کے بعد دیگر بچوں سے بھی ایک ایک آیت تلاوت کروائیں۔ اس موقع پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سرگرمی: (5 منٹ)

حروفِ حلقی کی ادائی کے لیے طلبہ اپنے حلق کے مختلف حصوں پر اُنگلی رکھ کر یقینی بنائیں کہ حروفِ حلقی اپنی مقررہ جگھوں سے ادا ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر اساتذہ طلبہ کی بھرپور راہ نمائی کریں۔ دی گئی تصویر کی روشنی میں تختۂ تحریر پر حلق کی ایک تصویر بنائیں۔ اس کے لیے اسکول کی آرٹ ٹیچر کی مدد بھی لے سکتے ہیں یا ایک خوب صورت چارٹ بچوں کی مدد سے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں اور چھڑی کی اشاراتی مدد سے حلق کے مختلف حصوں کی وضاحت کریں اور ان حروف کی ادائی کی مشق کروائیں۔

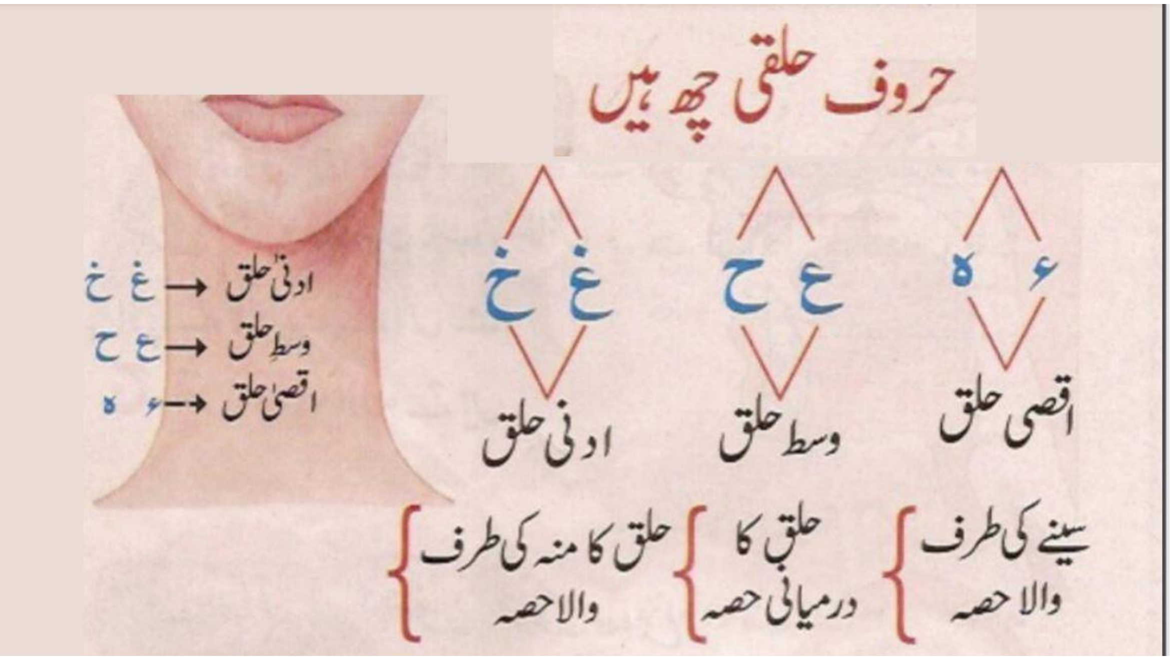

تدریس:(10منٹ)

پارہ نمبر 9 سورۂ الاعراف کی آیت نمبر 94 سے آیت نمبر 99 تک کی آیات کی درست تلفظ کے ساتھ تلاوت کریں اور اس موقع پر بچوں سے کہیں کہ تمام بچے اپنے اپنے پارے پر اُنگلی رکھ کر سنتے جائیں۔ اس کے بعد ان آیات کی تلاوت کے لیے بچوں سے کہیں، پہلے ان طلبہ سے تلاوت کروائیں جنھوں نے پہلے تلاوت نہیں کی تھی اور بعد میں دیگر طلبہ سے ایک ایک آیت کی تلاوت کروائیں۔ اس موقعہ پر بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سرگرمی:(5منٹ)

الف: مذکورہ تلاوت کی گئی آیات میں بچوں سے موٹی آواز والے حروف تلاش کرنے کے لیے کہیں۔ جو حروف طلبہ بولیں، اُنھیں تختۂ تحریر پر لکھتے جائیں۔ طلبہ کو ترغیب دیں کہ ہر بچہ ان آیات میں سے موٹے حروف تلاش کرے۔

ب: موٹے حروف کا مثالوں سے مزین ایک خوب صورت چارٹ جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں اور چھڑی کی مدد سے نشان دہی کرتے ہوئے طلبہ کو سمجھائیں۔

اختتامیہ:(3منٹ)

حروف حلقی کی تعداد چھ ہے: ہمزہ، ھ- ع، ح- غ، خ- یہ حلق کے تین حصوں سے ادا ہوتے ہیں۔ موٹے حروف سات ہیں: خص ضغط قظ یہ ہر حال میں موٹے پڑھے جاتے ہیں۔ مخارج حروف کے نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور کل مخارج سترہ ہیں۔

جانچ:(2منٹ)

طلبہ کی تفہیم کی جانچ کرنے کے لیے چند سوالات کیجیے:

- مخارج اور صفات میں کیا فرق ہے؟
- تعوّذ اور تسمیہ کسے کہتے ہیں؟
- کل مخارج کتنے ہیں؟
- موٹے حروف کون کون سے ہیں؟

تفویض کار:(2منٹ)

کسی معروف قاری کی آواز میں سوۃالاعراف کی آیت نمبر 88 تا 99 سنیں اور گھر سے کسی کی راہ نمائی میں اس کی دُہرائی کر کے آئیں۔

بابِ اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حفظ قرآنِ مجید

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

طلبہ قرآنِ مجید کی سورتوں کو درست تلفظ اور روانی کے ساتھ زبانی یاد کر سکیں۔ نماز میں اور نماز کے علاوہ زبانی پڑھ سکیں۔ (منتخب سورت پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائے گی۔)

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر / چاک، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے کہ:

- سورۃ الماعون مکی سورت ہے۔ جو کہ سات آیات پر مشتمل ہے۔ سورتوں کی ترتیب میں اس کا نمبر 107 واں ہے۔
- قرآن مجید کی تلاوت جہاں روحانی تازگی کا ذریعہ ہے، وہاں اس کے ذریعے سے انسان اپنے نامۂ اعمال میں نیکیوں کا بڑا ذخیرہ جمع کر سکتا ہے۔

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور یہ کائنات کے سب سے عظیم انسان حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل کیا گیا۔ نازل کرنے والے پروردگار نے اسے پڑھنے کا طریقہ بھی بتا دیا۔ ارشاد ہوتا ہے: وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا۔ (سورۃ المزمل: 4) اور قرآنِ مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔

عنوان کا تعارف (2منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم درست تلفظ اور تجوید کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے سورۃ الماعون کو یاد کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ قرآنِ مجید کی سورتوں میں سے 107 ویں نمبر پر ہے۔ یہ مکی سورت ہے اور اس کی سات آیات ہیں۔

تدریسِ سبق: (10+3منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیئے جائیں:

- قرآنِ مجید کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- آپ کسی خوش الحان (اچھی آواز والے) قاری کو جانتے ہیں؟
- حروفِ حلقی کتنے ہیں؟
- موٹے حروف کون کون سے ہیں؟

تدریس:

جماعت چہارم کی درسی کتاب کا صفحہ نمبر 2 کھولیئے اور بچوں سے اپنی درسی کتابیں کھولنے کے لیے کہیے ۔ سورۃ الماعون کی خواندگی کیجیے اور بچوں سے تقلیدِ خواندگی کروایئے ۔ مارکر / چاک اٹھایئے۔ سورۃ الماعون کی سات آیات تختۂ تحریر پر خوش خطلکھیے اور طلبہ سے پوچھیئے کہ کون کون اِن آیات کی تلاوت کر سکتا ہے۔ ہاتھ بلند کروایئے اور دُوسرے بچوں سے کہیے کہ وہ ہاتھ بلند کرنے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں، مثلاً: ماشاء اللہ کہلوایئے یا حوصلہ افزائی کے لیے جو طریقہ بھی مناسب خیال کریں، وہ اختیار کیجیئے۔ ہاتھ بلند کرنے والے طلبہ سے ایک ایک آیت کی تلاوت کروایئے ۔ دورانِ تلاوت لفظی اور تجویدی غلطیوں کی اصلاح کیجیے ۔ بعد ازاں جن بچوں نے ہاتھ بلند نہیں کیا تھا، انھیں ان آیات کی تلاوت کے لیے کہیے اور تلاوت کی آمادگی پر ان کی حوصلہ افزائی کیجیئے۔

طلبہ کو مزید بتایئے کہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: تم قرآن پڑھو، اسلیے کہ قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔(صحیح مسلم: ۱۸۷۴)۔ طلبہ کو ان سورتوں کو حفظ کرنے کی ترغیب اوریاد کرنے کا طریقہ بتایئے۔ طلبہ کو بتایئے ایک آیت کی پانچ مرتبہ تلاوت کریں، پھر اگلی آیت کو اس کے ساتھ ملائیں، انھیں پانچ مرتبہ دہرائیں۔ اس طرح پوری سورت کو یاد کرنے کا طریقہ سکھایئے۔ طلبہ کو بتایئے: ہمارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، جن پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں، وہ پورے قرآنِ مجید کے حافظ تھے ۔ طلبہ کو یہ بھی بتایئے کہ ہمیں اپنی نمازوں کی درستی کے لیے بھی چند سورتوں کا یاد کرنا ضروری ہے۔

سرگرمی:(5منٹ)

TPI نظم برائے مخارج حروف تہجی کا ایک خوب صورت چارٹ طلبہ کی مدد سے بنایئے اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔ چھڑی کی اشاراتی مدد سے TPI نظم یاد کروایئے۔

سرگرمی:(10منٹ)

(الف) پانچ فلیش کارڈز بنایئے جو TPI نظم کے اُصول کے مطابق مختلف مخارج والے حروف پر مشتمل ہوں۔ پہلا گروپ: ہونٹوں والے چار حروف، دوسرا گروپ: زبان کی نوک سے نکلنے والے بارہ حروف، تیسرا گروپ: زبان کے بیچ سے نکلنے والے تین حروف، چوتھا گروپ: زبان کے کناروں سے نکلنے والے تین حروف، پانچواں گروپ: حلق سے نکلنے والے چھ حروف پر مشتمل ہو۔

جماعت میں موجود طلبہ کو پانچ گروہوں میں تقسیم کیجیے۔ درج ذیل تصویر کی روشنی میں بچوں کو مخارج سمجھایئے اور یاد کروایئے۔

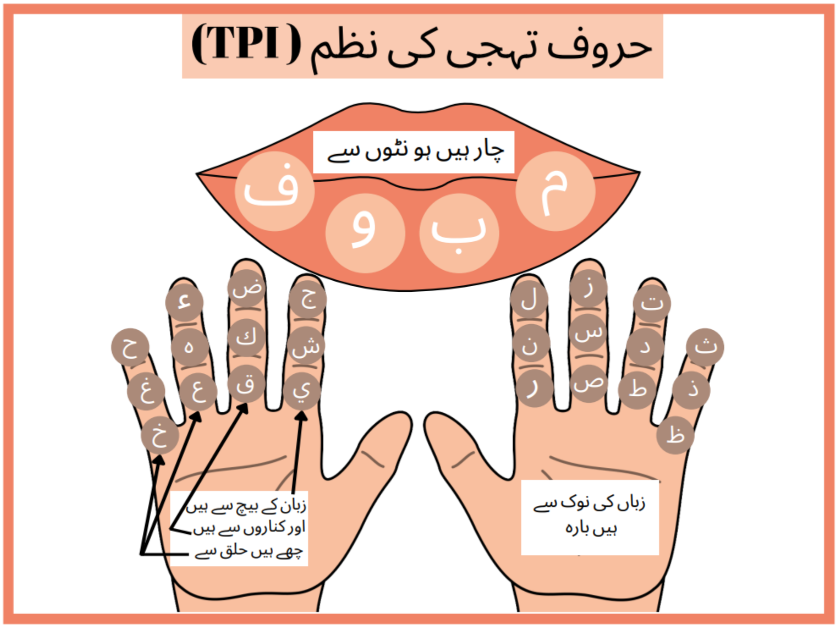

(ب) مارکر / چاک اٹھایئے اور تختۂ تحریر پر نیچے دیے گئے نمونے کے مطابق پانچ خانوں والا کالم بنایئے۔ اس کے بعد طلبہ سے کہیے کہ اپنے پاس موجود فلیش کارڈز کے مطابق سورۃ الماعون میں سے حروف تہجی بتاتے جائیں۔ ان کے بتانے پر کالم میں حروف تہجی متعلقہ خانوں میں درج کرتے جائیں۔ ساتھ ساتھ طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے اور طلبہ کو مخارج کی مشق کروایئے۔

ہونٹوں سے نکلنے والے حروف	زبان کی نوک سے نکلنے والے حروف	بیچ زبان سے ادا ہونے والے حروف	کناروں سے ادا ہونے والے حروف	حلق سے نکلنے والے حروف

اختتامیہ: (3 منٹ)

ایک مرتبہ پھر مختصر الفاظ میں دہرایئے کہ

- سورۃ الماعون مکی ہے۔ سورتوں میں اس کا نمبر 107 ہے اور اس میں سات آیات ہیں۔
- ہمارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پورے قرآنِ مجید کے حافظ تھے۔
- اپنی نمازوں کی درستی کے لیے چند سورتوں کا زبانی یاد ہونا بہت ضروری ہے۔
- مخارج کے اعتبار سے اٹھائیس حروف تہجی پانچ گروہوں میں تقسیم ہیں۔ ہونٹوں سے نکلنے والے، زبان کی نوک سے ادا ہونے والے، زبان کے بیچ سے ادا ہونے والے، کناروں سے اور حلق سے نکلنے والے۔

جانچ: (5 منٹ)

سبق کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے بچوں سے سوالات کیجیے:

- سورۃ الماعون میں کتنی آیات ہیں؟

- زبان کی نوک سے ادا ہونے والے حروف تہجی کون کون سے ہیں؟
- حلق سے نکلنے والے حروف کی کیا تعداد ہے؟
- ہونٹوں سے کون کون سے حروف تہجی ادا ہوتے ہیں؟

تفویض کار:(وقت 2 منٹ)

(الف) کسی خوش الحان قاری کی آواز میں سورۃ الماعون کی تلاوت سنیں اور والدین کی مدد سے اسے یاد کر کے لائیں۔

(ب) والدین کی مدد سے ہونٹوں سے اور زبان کی نوک سے ادا ہونے والے حروف تہجی اپنی نوٹ بک پر خوش خط لکھ کے لائیں۔

بابِ اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

کلماتِ نماز

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

دیے گئے کلمات کو مع ترجمہ یاد کر سکیں اور ان کے معنیٰ و مفہوم کو جان کر انھیں اپنی نمازوں میں پڑھ سکیں۔

(کلماتِ نماز پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائے گی۔)

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے کہ:

- کلمہ پڑھنے کے بعد مسلمان پر سب سے پہلے عائد ہونے والا فرض نماز ہے۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں سے جس چیز کا حساب لیا جائے گا، وہ نماز ہے۔
- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اپنی پیشانی کو مٹی پر رکھ کر عجز اور انکسار کا اظہار کرتا ہے، تو اس کی یہ حالت اللہ کو سب حالتوں سے اچھی لگتی ہے۔ اس لیے تخلیق آدم کے بعد پہلا حکم سجدے کا دیا گیا۔
- دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشا۔
- نماز کے اندر کچھ اصطلاحات ہیں مثلاً: ثنا، جو تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔ رکوع کی حالت میں تین مرتبہ یہ کلمہ ادا کیا جاتا ہے:

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ

(پاک ہے میرا پروردگار جو بڑی عظمت والا ہے)

جب کہ قومہ کی حالت میں

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ

(اللہ نے اُس کی سن لی جس نے اُس کی تعریف بیان کی)

ادا کیا جاتا ہے۔ رکوع سے اُٹھنے کی حالت کو قومہ کہا جاتا ہے جس میں

رَبَّنَا لَكَ الۡحَمۡدُ

(اے ہمارے رب سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں)

پڑھتے ہیں۔ جب کہ سجدے کی حالت میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی

(پاک ہے میرا پروردگار جو اُونچی شان والا ہے) پڑھا جاتا ہے۔

عنوان کا تعارف (3 منٹ)

پیارے بچو! آج ہم کلماتِ نماز ترجمہ سے پڑھیں اور یاد کریں گے۔

سبق کی تدریس: (3+10 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کریں:

- نماز کیا ہوتی ہے؟
- تکبیر تحریمہ کسے کہتے ہیں؟
- قومہ سے کیا مراد ہے؟
- ایک رکعت میں کتنے سجدے ہوتے ہیں؟

تدریس:

کتاب کا صفحہ نمبر 5 کھولیے اور طلبہ کو اپنی کتابوں کا یہی صفحہ کھولنے کے لیے کہیے۔ دیے گئے کلماتِ نماز کی صحیح تلفظ کے ساتھ خواندگی کیجیے اور طلبہ سے تقلیدِ خواندگی کروایئے۔ اس عمل کو پانچ سے چھے مرتبہ دہرایئے۔ اس کے بعد طلبہ سے پوچھیے کہ کون کون ان کلمات کو ادا کر سکتا ہے۔ اثبات میں جواب دینے والے طلبہ سے باری باری یہ کلمات ادا کرنے کے لیے کہیے۔ اس عمل کو پوری جماعت میں دُہرایئے۔ جماعت کا کوئی طالب علم ایسا نہ ہو جو اِن کلمات کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ کلمات کی ادائی کے ساتھ ہر ایک کے معانی بھی بتاتے جایئے۔ مارکر / چاک اُٹھایئے اور تختۂ تحریر پر کلماتِ نماز اُن کے معانی کے ساتھ درج ذیل طریقے کے مطابق خوش خط لکھیے:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

العظیم	ربی	سبحن
عظمت والا	میرا رب	پاک ہے

میرا رب پاک ہے، بہت عظمت والا ہے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

حمدہ	لمن	سمع اللہ
اُس کی تعریف کی	اُس کی جس نے	سن لی اللہ نے

سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

الحمد	لک	ربنا

اے ہمارے رب	تیرے ہی لیے	ہر قسم کی تعریف ہے

اے ہمارے رب ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی

سبحن	ربی	الاعلی
پاک ہے	میرا رب	سب سے بلند

میرا رب پاک ہے جو سب سے بلند ہے۔

سرگرمی:(10 منٹ)

آٹھ فلیش کارڈ بنائیے۔ چار پر کلمات نماز عربی میں لکھیے اور دُوسرے چار پر اُن کا ترجمہ لکھیے۔ جماعت میں سے آٹھ طلبہ کا انتخاب کیجیے۔ چار طلبہ کو عربی عبارت والے فلیش کارڈ دیں۔ باقی چار طلبہ کو ان عبارتوں کے ترجمے پر مشتمل فلیش کارڈ دیں۔ پہلے ایک طالب علم عربی عبارت والا فلیش کارڈ جماعت کو دِکھائے۔ جس طالب علم کے پاس اِس کے ترجمے والا فلیش کارڈ ہو، وہ اپنا کارڈ جماعت کو دِکھائے۔ اس طرح باری باری چاروں طالب علم اپنے اپنے کارڈ دِکھائیں۔ دیگر طلبہ سے کہیے کہ وہ ان فلیش کارڈ پر لکھی عربی اور ترجمے کی عبارتیں پڑھیں۔ اس دوران میں طلبہ کی تلفظ کی غلطیوں سے اُنھیں آگاہ کریں اور اُن کی اصلاح کرتے جائیں۔ پوری جماعت کے طلبہ سے یہ سرگرمی کروائیے۔

سرگرمی:(5 منٹ)

بچوں کو اسکول کی مسجد میں لے جائیے یا پھر جماعت کے کمرے میں یا میدان میں صف کا اہتمام کیجیے اور عملی طور پر رکوع، قومہ اور سجدہ میں پڑھے جانے والے کلمات کی چند طلبہ سے مشق کروائیں۔ باقی طلبہ سے اُن کا بغور مشاہدہ کرنے کو کہیے۔

اختتامیہ:(3 منٹ)

آخر میں ایک مرتبہ پھر اہم نکات مختصر انداز میں بتائیے:

- رکوع کی حالت میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ کم از کم تین مرتبہ پڑھتے ہیں، جس کا معنٰی ہے: میرا رب پاک ہے، بہت عظمت والا ہے۔
- قومہ کی حالت میں سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ ایک بار پڑھتے ہیں، جس کا معنٰی ہے: سن لی اللہ نے اُس کی جس نے اُس کی تعریف کی۔
- سجدے کی حالت میں کم از کم تین مرتبہ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی پڑھتے ہیں، جس کا معنٰی ہے: میرا رب پاک ہے جو سب سے بلند ہے۔

جانچ(5 منٹ)

سبق کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے درج ذیل سوالات کیجیے:

- سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ کے کیا معنی ہیں؟
- نماز میں سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ کب اور کتنی مرتبہ پڑھا جاتا ہے؟
- سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنۡ حَمِدَہٗ کس حالت میں پڑھتے ہیں اور اس کے کیا معنی ہیں؟

- سجدے کی حالت میں کون سے کلمات کم از کم کتنی مرتبہ پڑھے جاتے ہیں؟
- سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی کے کیا معنی ہیں؟

تفویض کار:(2منٹ)

(الف) طلبہ کو تاکید کیجیے کہ وہ اپنے والدین سے نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھیں۔

(ب) کلماتِ نماز اور اُن کے معانی اپنی کاپی / نوٹ بک پر خوش خط لکھ کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-4

بابِ اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ **دورانیہ:60منٹ**

حاصلاتِ تعلم:

دی گئی احادیث کو سمجھ کر روز مرہ زندگی میں ان کی تعلیمات پر عمل کر سکیں۔ (حدیث نمبر 1 اور 5 پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائے گی۔)

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر / چاک، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے کہ:

- حدیث کے لغوی معنی: گفت گو یا نئی چیز کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اقوال، افعال اور تقریر کو حدیث کہا جاتا ہے۔
- نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی احادیث مبارکہ دین کی تعلیمات کا سرچشمہ اور رُشد وہدایت کا ذریعہ ہیں۔ جناب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد قرآنِ مجید کی تشریح اور اُس کا عملی نمونہ فراہم کرنا ہے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیثِ نبوی اہم ذریعہ ہے۔ مسلمان ہونے کے ناتے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم نبی اکرم خاتم النبیین کی احادیث کو اپنی زندگی کے لیے عملی نمونہ بنائیں۔
- قرآن مجید کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ساری گفت گو وَحی ہوتی تھی اور بغیر وَحی کے آپ کچھ بھی نہیں فرمایا کرتے تھے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى o اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی-(ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے، وہی کہتے ہیں جو وحی کیا جاتا ہے)۔
- وحی کی دو بنیادی اقسام ہیں: وحیِ متلو اور وحی غیر متلو۔ وحی متلو قرآنِ مجید کو کہتے ہیں اور وحیِ غیر متلو حدیثِ مبارکہ ہے۔ قرآن مجید کے بعد حدیثِ مبارکہ اہم ترین ماخذِ شریعت اور مصدرِ دین ہے۔

عنوان کا تعارف (3منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم پیارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چند فرامین کو پڑھیں گے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جو کام کیے یا جو ارشاد فرمایا، اُس کو حدیث کہتے ہیں۔ آج کے سبق میں ہم پانچ احادیث کے بارے میں پڑھیں گے۔

تدریسِ سبق:(3+10منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے یہ سوالات کیجیے:

- حدیث کسے کہتے ہیں؟
- قرآن اور حدیث میں کیا فرق ہے؟
- ہمارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے چغل خور کے بارے میں کیا اِرشاد فرمایا؟
- احادیث کا ماننا کیوں ضروری ہے؟
- کیا اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآنِ مجید کے ساتھ حدیث کا جاننا ضروری ہے؟

تدریس:

مارکر / چاک اٹھائیے اور تختۂ تحریر پر کتاب کے صفحہ نمبر چھے اور سات پر موجود اَحادیث میں سے حدیث نمبر ایک، چار اور پانچ کو خوش خط لکھیے۔ درست تلفظ کے ساتھ ان کی خواندگی کیجیے اور طلبہ سے تقلیدی خواندگی کروائیے۔اِس کے بعد طلبہ سے پوچھیے کہ کون کون اِن احادیث کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ہاتھ بلند کروائیے اور باری باری طلبہ سے ایک ایک حدیث پڑھنے کے لیے کہیے۔پہلی حدیث کی خواندگی کے دوران میں طلبہ پر واضح کیجیے کہ جہاں ہمیں اللہ کی نعمتوں پر اُس ذات کا شکر اَدا کرنا ہے،وہیں جس کے ذریعے سے وہ نعمتیں ہمیں مل رہی ہیں،اُن کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔(جیسے،ماں باپ،اُستاد،دوست،رشتے دار وغیرہ)۔حدیث نمبر چار کی خواندگی کے دوران میں طلبہ پر واضح کیجیے کہ حضور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے اخلاق کو بہتر کریں اور جو ہدایات ہمارے پیارے پیغمبر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دی ہیں،اُن پر عمل کریں۔حدیث نمبر پانچ کی خواندگی کے دوران میں طلبہ کو سمجھائیے کہ ایسا شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اُس کی اذیت سے محفوظ نہ رہے۔ہم مسلمان ہیں اور ہماری بہترین جگہ جنت ہے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں تاکہ جنت کا حصول یقینی ہو۔اِس موقع پر طلبہ کو مزید بتائیے کہ ہمارے ہم جماعت بھی پڑوسی ہوتے ہیں؛اِسی طرح جن کے ساتھ ہم سفر کرتے ہیں وہ بھی پڑوسی ہیں؛ ہمارے قریب رہنے والے بھی ہمارے پڑوسی ہیں۔کسی مسلک،مذہب،زبان اور قومیت کی تفریق کے بغیر ان کے ساتھ احترام اور محبت سے پیش آنا ضروری ہے۔

سرگرمی:(5+10منٹ)

(الف) ایک خوب صورت چارٹ بنائیے جس پر یہ تینوں احادیث(حدیث نمبر ایک،چار اور پانچ)ترجمے کے ساتھ لکھی ہوں۔اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے اور چھڑی کی اشاراتی مدد سے طلبہ کو ایک ایک لفظ کا معنی سمجھائیے۔

(ب) مارکر اٹھائیے اور نیچے دی گئی دونوں تصاویر کی روشنی میں تختۂ تحریر پر اچھی اور بری عادتوں کے دو دائرے بناتے ہوئے ان میں اچھی اور بری عادات لکھیے۔طلبہ سے پوچھیے کہ آپ میں ان میں سے کون کون سی اچھی عادات ہیں۔جن عادات کا طلبہ تذکرہ کریں،اُنھیں نشان زد کرتے جائیے۔ساتھ ساتھ ان کی وضاحت بھی کرتے جائیے۔جو اچھی عادات طلبہ نشان زد نہ کرواسکیں،اُنھیں اپنانے کی ترغیب دیجیے اور طلبہ کو

دُوسری طرف لکھی گئی بری عادات کے نقصانات سے آگاہ کیجیے اور اُن سے بچنے کی تلقین کیجیے۔

اختتامیہ:(3منٹ)

سبق میں پڑھے گے اہم نکات کو دہرایئے۔

- ہمارے پیارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جو کام کیے اور جو باتیں ارشاد فرمائیں، اُنھیں احادیث کہتے ہیں۔
- اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآنِ مجید کے ساتھ ساتھ حدیثِ مبارکہ کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔
- جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔
- وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اُس کے اذیت سے محفوظ نہیں۔

جانچ(5منٹ)

- حدیث کسے کہتے ہیں؟
- اسلام کو سمجھنے کے لیے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ اور کس چیز کو سمجھنا ضروری ہے؟
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جو کام کیے اور جو باتیں ارشاد فرمائیں۔ انھیں کیا کہتے ہیں؟
- شُکر کے بارے میں ہمارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟
- پڑوسی کے بارے میں آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات کیا ہیں؟

تفویض کار:(2منٹ)

(الف) حدیث نمبر 1، 3 اور حدیث نمبر 5 ترجمہ کے ساتھ زبانی یاد کر کے آئیں۔

(ب) والدین کی مدد اور اَساتذۂ کرام کی راہ نمائی سے پانچ اچھی عادتیں، پانچ ناپسندیدہ عادتیں اور پانچ پڑوسیوں کے حقوق اپنی کاپیوں پر لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-5

بابِ اوّل: قرآنِ مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

دُعائیں (زبانی)

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

دی گئی دُعاؤں کو زبانی یاد کر کے اپنی روز مرہ زندگی میں پڑھنے کے عادی ہو سکیں۔

(پہلی چار دعاؤں پر سبقی منصوبہ بندی تیار کی جائے گی)

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مار کر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے:

- دعا کے لغوی معنی پکارنے کے ہیں اور اصطلاح میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے اس سے التجائیں کرنا۔ دعا تمام عبادات کا نچوڑ، مغز اور اہم ترین جزو ہے۔
- اللہ تعالیٰ کو دعا میں پکارتے اور اس سے مانگتے ہوئے ادب و احترام ملحوظ رکھنا چاہیے اور الفاظ کے چناؤ میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔
- دعا مانگتے ہوئے حضرت محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سکھائے ہوئے کلمات و الفاظ کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے۔
- انسانوں کو اپنی ضروریات اور حاجات کو پورا کرنے کے لیے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ پھیلانے چاہئیں اور اسی گڑ گڑا کر دعائیں کرنی چاہئیں۔

عنوان کا تعارف (3 منٹ)

طلباء کو بتائیں کہ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیں روز مرہ زندگی کے تمام امور کے متعلق مکمل راہ نمائی فراہم کی ہے۔ یہاں تک کہ سونے، نیند سے بیدار ہونے کے آداب اور ان مواقع پر پڑھی جانے والی دعائیں بھی سکھائی ہیں۔ اسی طرح بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت پڑھی جانے والی دعائیں بھی احادیث کی کتب میں موجود ہیں۔ جن کو پڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کی برکت اور رحمت حاصل کر سکتے ہیں اور شیطان سے اپنے آپ کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔ آج ہم ان ہی دعاوں کو یاد کرنے کی کوشش کریں گے۔

تدریس سبق: (12 منٹ)

طلباء کو مخاطب کر کے آگاہ کیجیے کہ عزیز طلباء! رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کو جو کام سب سے زیادہ پسند ہے وہ اس سے دعا مانگنا ہے۔ اس لیے ہمیں اپنے روز مرہ کے معمولات میں دعاوں کو بھی لازمی طور پر شامل کرنا چاہیے

۔ہمارے پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیں ہر کام کے لیے الگ الگ دعائیں سکھائی ہیں۔ جو دعائیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہیں ان کو مسنون دعائیں کہا جاتا ہے۔ ہمیں یہ بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ہم مسنون دعاوں کو یاد کر کے ان کو متعلقہ کام کرتے وقت پڑھتے رہیں۔ جیسا کہ جب ہم اپنے دن بھر کے کام کر کے رات کے وقت سونے لگتے ہیں توہمیں مسنون طریقے سے سونے کے وقت کی دعا پڑھ کر سونا چاہیے۔

طلباء سے پوچھیے کہ آپ میں سے کس کس بچے کو سونے سے پہلے پڑھی جانے والی دعا زبانی یاد ہے؟ اگر طلباء کو دعا یاد ہو تو چند طلباء سے دعا سنیئے۔ جہاں درستی کی ضرورت ہو وہ بھی ساتھ ساتھ کرتے جائیں۔

اس کے بعد رائیٹنگ بورڈ پر درج ذیل دعا جلی حروف میں لکھیے یا کسی چارٹ پر لکھ کر طلباء کے سامنے نمایاں کیجیے:

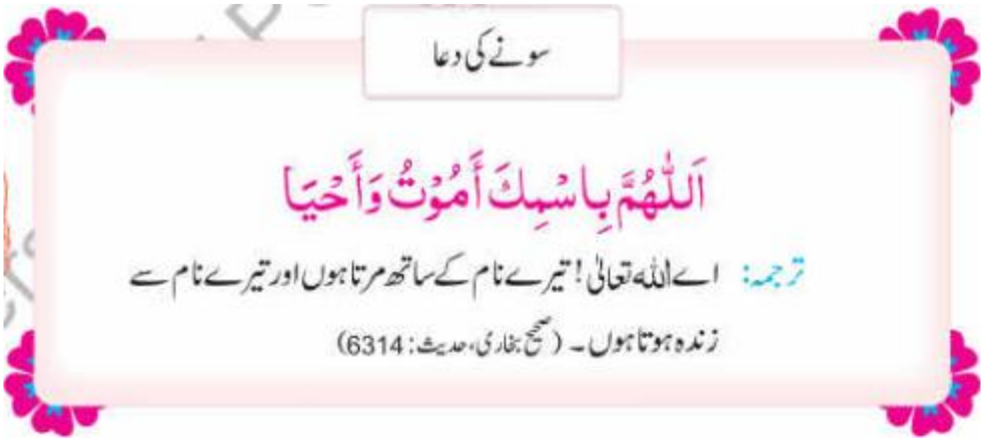

ایک بار بلند آواز میں طلباء کے سامنے درست تلفظ کے ساتھ دعا خود پڑھیے اس کے بعد طلباء کو کہیں کہ وہ بھی آپ کے ساتھ ساتھ اس دعا کے کلمات کو دہرائیں۔ تین سے پانچ بار کلمات دہرانے کے بعد طلباء سے سوال کیجیے کہ کون سا طالب علم اس دعا کو دیکھ کر بلند آواز سے پڑھے گا؟ جو طالب علم اس کو درست تلفظ سے پڑھے اس سے کہیں کہ وہ تین سے پانچ بار طلباء کو یہ دعا پڑھائے۔

طلباء کو دو سے تین منٹ کا وقت دیں کہ وہ اپنے طور پر اس دعا کو یاد کریں بعد ازاں چند طلباء سے یہ دعا زبانی سنانے کو کہیں۔

سرگرمی:(8منٹ)

اب بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے آگاہ کریں کہ ہم نیند سے بیدار ہونے کی دعا بھی اسی طرح سے یاد کریں گے۔

بچوں کے سامنے رائیٹنگ بورڈ یا چارٹ وغیرہ کی مدد سے درج ذیل دعا نمایاں کریں:

جاگنے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَیْهِ النُّشُوْرُ

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: 6314)

اس دعا کو بھی پہلے درست تلفظ کے ساتھ بچوں کو پڑھائیں اس کے بعد انہیں اسے یاد کرنے کے لیے مناسب وقت دیں بعد ازاں دو سے تین طلبا سے یہ دعا زبانی سنیں۔

سرگرمی: (10 منٹ)

طلباء کو آگاہ کیجیے کہ جیسے ہم نے سونے اور نیند سے بیدار ہونے کی دعائیں یاد کر لی ہیں اسی طرح ہم مختصر سی دو مزید دعائیں یاد کرنے کی کوشش کریں گے۔ اب ہم بیت الخلاء میں داخل ہونے اور نکلنے کی دعا سیکھیں گے۔

درج ذیل دعائیں بچوں کے لیے نمایاں کریں:

گذشتہ سرگرمیوں میں اپنائے گئے طریقہ کار کے مطابق یہ دعائیں بھی بچوں کو یاد کروائیں۔

یہ بات مدنظر رہے کہ کچھ ذہین بچے ان دعاوں کو فوراً کمرہ جماعت میں ہی یاد کرلیں گے ان کی خوب حوصلہ افزائی کیجیے اور جو بچے ان کو زبانی یاد نہ کرسکیں ان کی بھی حوصلہ افزائی کیجیے کہ وہ گھر سے ان دعاوں کو یاد کر کے آئیں لیکن اس بات کو یقینی بنائیں کہ کمرہ جماعت میں تمام بچوں کو دیکھ سے دعائیں درست تلفظ سے پڑھنی آگئی ہیں۔

جانچ(5منٹ)

بچوں سے سوال کریں کہ کس کس طالب علم کو یہ چاروں دعائیں زبانی یاد ہو چکی ہیں؟ مختلف بچوں سے دعائیں سنیں۔ جانچ کے لیے یہ بھی طریقہ اپنائیں کہ بچوں کے سامنے کوئی دعا نمایاں کر کے یا پڑھ کر ان سے پوچھیں کہ یہ دعا کس موقع پر پڑھی جاتی ہے؟

اختتامیہ:(1منٹ)

طلباء کو ایک بار پھر آگاہ کریں کہ آج ہم نے چار مسنون دعائیں سیکھیں ہیں یعنی یہ وہ دعائیں ہیں جن کو پڑھنے کا نبی اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اہتمام کیا کرتے تھے لہذا ہمیں بھی ان مواقع پر یہ دعائیں پڑھنی چاہیئں۔

تفویض کار:(1منٹ)

تمام بچے مذکورہ دعائیں زبانی یاد کریں گے اور ان کو مع ترجمہ اپنی نوٹ بک پر لکھ کر بھی لائیں گے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-6

باب دوم: ایمانیات و عبادات

فرشتوں پر ایمان

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ مشہور فرشتوں کی ذمہ داریوں سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہئیے:

- اللہ تعالیٰ کی اس دنیا میں بے شمار مخلوق موجود ہے۔ ان میں سے تین زیادہ اہمیت کی حامل ہیں ان میں انسان، فرشتے اور جن شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مٹی سے بنایا، جنوں کو آگ سے اور فرشتوں کو اپنے نور سے پیدا فرمایا ہے۔
- فرشتے اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا۔ ان میں مذکر و مونث نہیں ہوتے۔ ظاہر ہے وہ اولاد اور میاں بیوی کے رشتوں سے بھی پاک ہیں۔ قریشِ مکہ کا فرشتوں کے بارے میں یہ تصور تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں۔ پروردگار نے سورۃ الاخلاص میں اس دعوے کی تردید کرتے ہوئے کہا:

قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ﴿١﴾ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ
وَلَمْ يُولَدْ ﴿٣﴾ وَلَمْ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَدٌۢ ﴿٤﴾

(ترجمہ: کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کی کوئی اولاد ہے اور نہ ہی وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کی برابری کرنے والا کوئی نہیں ہے۔)

- یاد رہے ہم مسلمان ہیں۔ جس طرح ہم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اکیلا ہے اور شریکوں سے پاک ہے اور حضرت محمد خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، اسی طرح ہم فرشتوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں؛ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا عنصر اُن کے خمیر میں نہیں ہے۔ فرشتے کچھ کھاتے پیتے نہیں، وہ سوتے بھی نہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کرتے۔ جیسا کہ سورۃ تحریم میں ہے:

لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ

وہ نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی، جس کا وہ انھیں حکم دیتا ہے اور وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے۔ (سورۃ التحریم: 6)

- فرشتوں کی صحیح تعداد کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ نبی کریم رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب آسمان پر بیت المعمور پہنچے تو دیکھا کہ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے عبادت کرتے ہیں اور جو اس میں ایک بار عبادت کر کے چلا

جاتا ہے، دوبارہ اس میں لوٹ کر نہیں آتا یعنی پھر کبھی اس کی واپسی کی نوبت نہیں آتی۔ (صحیح بخاری)

- مشہور فرشتے چار ہیں۔ (1) حضرت جبرائیل علیہ السّلام: انبیائے کرام علیہم السّلام کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آتے تھے۔ انھیں تمام فرشتوں کا سردار کہا جاتا ہے۔ (2) حضرت میکائیل علیہ السّلام: اللہ کے حکم سے بارش کا انتظام کرتے ہیں اور مخلوق کو رزق پہنچاتے ہیں۔ (3) حضرت اسرافیل علیہ السّلام: قیامت کے دن صور پھونکیں گے۔ (4) حضرت عزرائیل علیہ السّلام: اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح نکالنے پر مامور ہیں۔ ان کو (ملک الموت) موت کا فرشتہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کراماً کاتبین، منکر نکیر اور محافظ فرشتے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے پابند ہیں۔

عنوان کا تعارف (3 منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق فرشتوں کے بارے میں جانیں گے یہ اللہ تعالیٰ کی وہ مخلوق ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ ذمہ داریوں کو پوری ذمّے داری سے ادا کرتے ہیں۔

تدریس سبق: (3+10 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیجیے:

- فرشتے کس چیز سے پیدا کیے گئے ہیں؟
- فرشتوں کی تعداد کتنی ہے؟
- مشہور فرشتے کون کون سے ہیں؟
- فرشتوں کے بارے میں کون کون جانتا ہے؟

مختلف طلبہ سے سوالات کیجیے۔ طلبہ کی جانب سے دیے گئے جوابات کو تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ درست جواب پر طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

تدریس:

طلبہ کو بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں بہت زیادہ مخلوق پیدا کر رکھی ہے جیسے انسان، جنات، پرند، درندے وغیرہ وغیرہ۔ اِسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ درسی کتاب کا صفحہ نمبر 11 کھولیے۔ طلبہ کو بھی صفحہ کھولنے کے لیے کہیے۔ اس سبق کی خواندگی کے لیے طلبہ کا انتخاب کیجیے۔

پیراگراف نمبر 1۔ منتخب طلبہ سے پڑھنے کے لیے کہیے۔ اس دوران میں طلبہ کو واضح کیجیے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔ طلبہ کو متوجہ کرتے ہوئے بتایئے کہ انسانوں میں نیک اور بد دونوں طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ فرشتوں میں ایسا نہیں ہے۔ تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہیں اور جو کام اللہ تعالیٰ اُن کے ذمے لگاتے ہیں، وہ پوری ذمے داری سے سرانجام دیتے ہیں۔

مارکر / چاک اُٹھایئے اور تختۂ تحریر پر یہ آیت: لا یعصون اللہ ما امرھم ویفعلون مایومرون۔ خوش خط لکھیے۔ اس کی درست تلفظ کے ساتھ خواندگی کیجیے اور طلبہ سے بھی تقلیدی خواندگی کروایئے۔ اس موقع پر طلبہ کو بتایئے کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔

سبق کا دُوسرا پیراگراف کسی دُوسرے طالب سے پڑھنے کے لیے کہیے۔ خواندگی کے دوران میں اُن پر واضح کیجیے کہ فرشتوں کی اصل تعداد کا علم

صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

تیسرا پیراگراف عقب میں بیٹھے ہوئے کسی اور طالب علم کو پڑھنے کے لیے کہیے۔ یہاں ان پر واضح کیجیے کہ مشہور فرشتے چار ہیں۔ اُن کی ذمے داریوں کے بارے میں بتایئے۔

چوتھا پیراگراف پڑھنے کے لیے کسی ایسے طالب علم کا انتخاب کیجیے جس نے پہلے خواندگی نہ کی ہو۔ اس موقع پر کراماً کاتبین، منکر نکیر اور محافظ فرشتوں کا تعارف کروایئے۔ انھیں بتایئے کراماً کاتبین ہمارے تمام اعمال کا ریکارڈ رکھتے ہیں، جب کہ مرنے کے بعد قبر میں منکر نکیر سوال و جواب کریں گے۔ آپ کا رب کون ہے؟ آپ کے نبی کون ہیں؟ اور آپ کا دین کون سا ہے؟ اس موقع پر طلبہ پر واضح کیجیے کہ اس دنیا میں ہماری حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ نے بہت سے فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے جو ہمیں نقصان دہ چیزوں سے بچاتے ہیں۔ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے طلبہ کو بتایئے کہ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کا ہر حکم مانیں۔

سرگرمی:(10منٹ)

(الف) مشہور فرشتوں کے نام اور اُن کی ذمے داریوں پر مشتمل ایک چارٹ طلبہ کی مدد سے تیار کیجیے اور اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے اور چھڑی کی مدد سے فرشتوں اور اُن کی ذمہ داریوں کے بارے میں طلبہ کا تصور واضح کیجیے۔

(ب) طلبہ سے درسی کتاب کے صفحہ نمبر 13 پر موجود مشق کا سوال نمبر 1 حل کروایئے۔ اس دوران میں اُن کی نگرانی اور راہ نمائی کیجیے۔

سرگرمی:(5منٹ)

مشق میں سوال نمبر 2 کالم الف کو کالم ب سے ملائیں۔ طلبہ سے حل کرنے کے لیے کہیے اور اِس دوران میں اُن کی نگرانی اور راہ نمائی کیجیے۔

اختتامیہ:(3منٹ)

سبق کے اہم نکات ایک مرتبہ پھر مختصر انداز میں دہرایئے۔

- فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں۔
- فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ جو ذمہ داری انھیں دی جاتی ہے، اسے پورا کرتے ہیں۔
- مشہور فرشتے چار ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام اور حضرت عزرائیل علیہ السلام۔
- منکر نکیر قبر میں سوال جواب کریں گے۔
- کراماً کاتبین ہمارا ریکارڈ تیار کر رہے ہیں جو قیامت کے دن دکھایا جائے گا۔

جانچ(5منٹ)

بچوں سے درج ذیل سوالات کیجیے:

- اللہ تعالیٰ کی کتنی مخلوقات ہیں؟

- انسانوں اور فرشتوں میں کیا فرق ہے؟
- تمام انسانوں پر وحی کون فرشتہ لا تا رہا ہے؟
- قیامت کے دن صور کون پھونکے گا؟

تفویض کار:(وقت 2 منٹ)

مشق کا سوال نمبر 3 اور سوال نمبر 4 کاپیوں پر خوش خط لکھ کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-7

باب دوم: ایمانیات وعبادات

آسمانی کتابوں پر ایمان

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

آسمانی کتابوں کے نام جان سکیں اور جن انبیائے کرام علیھم السّلام پر آسمانی کُتُب اور صحائف نازل ہوئے ہیں، ان کے اسمائے گرامی سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے پیارے آقا رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔ ان کی بعثت کا مقصد جنّوں اور اِنسانوں کی راہ نمائی کرنا تھا۔ ان میں سے بعض کو نئی کتابیں اور شریعتیں دی گئیں۔ بعض کو پہلی کتابوں اور شریعتوں کا پابند بنایا گیا۔
- وہ تمام کتابیں اور صحیفے، جو مختلف انبیائے کرام علیھم السّلام پر نازل ہوئے، اُن سب پر یہ ایمان لانا کہ یہ ساری کی ساری کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں، لیکن بعد میں اِن کتابوں میں تبدیلیاں کی گئیں اور وہ اپنی اصلی حالت میں برقرار نہ رہ سکیں۔ صرف قرآنِ مجید اپنی اصلی حالت میں برقرار ہے۔ قرآن مجید پہلی آسمانی کتابوں کے لیے مھیمن ہے یعنی اُن کے نازل ہونے پر گواہ ہے۔
- ایمان کے بنیادی ارکان میں پہلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔ یعنی تورات، زبور، انجیل اللہ تعالیٰ کی کتابیں تھیں اور قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو کہ ناقابلِ تغیر و تبدل ہے، کیوں کہ اس کی حفاظت کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ قیامت تک کے لیے ہر قسم کی تبدیلی سے محفوظ ہے۔
- مشہور آسمانی کتابیں چار ہیں:

  ۱۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

  ۲۔ زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

  ۳۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

  ۴۔ قرآنِ مجید حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمَ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نازل ہوا۔

  ان چار بڑی کتابوں کے علاوہ کئی صحائف بھی مختلف انبیائے کرام علیھم السلام پر نازل کیے گئے۔ ان کی حتمی تعداد کے بارے میں وثوق سے کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

عنوان کا تعارف(2منٹ)

عزیز طلبہ! آج کے سبق میں ہم آسمانی کتابوں کے بارے میں پڑھیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مختلف ادوار میں جنّوں اور اِنسانوں کی راہ نمائی کے لیے مختلف انبیائے علیھم السلام پر نازل کیا۔

تدریس سبق:(3+10منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے یہ سوالات کیے جائیں گے۔

- آسمانی کتابوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- تورات کس نبی پر نازل ہوئی؟
- انجیل کس رسول پر نازل ہوئی؟
- زبور کس رسول پر نازل ہوئی؟
- قرآنِ مجید پہلی آسمانی کتابوں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

تدریس:

نصابی کتاب کا صفحہ نمبر 15 کھولیے اور طلبہ سے بھی اپنی اپنی نصابی کتاب کھولنے کے لیے کہیے۔ طلبہ سے کتاب کا متن پڑھنے کے لیے ہاتھ بلند کروائیے۔ اس مرتبہ ترتیب کو تبدیل کیجیے اور جن طلبہ نے ہاتھ کھڑے نہیں کیے، اُن کو دُوسرے پیرگراف کی ایک ایک سطر پڑھنے کے لیے کہیے۔ خواندگی کے دوران میں کی جانے والی غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ اس موقع پر طلبہ کو بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے چار بڑی آسمانی کتابیں نازل کیں۔ تین کتابوں میں لوگوں نے اپنی مرضی کی تبدیلیاں کرلیں۔ اب وہ قابلِ عمل نہیں ہیں۔ اب صرف قرآنِ مجید کی تعلیمات آفاقی اور ابدی ہیں۔

سرگرمی:(10منٹ)

(الف) مارکر/چاک اٹھائیے اور تختۂ تحریر کی پیشانی پر جلی حروف میں خوش خط لکھیے: آسمانی کتابوں پر ایمان۔
تختۂ تحریر کی دائیں جانب چاروں کتابوں کے نام خوش خط لکھیے۔ دُوسری جانب اُن انبیائے کرام علیھم السّلام کے نام لکھیے جن پر یہ کتابیں نازل کی گئیں۔ چھڑی کی اشاراتی مدد سے طلبہ کو کتابوں کے نام اور جن انبیائے پر یہ کتابیں نازل ہوئی ہیں، یاد کروایئے۔

(ب) آٹھ فلیش کارڈ بنایئے۔ چار پر چار الہامی کتابوں کے نام اور دیگر چار پر اُن انبیائے کرام کے نام لکھیے جن پر یہ کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ آٹھ طلبہ کا انتخاب کیجیے۔ چار طلبہ کو کتابوں کے ناموں والے فلیش کارڈ دیجیے اور چار کو انبیائے کرام کے ناموں والے فلیش کارڈ دیجیے۔ اُن سے کہیے کہ وہ الہامی کتاب والے کارڈ اَور اُس سے متعلقہ نبی علیہ السلام والے کارڈ کو آپس میں ملائیں۔ باری باری گروپ بنا کر سبھی طلبہ سے یہ مشق کروایئے۔

(ج) کتاب کے صفحہ نمبر 14 پر موجود مشق کا دُوسرا سوال: "کالم الف کو کالم ب سے ملائیں" طلبہ سے کتابوں پر حل کرنے کے لیے کہیے۔ اس دوران اُن کی نگرانی اور راہ نمائی کیجیے۔

سرگرمی:(5منٹ)

بچوں کی مدد سے آسمانی کتابوں اور جن انبیائے کرام علیھم السّلام پر وہ نازل ہوئی ہیں، اُن کے ناموں کا ایک چارٹ بنوایئے اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔ چھڑی کی اشاراتی مدد سے طلبہ کو نام یاد کروایئے۔ اس موقع پر طلبہ سے بھی کہیے کہ وہ باری باری آئیں اور باقی طلبہ کو اُستاد کی طرح مشق کروائیں۔

اختتامیہ:(3منٹ)

سبق کے اہم نکات کا اعادہ کرتے ہوئے بچوں کو بتایئے:

- اللہ تعالیٰ نے جنّوں اور اِنسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے چار بڑی کتابیں اور کئی صحیفے نازل کیے۔
- بڑی آسمانی کتابیں چار ہیں۔ (۱) تورات (۲) زبور (۳) انجیل (۴) قرآنِ مجید۔
- اِن تمام آسمانی کتابوں پر اِس طرح ایمان لانا کہ تورات، زبور، انجیل اللہ تعالیٰ کی کتابیں تھیں جب کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، لازم ہے۔

جانچ(5منٹ)

آخر میں سبق کے اہم نکات کے بارے میں طلبہ سے سوالات کیجیے:

- حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟
- بڑی آسمانی کتابوں کی تعداد کیا ہے؟
- آخری اور ناقابلِ تغیر و تبدل کون سی کتاب ہے اور وہ کس نبی پر نازل ہوئی؟

تفویض کار:(2منٹ)

(الف) کتاب کے صفحہ نمبر 17 پر مشق کا سوال نمبر ایک اپنی کتابوں پر حل کر کے لائیں۔

(ب) آسمانی کتابوں کے نام اور جن انبیائے کرام علیھم السّلام پر یہ کتابیں نازل ہوئیں، اُن کے نام اپنی نوٹ بک / کاپی پر لکھ کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-8

باب دوم: ایمانیات وعبادات

آسمانی کتابوں پر ایمان

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

آسمانی کتابوں میں سے قرآنِ مجید کی فضیلت اور اِنسانی زندگی میں اس کی اہمیت جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے:

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہِ واصحابہِ وسلم پر حضرت جبرائیل امین کے ذریعے عربی زبان میں نازل کیا ہے۔
- قرآن مجید کے حروف و الفاظ اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کیے گئے ہیں اور یہ کسی بھی مخلوق کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہے گا اسی طرح اُس کا کلام قرآن مجید بھی ہمیشہ رہے گا۔
- قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لے رکھی ہے اس لیے قیامت تک اس میں تحریف یا تبدیلی نہیں ہو سکتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔
- قیامت تک قرآن مجید ہی ہر معاملے میں انسانوں کے لیے ہدایت ورہنمائی فراہم کرنے کا واحد ذریعہ ہے اب مزید نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی کوئی کتاب نازل ہو گی۔
- قرآن مجید کتاب ہدایت ہے اس میں تمام بنی نوع انسان کے لیے قیامت تک پیش آنے والے ہر طرح کے مسائل کے حل موجود ہے۔

عنوان کا تعارف (2منٹ)

عزیز طلباء آج ہم آسمانی کتابوں میں قرآن مجید کی فضیلت اور انسانی زندگی میں اس کی اہمیت کے بارے میں پڑھیں گے تا کہ ہم اس سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔

تدریس سبق: (15منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے مندرجہ ذیل سوالات کیجئے:

- آسمانی کتابیں کون کون سی ہیں؟

- الہامی کتابوں کے نام بتائیں؟
- سب سے آخر میں نازل ہونے والی کتاب کون سی ہے؟
- قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کس نے کیا ہے؟
- مسلمان کس کتاب پر عمل کرتے ہیں؟

درسی کتاب کا (متعلقہ صفحہ) نمبر کھولیے اور طلبہ کو بھی یہی صفحہ کھولنے کے لئے کہیے طلبہ سے پوچھیے کہ آج ان عبارات کو کون کون پڑھے گا ہاتھ بلند کروائیے اور پہلے ان طلباء سے خواندگی کروائیے جنھوں نے ہاتھ بلند نہیں کیے تاکہ ان کو بھی شریک کیا جا سکے اور ان میں خود اعتمادی اور شوق پیدا ہوئے ہر طالب علم کو ایک ایک سطر کی خواندگی کے کرنے کے لئے کہیئے۔

درسی کتاب سے خواندگی کے بعد طلباء کو اس تصور سے آگاہ کیجیے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب ہے یعنی اس کے بعد اب اور کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی کیونکہ اس کتاب میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے ضروری تمام احکامات نازل فرمادیئے ہیں۔ نیز یہ کتاب سابقہ کتب کی تعلیمات کی جامع کتاب ہے۔

اس کتاب کی بے شمار خوبیاں ہیں کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، ان ہی خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی یہ ہے کہ سابقہ کتب کے برعکس محفوظ ترین کتاب ہے۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ (سورۃ الحجر، آیت: 9)

ترجمہ: بے شک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔

مندرجہ بالا آیت تختہ تحریر پر خوش خط کرکے لکھیے اور طلبہ کو اس کے ترجمہ کے ساتھ پڑھائیے۔

طلباء کو مزید بتائیے کہ مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں اس کتاب کی تعلیمات پر عمل کریں، اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔

سرگرمی: (10 منٹ)

ایک چارٹ پر قرآن مجید کی خوبیاں طلباء کی مدد سے خوش خط لکھ کر کمرہ جماعت میں آویزاں کرنے کے بعد چھڑی کی اشاراتی مدد سے طلباء کو قرآن مجید کی خوبیوں کے بارے میں آگاہ کیجئے اور طلباء سے کہیے کہ ہر ایک طالب علم ایک ایک خوبی یکے بعد دیگرے بلند آواز سے پڑھیے:

- ✓ قرآن مجید اللہ تعالی کی آخری کتاب ہے۔
- ✓ قرآن مجید کو حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمارے آقا محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ وسلم پر لیکر آئے۔
- ✓ قرآن مجید عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے۔
- ✓ قرآن مجید کی زبان بھی محفوظ ہے۔

- ✓ قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔
- ✓ قرآن مجید سابقہ الہامی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔
- ✓ قرآن مجید پر عمل کر کے انسان دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو سکتا ہے۔
- ✓ قرآن مجید میں ہمارے تمام معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل موجود ہے۔
- ✓ قرآن مجید پر وحی کا سلسلہ منقطع/بند ہو چکا ہے۔
- ✓ قرآن مجید کو نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے آسان کر دیا گیا ہے۔

اختتامیہ:(5منٹ)

آخر میں ایک بار پھر طلباء کو تمام الہامی کتب کے نام بتائیں اور واضح کریں کہ قرآن مجید ان میں سے آخری اور فائنل ہدایت نامہ ہے اب ہدایت حاصل کرنے کے لیے صرف اور صرف قرآن مجید پر ہی عمل کیا جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ طلباء پر واضح کریں کہ مسلمان سابقہ کتب کو بھی اللہ تعالیٰ کی سچی کتب مانتے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ان کی اصلی حالت باقی نہ رہ سکی اور ان کی تعلیمات میں بہت سی ایسی باتیں شامل کر دی گئیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں کی گئی تھیں۔ قرآن مجید کا اعزاز ہے کہ اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لے لیا ہے اسی وجہ سے آج تک یہ محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔

جانچ(6منٹ)

سبق کی تفہیم کو جانچنے کیلئے طلبا سے درج ذیل سوالات کیجئے:

- اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب کا کیا نام ہے؟
- قرآن مجید کس زبان میں نازل کیا گیا ہے؟
- قرآن مجید کا محافظ کون ہے؟
- قرآن مجید کو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین صول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر کون لے کر آیا؟
- دنیا اور آخرت میں کامیابی کیسے حاصل کی جاسکتی ہے؟

تفویض کار:(2منٹ)

1۔عہد نبوی میں قرآن مجید کن کنن چیزوں پر لکھا گیا؟ والدین کی مدد سے جواب معلوم کیجئے۔

2۔پڑھے گئے سبق کی روشنی میں والدین کی مدد سے قرآن مجید کی 8 خصوصیات طلبا کو اپنی نوٹ پر خوش خط لکھ کرلانے کیلئے کہیے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-9

باب دوم: ایمانیات وعبادات

دورانیہ: 60منٹ

عبادات

حاصلاتِ تعلم:

روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی ادراک ہونا چاہئے کہ

- روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں جس کا معنی کسی چیز سے رک جانا کے ہیں۔
- روزے 2 ہجری (یعنی ہجرت کے دوسرے سال) میں فرض ہوئے۔
- روزہ ارکان اسلام میں سے اہم رکن ہے
- روزے کا اصل مقصد حصول تقوی ہے۔ تقویٰ کے معنی پرہیز گاری اور اللہ تعالی سے ڈرنا ہے۔
- روزے پہلی تمام اقوام پر بھی فرض تھے۔
- روزے میں طلوع صبح صادق سے قبل کھانا کھانے کو سحری کہتے ہیں سحری کھانا اللہ تعالی کو بہت پسند ہے۔
- سورج غروب ہونے کے بعد اذان مغرب کے وقت روزہ کھولنے کو کو افطاری کہتے ہیں۔

عنوان کا تعارف (2منٹ)

عزیز طلبا آج کے سبق میں ہم روزے کے حقیقی مقاصد اور فوائد کے بارے میں پڑھیں گے پیارے بچو! صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے سے روکنے کو روزہ کہتے ہیں جس سے ہمیں تقوی حاصل ہوتا ہے۔

تدریس سبق: (12منٹ)

برین سٹارلنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبا سے پوچھیے۔

- روزہ کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں؟
- روزہ کس وقت شروع ہوتا ہے؟
- اذان مغرب کے وقت روزہ کھولنے کو کیا کہتے ہیں؟
- روزہ کس پر فرض ہے؟

درسی کتاب کا صفحہ نمبر (متعلقہ صفحہ) کھولنے اور طلبا سے بھی پی صفحہ کھولنے کیلئے کہیۓ۔ مارکر اٹھائے۔ بورڈ پر اللہ تعالی کا روزوں کے بارے میں فرمان:

یا ایھاالذین امنو کتب علیکم الصیامُ کما کُتِبَ علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

خوش خط ترجمہ کے ساتھ لکھیے۔

اس آیت کو درست تلفظ کے ساتھ قواعد و تجوید کا خیال کرتے ہوئے بلند آواز سے تلاوت کیجئے اور طلباء سے سوال کیجئے کہ کون کون اس کی درست تلفظ کے ساتھ تلاوت کر سکتا ہے ہاتھ بلند کروایئے اور ترتیب کو توڑتے ہوئے ہر طالب علم کو کہئیے کہ وہ اس آیت کی تلاوت کرے اس موقع پر طلبا کی اصلاح بھی کیجئے۔

اور بعد ازاں کتاب کے درسی مواد کی روشنی میں طلبہ کو بتائے کہ عربی میں روزہ کو صوم کہتے ہیں جس کے معنی ہیں کسی چیز سے رک جانا۔

انہیں مزید بتائے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور روزے میں دیگر جن کاموں سے روکنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے رک جانا روزہ کہلاتا ہے۔ سوال کیجئے کہ روزے کس ہجری میں فرض کئے گئے انہیں مزید بتائے کے روزے ہم سے پچھلی اقوام پر بھی فرض تھے انہیں مزید بتائے آئے کہ ہر عاقل بالغ اور مقیم مسلمان مرد اور عورت پر روزے فرض ہیں۔

درسی کتاب کی روشنی میں طلباء کو روزے کے مقاصد کے بارے میں بتائیں۔ انہیں بتائیں کہ تقویٰ کس چیز کا نام ہے اور روزے کے ذریعے انسان متقی کیسے بن سکتا ہے؟

سرگرمی:(12منٹ)

اب طلباء کو آگاہ کیجیے کہ ہم روزے کے فوائد کے بارے میں سیکھیں گے۔ طلباء کو مناسب وقت دیجیے کہ وہ روزے کے فوائد کے متعلق درسی کتاب میں دیا گیا مواد پڑھیں اور اپنے ساتھ بیٹھے طالب علم کی مدد سے اپنی نوٹ بک پر روزے کے کم از کم 5 فائدے تحریر کریں۔

کوشش کریں کہ بچے جوڑیوں کی صورت میں کام کریں اور آپس میں بحث و مباحثہ کرتے ہوئے روزے کے فوائد تحریر کریں۔

بعد ازاں مختلف بچوں کو کہیں کہ وہ کھڑے ہو کر ساری جماعت کے سامنے اپنے لکھے گئے فوائد پڑھ کر سنائیں۔ ساتھ ساتھ طلباء کی حوصلہ افزائی بھ کریں۔

جانچ(8منٹ)

جانچ کے لیے طلباء سے چند سوالات کیجیے:

- ✓ روزے کے لیے عربی میں کون سا لفظ استعمال ہوتا ہے؟
- ✓ صوم کے لغوی معنی کیا ہیں؟
- ✓ روزہ رکھنے اور افطار کرنے سے کیا مراد ہے؟
- ✓ روزے میں انسان کن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے؟
- ✓ تقویٰ کس چیز کا نام ہے؟
- ✓ روزے کے چند فوائد بیان کیجیے؟

اختتامیہ:(4منٹ)

آخر میں ایک بار پھر طلباء کو روزے کے متعلق بنیادی تصورات اور مقاصد و فوائد سے آگاہ کیجیے۔

تفویض کار:(وقت2منٹ)

تمام بچے اپنے والدین کی مدد سے روزے کے فوائد اور مقاصد کی ایک فہرست مرتب کر کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-10

باب دوم: ایمانیات وعبادات

دورانیہ: 60منٹ

عبادات

حاصلاتِ تعلم:

رمضان المبارک میں اعتکاف اور شبِ قدر کی اہمیت جان سکیں۔

مواد:

درسی نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے:

- اعتکاف عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنٰی رک جانے اور ٹھہر جانے کے ہیں۔
- رمضان المبارک کے آخری دس دن اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور عبادت کرنے کے لیے کسی ایک جگہ ٹھہر جانے کو اعتکاف کہتے ہیں۔
- یہ ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سنت ہے۔
- اعتکاف کا بڑا مقصد دنیا اور دنیا کے تعلقات سے کچھ دنوں کے لیے کٹ کر اللہ تعالیٰ کے ساتھ لو لگانا ہے اور رمضان المبارک کے آخری عشرے میں لیلۃ القدر یعنی شب قدر کی تلاش بھی ہے۔
- لیلۃ القدر ہزار راتوں سے افضل رات ہے جسے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرنے کا فرمایا ہے۔
- اعتکاف کرنے سے انسان میں روحانی پاکیزگی اور اخلاقی بلندی پیدا ہوتی ہے اور اسے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی خوب خوب عبادت کرنے کا موقع ملتا ہے۔

عنوان کا تعارف (4منٹ)

طلباء سے پوچھیے کہ رمضان کے آخری دنوں میں آپ لوگ مسجد میں کوئی تبدیلی دیکھتے ہیں؟ مختلف طلباء سے سوال کیجیے۔ اور ان کو اس تصور کی طرف لے کر آیئے کہ وہ آپ کو بتائیں کہ رمضان المبارک کے آخری دنوں میں مسجدوں میں کچھ لوگ کپڑے کے چھوٹے کمرے بنا کر رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

اب طلباء کو بتائیں آج ہم ان لوگوں کے متعلق جانیں گے کہ وہ ایسا کس مقصد کے لیے کرتے ہیں اور اس عمل کو کیا کہا جاتا ہے؟

تدریس سبق (10منٹ)

برین سٹارنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبا سے پوچھیے:

کہ آپ کے نزدیک ان کپڑے کے چھوٹے کمروں کو کیوں بنایا جاتا ہے؟

پچھلے رمضان میں آپ کے گھر سے کسی فرد نے کچھ دنوں کے لیے مسجد میں رہائش رکھی تھی؟

اب ان کو بتائیں کہ یہ لوگ اعتکاف کی غرض سے کچھ دنوں کے لیے مسجد میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو معتکفین کہا جاتا ہے یعنی اعتکاف کرنے والے۔

طلباء کو اعتکاف کا مفہوم سمجھائیں اور ان سے جماعت چہارم کی درسی کتاب کا صفحہ نمبر 20 کھولنے کے لیے کہیے۔ طلبہ سے پوچھئے کہ کون کون اسے پڑھ سکتا ہے؟ درسی کتاب کے متعلقہ حصہ کی پڑھائی کروائیں۔

بعد ازاں طلباء کو بتائیں کہ رمضان المبارک کے آخری دس دن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کہ آپ ﷺ آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے اور وصال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا۔

سرگرمی:(10منٹ)

اب طلباء کو مخاطب کر کے آگاہ کیجیے کہ رمضان المبارک میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بھی افض ہے یہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ اس رات میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے اور غریبوں کی بھی مدد کرنی چاہئے ۔

مارکر اٹھائے سورۃ القدر کی آخری آیات خوش خط تحریر پر مع ترجمہ لکھیے اور درست تلفظ کے ساتھ بلند آواز سے پڑھیئے اور طلبا کو پڑھنے کے لئے کہئے اس موقع پر ان کی غلطیوں کی درستگی کیجیے

طالب علم کی مدد سے سورۃ القدر کی ایک چارٹ پر ترجمہ کے ساتھ خوش خط لکھیے اور طلبہ کی مدد سے کمرہ جماعت میں کیجئے اور چھڑی کی مدد سے ایک آیت پڑھنے کے لئے کہیے

سرگرمی:(8منٹ)

طلبہ کے درمیان اعتکاف اور لیلۃ القدر کے فضائل کے بارے میں مباحثہ کروایئے

جانچ(5منٹ)

سبق کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لئے اہم نکات کے بارے میں طلبہ سے سوال کیجئے

- ✓ لیلۃ القدر کے کیا معنی ہے؟
- ✓ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے کس عشرے میں آتی ہے؟
- ✓ اعتکاف سے کیا مراد ہے؟
- ✓ اعتکاف رمضان المبارک کے کس عشرہ میں کیا جاتا ہے؟
- ✓ ہمارے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتکاف کے بارے میں کیا معمول تھا؟
- ✓ ہمیں رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ کیا کرنا چاہیے؟

اختتام:(2منٹ)

لیلۃ القدر رمضان المبارک کے تینوں عشروں میں سے آخری عشرے میں ہوتی ہے

رمضان المبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیئے

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے اور وہ سال تک آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی معمول رہا

تفویض کار:(1منٹ)

(الف)لیلہ القدر کی فضیلت پر پانچ جملے خوشخط اپنی نوٹ بک پر لکھ کر لائیے

(ب)سورۃ القدر ترجمہ کے ساتھ خوش خط نوٹ بک پر لکھ کر لائیے

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-11

باب دوم: ایمانیات وعبادات

حقوق اللہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر ان کا شکر ادا کرنے اور تکلیف اور مصیبت میں صبر و استقامت اور وتوکل کرنے والے بن سکیں۔

مواد:

درسی نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہئیے:

- اللہ تعالیٰ کے ہمارے اوپر بہت زیادہ احسانات ہیں اگر ہم اُن احسانات کو شمار کرنا چاہیں تو نہیں کر سکتے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ''وَاِنْ تَعُدُّوْا نعمت اللہِ لَا تُحْصُوْھَا'' اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو نہیں گن سکتے۔
- اس کا بھی ادراک ہونا چاہیے اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کریں گے تو وہ باری تعالیٰ ہم پر نعمتوں کی زیادہ بارش کرے گا۔ ارشاد خداوندی ہے۔''لَئِنْ شَکَرْ تُمْ لَاَ زِیْدَ نَّکُمْ'' اگر تم شکر ادا کرو گے تو ہم تمہیں زیادہ دیں گے۔
- اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا ہے کہ ہر ہر پل اس کا شکر ادا کیا جاتا رہے اور اس کی دی ہوئی سب ہی نعمتوں کے بدلے میں اُس کی توصیف و تعریف شعار بنی رہے۔
- اساتذہ کرام کو اس بات کا بھی ادراک ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات پر شکر کرنا ضروری ہے۔ ہر وقت دل اور زبان سے اُس کا شکر ادا کیا جائے۔ اور اس کا بھی پتہ ہونا چاہیے کہ ہر مشکل اور مصیبت پر صبر کرنا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: ''اِنَّ اللہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ'' بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- اس بات کا بھی ادراک ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ اُن لوگوں کا بھی شکر ادا کرنا چاہیے جو محسن ہوں جیسا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مَنْ لَّمْ یَشْکُرُ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرُ اللہَ'' جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

عنوان کا تعارف (2 منٹ)

عزیز طلبا: آج کے سبق میں ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی پہچان اور ان پر اپنے منعم حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کے شکر کے بارے میں جان سکیں گے کہ اس کا شکر کیسے ادا کرنا ہے اور اگر زندگی میں کوئی مصیبت اور تکلیف آئے تو اس پر صبر و استقامت کیسے کرنا ہے، کے بارے میں پڑھیں گے۔

تدریسِ سبق:(10منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبا سے یہ سوالات کیجیے:

- اللہ تعالیٰ کی کون کون سی نعمتوں کے بارے میں آپ جانتے ہیں؟
- اللہ تعالیٰ کا اُس کے بندوں پر کیا حق ہے؟
- مصائب، تکالیف اور مشکلات میں کیا کرنا چاہیے اور کس سے مدد مانگنی چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کیا جائے تو کیا ملتا ہے؟
- اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں ہمارے اور ہمارے والدین پر کی ہیں ان پر ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

درسی کتاب کا صفحہ نمبر 24 کھولیے اور طلبا کو بھی اپنی اپنی کتابیں کھولنے کے لیے کہیے، بعد ازیں طلبا سے پوچھیے کہ آپ میں سے کون کون ان عبارات کو پڑھیں گے ہاتھ بلند کروائیے اور ہاتھ بلند نہ کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کیجیے اور انہیں راغب کیجیے وہ بھی عبارات کی خواندگی میں شامل ہوں۔ گذشتہ دِنوں میں عبارات نہ پڑھنے والے طلبا کو ہاتھ بلند رکھنے کی تاکید کیجیے اور پھر ایک ایک سطر بلند آواز سے درست تلفظ کے ساتھ اس عبارت کو پڑھنے کے لیے کہیے اس موقع پر اُن کی غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے طلبا کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اس کا بندہ اپنے رب کا ہمیشہ شکر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے جو نعمتیں دی ہیں دل سے اُن کا اعتراف کرے اور زبان سے اُن نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھنا اور اُس کا ذکر کرنا اور اُس کا شکر ادا کرنا بھی اللہ کے حقوق اور بندوں کے فرائض میں شامل ہے۔ مزید طلبا کو بتائیے کہ ہمارے پیارے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو جب بھی کوئی مصیبت اور تکلیف پیش آتی تھی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس پر صبر کرتے اور اُسے دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی بندے کی مشکلات کو دور کرنے والا نہیں ہے۔ یہ ہی ہمارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا عمل تھا اور یہی آپ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی تعلیمات ہیں۔

سرگرمی:(10منٹ)

دو منٹ طلبا کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے میں سوچنے کے لیے دیجیے۔

مارکر اٹھائیے اور طلبا سے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے بارے سوالات کیجیے

جو نعمتیں طلبا بتاتے جائیں وہ بورڈ پر خوش خط لکھتے جائیے۔

مثلاً

ایمان باللہ، اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا امتی ہونا بھی بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔

والدین بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہیں۔

صحت مند ہونا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ فرماں بردار اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔

اس موقعہ پر طلبا کو مزید نعمتوں کا ذکر کرنے پر شاباش دیجئے اور جو طالب علم کسی نئی نعمت کا ذکر کرے اس کی حوصلہ افزائی کے لیے ماشاء اللہ، شاباش کے کلمات ادا کیجئے۔

سرگرمی:(8منٹ)

دس فلیش کارڈز بنائیں ہر ایک پر اللہ تعالیٰ ایک نعمت لکھیں، مختلف طلبا کو بار بار ان نعمتوں کو پڑھنے کے لیے کہیے تاکہ تمام طلبا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جان سکیں اور اُن پر اُن کا شکر ادا کر سکیں۔

جانچ(5منٹ)

سبق کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے اہم نکات کے بارے میں بچوں سے یہ سوالات کیجیے:

- اللہ تعالیٰ کا اُس کے بندے پر کیا حق ہے؟
- ہمارے پیارے آقا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر جب کوئی مصیبت و تکلیف آتی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کیا کرتے تھے؟
- ہمیں مصائب اور مشکلات میں کس سے مدد مانگنی چاہیے۔

اختتامیہ:(3منٹ)

آخر میں ایک بار پھر طلباء کو آگاہ کیجیے کہ

اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کا بندہ اُس کا شکر ادا کرے۔

اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں دل سے اُن کا اعتراف اور زبان سے اُن کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔

مصائب، مشکلات اور تکالیف میں صبر کرنا چاہیے اور ان سے نجات کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگنی چاہیے۔

ہمارے پیارے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے اتنا لمبا قیام فرماتے تھے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے تھے۔

تفویض کار:(2منٹ)

(الف) ہم عملی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں اپنی نوٹ بک میں ایک نوٹ خوش خط لکھ کر لائیے۔

(ب) والدین کی مدد سے اساتذہ کرام کی رہنمائی میں اللہ تعالیٰ کی دس نعمتوں پر مشتمل ایک خوش خط چارٹ بنا کر لائیے اور کمرا جماعت میں آویزاں کیجیے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-12

باب دوم: ایمانیات و عبادات

تلاوتِ قرآنِ مجید

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

تلاوت کے احکام و آداب سے آگاہ ہو سکیں اور اُن پر عمل کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیئے:

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسے حضرت جبریل امین علیہ السلام لے کر آئے۔ یہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل کیا گیا یہ تمام انسانوں کے لیے بلا تفریق سر چشمۂ ہدایت ہے۔ یہ ایسا نُور ہے جس کی روشنی سے یہ دنیا تقریباً پندرہ سو سال سے تواتر کے ساتھ منور ہو رہی ہے۔ انسانیت اس کتاب کی تعلیمات کی بدولت تہذیب و تمدن کی منازل طے کرتے ہوئے روز بروز آگے بڑھ رہی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی بھی شعبہ ہو، قرآنِ مجید ہمیں اُس کے بارے میں راہ نمائی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جس کو پڑھنا، سمجھنا اور جس کی تعلیمات پر عمل کرنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔
- قرآن مجید چوں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس لیے اسے سمجھنے کے دینی و دنیوی فائدے تو ہیں ہی، بغیر سمجھے صرف تلاوت کا بھی بہت سا اجر و ثواب ہے اور رُوحانی فائدے ہیں۔
- اس عظیم ترین کتاب کے پڑھنے کے کچھ آداب اور اُصول و ضوابط بھی ہیں جن کو بجالانا بہت ضروری ہے۔ مثلاً، قرآنِ مجید کی دیکھ کر تلاوت کرنے کے لیے پاکیزگی و طہارت شرط ہے۔ زبانی پڑھنے کے لیے پاکیزگی شرط ہے لیکن بغیر وضو کے بھی پڑھا جا سکتا ہے۔
- قرآن مجید کی تلاوت کے بھی آداب ہیں: قرآن مجید ٹھہر ٹھہر کر درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت کوشش کرکے اپنی آواز کو خوب صورت بنانا چاہیے۔ قرآن مجید کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموش رہنا چاہیے اور دھیان لگا کر سننا چاہیے۔

عنوان کا تعارف (3منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب اور اُس کے حقوق کے بارے میں پڑھیں گے تاکہ ہم اس کتاب کے آداب کا خیال رکھ سکیں اور احکام پر عمل پیرا ہو سکیں اور فضائل و مناقب سے مستفید ہو سکیں۔

تدریسِ سبق: (3+10منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیجیے:

- قرآنِ مجید کس کا کلام ہے؟
- قرآنِ مجید کس لیے نازل کیا گیا؟
- قرآنِ مجید کس زبان میں نازل کیا گیا؟
- قرآنِ مجید کو کب نازل کیا گیا؟
- قرآنِ مجید کا ایک حرف پڑھنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟
- قرآنِ مجید کی تلاوت کیسے کرنی چاہیے؟

تدریس:

کتاب کا صفحہ نمبر 27 کھولیے اور طلبہ کو یہی صفحہ کھولنے کے لیے کہیے۔ طلبہ سے پوچھیے آج ان عبارات کو کون کون پڑھے گا۔ ہاتھ بلند کروائیے اور پہلے ان بچوں سے خواندگی کرنے کے لیے کہیے جنھوں نے ہاتھ کھڑے نہیں کیے تاکہ اُن میں خود اعتمادی اور ذوق و شوق پیدا ہو۔ ایک ایک سطر پڑھنے کے لیے کہیے۔ پہلے اور دُوسرے پیراگراف کی خواندگی کی تکمیل پر طلبہ کو بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام بھیجے۔ مختلف انبیائے کرام علیھم السّلام پر کتابیں نازل کیں۔ آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی۔ یہ کتاب ساری دُنیا کے قیامت تک آنے والے انسانوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لیے ہے۔

مارکر / چاک اٹھائیے اور قرآن مجید کی یہ آیت " وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا " (سورۃ المزمل:۴) خوش خط تختۂ تحریر پر لکھیے۔ بلند آواز سے درست تلفظ کے ساتھ اس کی تلاوت کیجیے اور تقلیدی خواندگی کروائیے۔ طلبہ کو مزید بتائیے کہ قرآن مجید کو شبِ قدر میں نازل کیا گیا۔ یہ ایسی عظیم کتاب ہے جو آدمی اس کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اور طلبہ کو سمجھائیے کہ الم ایک حرف نہیں بلکہ تین حروف ہیں۔ لہٰذا صرف الم پڑھنے پر تیس نیکیاں ملیں گی۔ طلبہ کو یہ بھی بتائیے کہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جس شخص جس کے دل میں قرآن مجید کا کچھ حصہ محفوظ نہ ہو، وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ اس لیے قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد بھی کرنا چاہیے۔ (جامع ترمذی:۲۹۱۳)

سرگرمی: (10 منٹ)

طلبہ کی مدد سے "تلاوتِ قرآن مجید کے آداب" کے عنوان سے ایک چارٹ بنائیے اور اُسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے۔ اس پر درج ذیل آدابِ تلاوت تحریر ہوں:

تلاوت قرآن مجید کے آداب

عزیز طلبہ! تلاوت قرآن کے کچھ آداب ہیں۔ ان کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ قرأت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور باعث ثواب ہو۔

1. اللہ کی رضا اور ثواب کی نیت سے تلاوت کریں۔
2. باوضو ہو کر تلاوت کریں۔ بہتر ہے مسواک سے دانت صاف کریں۔
3. قرآن مجید کا احترام کریں۔ اسے زمین پر نہ رکھیں اور نہ ہی اس کے اوپر کوئی چیز رکھیں۔

4. قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت قبلے کی طرف رُخ ہونا چاہیے۔
5. تلاوت شروع کرنے سے پہلے تعوذ (اعوذ باللہ) اور تسمیہ (بسم اللہ) پڑھیں۔
6. قرآن مجید کے الفاظ کو ٹھہر ٹھہر کر اور تجوید کے قواعد کے مطابق پڑھیں۔
7. قرآن مجید کو خوب صورت آواز اور عربی لہجے میں پڑھیں۔
8. جب سجدے کی آیت پڑھیں تو سجدہ کریں۔ اگر جماعت کے کمرے میں ممکن نہ ہو تو بعد میں کر لیں۔
9. مکمل توجہ اور خشوع و خضوع سے تلاوت کریں۔ اِدھر اُدھر دیکھنے اور بے کار باتوں سے پرہیز کریں۔
10. قرآن مجید کی تلاوت سنتے وقت خاموش رہیں اور توجہ سے سنیں۔
11. روزانہ تلاوت کا معمول بنائیں۔

جماعت کے کمرے میں آویزاں کرنے کے بعد چھڑی کی اشاراتی مدد سے طلبہ کو قرآن مجید کی تلاوت کے آداب سے آگاہ کیجیے اور اُنھیں ہدایت دیجیے کہ وہ تلاوت کرتے ہوئے اِن آداب کا خیال رکھا کریں۔

سرگرمی: (5 منٹ)

پانچ فلیش کارڈ بنایئے جن پر درج ذیل پانچ حقوقِ قرآن درج ہوں:

1. ایمان و تعظیم یعنی قرآن مجید پر ایمان رکھے اور اس کی تعظیم کرے۔
2. تلاوت و ترتیل یعنی قرآن مجید کی اچھے طریقے سے تلاوت کرے۔
3. تذکر و تدبر یعنی قرآن مجید میں غور و فکر کرے اور اُس کے مفہوم و احکام کو سمجھے۔
4. حکم و اقامت یعنی قرآن مجید کو سمجھ بوجھ کر اس پر عمل کرے۔
5. تبلیغ و تبیین یعنی دُوسروں تک قرآن مجید کی تعلیمات کو پہنچائے۔

کوئی سے پانچ طلبہ کا انتخاب کیجیے اور انھیں جماعت کے کمرے میں دیگر طلبہ کے سامنے فلیش کارڈ دکھانے کو کہیے۔ باقی طلبہ سے ان پر لکھے قرآن مجید کے حقوق بلند آواز سے پڑھنے کے لیے کہیے۔

اختتامیہ: (3 منٹ)

آخر میں ایک مرتبہ پھر سبق کے اہم نکات کے بارے میں مختصر انداز میں بتایئے کہ:

- قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو انسانوں کی راہ نمائی اور ہدایت کے لیے نازل کی گئی۔
- قرآن مجید شب قدر میں نازل کیا گیا۔
- قرآن مجید کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔
- نبی اکرم خاتم النبیین صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن مجید کی تلاوت بہت ذوق و شوق سے کرتے تھے۔
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وہ شخص جس کے دل میں قرآن مجید کا کچھ

حصہ محفوظ نہ ہو، وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

جانچ (5 منٹ)

سبق کی تفہیم کو جانچنے کے لیے طلبہ سے درج ذیل سوالات کیجیے:

- قرآن مجید کس رات میں نازل کیا گیا؟
- جس دل میں قرآن مجید کا کچھ حصہ محفوظ نہ ہو، وہ کیسا ہوتا ہے؟
- تلاوتِ قرآن مجید کے تین آداب بتائیے۔
- قرآن مجید کے کوئی سے تین حقوق بتائیے۔

تفویض کار: (2 منٹ)

(الف) صفحہ نمبر 29 پر موجود مشق کا سوال نمبر ایک اور سوال نمبر دو کتاب پر حل کیجیے۔

(ب) قرآن مجید کے پانچ حقوق اور تلاوتِ قرآن مجید کے کوئی سے پانچ آداب اپنی کاپی / نوٹ بک پر خوش خط لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-13

باب سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

نزولِ وحی کا واقعہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

غارِ حرا میں پہلی وحی کے نزول کے واقعے سے متعلق جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے:

- جب نبی مکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمرِ مبارک چالیس سال کے قریب ہو گئی تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور غور و فکر کے لیے غارِ حرا میں تشریف لے جاتے۔
- جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں اللہ کی عبادت میں مصروف تھے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لائے۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر حضرت جبرائیلِ امین علیہ السلام کے ذریعے سے سورۂ علق کی پہلی پانچ آیات نازل فرمائیں۔
- سورۂ علق کی آیات کے نزول کے بعد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر کپکپی طاری ہو گئی۔
- اس واقعہ پر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اِن الفاظ میں تسلی دی:

اللہ کی قسم! اللہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ ناتواں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں، وہ انھیں کما کر دیتے ہیں۔ مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔

- اس واقعے کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور اُن کو نزولِ وحی کے واقعہ کے بارے میں بتایا۔
- ورقہ بن نوفل پہلی آسمانی کتابوں تورات اور انجیل کا علم رکھتے تھے۔ اس کی روشنی میں انھوں نے فرمایا: یہ وہی فرشتہ ہے جو اِس سے پہلے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی لے کر آ چکا ہے۔

عنوان کا تعارف (2 منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم پیارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر غار حرا میں پہلی وحی کے نازل ہونے کے متعلق پڑھیں گے۔ طلبہ کو بتائیے کہ بعثت سے پہلے ہمارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں تنہائی میں اللہ کی عبادت کے لیے جاتے تھے جو کہ بیت الحرام سے قریباً چار کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

تدریس سبق: (3+10 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیے جائیں۔

- جس وقت آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل کی گئی، اُس وقت آپ کی عمر مبارک کیا تھی؟
- جس وقت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس جبرائیل علیہم السلام آئے، اُس وقت آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کہاں تھے؟
- پہلی وحی کی آیات کی تعداد کیا ہے؟

تدریس:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم کا صفحہ نمبر 3 کھولیے۔ بچوں سے اپنی اپنی نصابی کتابیں کھولنے کے لیے کہیے۔ عبارت کی خواندگی کے لیے چند طلبہ کا انتخاب کیجیے۔ کسی ایک طالب علم کو پیراگراف پڑھنے کے لیے کہیے۔ دُوسرا پیراگراف پڑھنے کے لیے کسی اور طالب علم کا انتخاب کیجیے۔ اس دوران میں طلبہ کی غلطیوں کی اصلاح کیجیے۔ دونوں اقتباسات کی خواندگی کی تکمیل کے بعد مارکر / چاک اٹھائیے اور تختۂ تحریر پر سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات خوش خط لکھیے۔ ان کی تلاوت کیجیے اور طلبہ سے تقلیدی خواندگی کروائیے۔ آیات کا ترجمہ کرواتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ ان

آیات میں اکثر الفاظ کے معانی سے آپ واقف ہیں۔

تختۂ تحریر پر چار خانے بنائیے۔ پہلے اور تیسرے خانے میں الفاظ جب کہ دُوسرے اور چوتھے خانے میں معانی لکھیے۔

اقرا	پڑھیے	خلق	اس نے پیدا کیا
اسم	نام	الانسان	انسان
رب	پروردگار	علق	جما ہوا خون
کَ	تیرا	اکرم	زیادہ عزت والا، کریم
یعلم	وہ جانتا ہے	عَلَّمَ	اس نے سکھایا

اس موقع پر لفظ لکھ کر معنیٰ طلبہ سے پوچھیے۔ درست جوابات دینے پر حوصلہ افزائی کیجیے اور انھیں بتائیے کہ اِن میں اقرا، اسم، رب، خلق، انسان، اکرم، علم کے معانی سے آپ پہلے سے واقف ہیں کیوں کہ یہ الفاظ اکثر ہماری اُردو میں استعمال ہوتے ہیں۔ یوں طلبہ کا حوصلہ بڑھائیں۔

اس دوران میں طلبہ پر واضح کیجیے کہ جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو آپ عبادت کے لیے غارِ حرا میں جاتے تھے۔ ایک دن آپ عبادت میں مصروف تھے کہ فرشتوں کے سردار حضرت جبرائیل علیہ السّلام سورۃُ العلق کی پہلی پانچ آیات کی وحی لے کر آئے۔

سرگرمی: (10 منٹ)

طلبہ کے درمیان سورۂ علق کی آیات کی تلاوت کا مقابلہ کروائیے۔ درست تلفظ سے پڑھنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

سرگرمی: (5 منٹ)

ایک خوب صورت چارٹ طلبہ کی مدد سے بنائیے اور اس پر سورۃُ العلق کی پانچ آیات مع ترجمہ تحریر کیجیے۔ اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کیجیے اور چھڑی کی اشاراتی مدد سے بچوں کو الفاظ اور معانی یاد کروائیے۔

اختتامیہ: (3 منٹ)

آخر میں ایک مرتبہ پھر مختصر انداز میں بتائیے کہ:

- بعثت سے پہلے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں عبادت کے لیے جایا کرتے تھے۔
- غارِ حرا کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ قریباً چار کلو میٹر ہے۔
- جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک چالیس سال ہوئی تو آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔
- وحی کے آغاز میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سورۃُ العلق کی ابتدائی پانچ آیات لے کر غارِ حرا میں آئے۔

جانچ(5منٹ)

سبق کی تفہیم کے لیے طلبہ سے درج ذیل سوالات کیجیے:

- جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّن صَلَّی اللہُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر مبارک کیا تھی۔
- غارِ حرا میں وحی لے کر آنے والا فرشتہ کون تھا؟
- غارِ حرا اور مکہ مکرمہ کا درمیانی فاصلہ بتائیے۔
- خلق الانسان من علق کا ترجمہ کریں۔
- پہلی وحی کتنی آیات پر مشتمل تھی؟

تفویض کار:(2منٹ)

(الف) درسی کتاب کے صفحہ 33 پر موجود مشق کے (الف، ب، ج، د، ہ) سوالات کے درست جوابات پر ٹھیک کا نشان لگائیں۔

(ب) علم کی اہمیت پر دس سطور پر مشتمل ایک مضمون اپنی کاپیوں پر لکھ کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 | سبق نمبر-14

بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

نزولِ وحی کا واقعہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کلمات کی روشنی میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی عظمتِ کردار (صلۂ رحمی، مصیبت زدوں کا بوجھ اُٹھانے والے، ناداروں کی مدد کرنے والے، مہمان نواز، آفتوں میں دُوسروں کے کام آنے والے) سے روشناس ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے:

- جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک 25 سال تھی تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شادی مکۃ المکرمۃ کی ایک بیوہ عورت سے ہوئی۔ اُن کی عمر چالیس سال اور نام حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکہ کی ایک مال دار خاتون تھیں۔ وہ شرافت کی پیکر تھیں۔ مکہ مکرمہ میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔
- حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل مسیحی عالم تھے جو پہلی آسمانی کتابوں تورات مقدس اور انجیل مقدس کا علم رکھتے تھے۔
- فرشتے کی اچانک آمد اور وحی کی عظمت و ہیبت کی وجہ سے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کپکپی طاری ہو گئی۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو۔
- کچھ دیر آرام کرنے کے بعد جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو اس واقعے کے بارے میں آگاہ کیا۔
- اس موقع پر اِن الفاظ کے ساتھ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی: اللہ کی قسم! اللہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صلۂ رحمی کرتے ہیں؛ ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں؛ جو چیز لوگوں کے پاس نہیں، انھیں کما کر دیتے ہیں؛ مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے

ہیں۔

- اساتذہ کو اس کا بھی بخوبی ادراک ہونا چاہیے کہ پانچوں اوصاف کا تعلق تکریم انسانی سے ہے یعنی یہ وہ خوبیاں ہیں جو انسان کی عزت کو بڑھا دیتی ہیں اور اِن اوصاف کا حامل شخص کبھی اللہ تعالیٰ کی مدد سے محروم نہیں رہتا۔
- پانچ اوصاف (صلۂ رحمی، ناتواں کا بوجھ اُٹھانا، جس چیز کی لوگوں کے پاس کمی ہے انھیں کما کر دینا، مہمان کی خاطر تواضع کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مدد کرنا) تمام الہامی مذاہب کے بنیادی اوصاف ہیں اور اِن اوصاف کے حامل شخص کو تمام مذاہب میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

عنوان کا تعارف (2منٹ)

عزیز طلبہ ! جب ہمارے پیارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی اُتری تو آپ پریشان تھے۔ اِس موقع پر آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رفیقۂ حیات سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی۔ آج ہم اُسی تسلی کے الفاظ کے بارے میں پڑھیں گے۔

تدریس سبق: (3+10منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیے جائیں:

- آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟
- جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے شادی ہوئی، اُس وقت آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک کیا تھی؟
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شادی کے وقت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی عمر مبارک کیا تھی؟

تدریس:

درسی کتاب کا صفحہ نمبر 32 کھولیے اور طلبہ سے درسی کتاب کھولنے کے لیے کہیے۔ کسی طالب علم سے کتاب کا متن یہاں سے پڑھنے کے لیے کہیے:
"وحی کا نازل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ تھا۔ اس غیر معمولی واقعہ نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت پر بہت زیادہ اثر ڈالا"۔

دیگر طلبہ سے ایک ایک سطر پڑھواتے جایئے۔ خواندگی کے دوران میں ہونے والی غلطیوں کی اصلاح کرتے جایئے۔ اس دوران میں طلبہ کو بتایئے کہ جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہوئی تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر لرزہ طاری ہوگیا۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر تشریف لائے اور اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے فرمایا: مجھے چادر اوڑھا دو۔ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے انھیں بتایئے کہ جب کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ

اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وحی کے نزول کا واقعہ حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بتایا۔

عزیز طلبہ! حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سابقہ کتابوں کی عالمہ تھیں اور آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھیں۔ انھوں نے حضور اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بات سن کر اِن الفاظ میں تسلی دی:

> "اللہ کی قسم، اللہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ یقیناً آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انھیں کما کر دیتے ہیں۔ مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔" (صحیح بخاری:۳)

اِن اَوصاف کے بارے میں طلبہ کو زور دے کر بتائیے کہ یہ پانچ خصلتیں انسانی عظمت کی علامات ہیں۔ ہمیں بھی انھیں اپنانا چاہیے۔ آخری پیراگراف کی خواندگی کے دوران میں طلبہ کو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر جانا اور ورقہ بن نوفل کا تسلی دینا، آسان پیرائے میں کہانی کی صورت میں سنائیے۔

سرگرمی:(10منٹ)

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی کے طور پر کہے گئے الفاظ میں آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذکر کیے گئے پانچ اوصاف کے پانچ عدد فلیش کارڈ بنائیے۔ بعد ازاں پانچ بچوں کا انتخاب کیجیے۔ ہر بچّے کو ایک ایک کارڈ دیجیے۔ پانچوں طلبہ جماعت کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا اپنا کارڈ باقی طلبہ کو دکھائیں۔ بچے اس کارڈ پر موجود عبارت بلند آواز پڑھیں۔

سرگرمی:(5منٹ)

طلبہ کے درمیان وحی کے مفہوم، ورقہ بن نوفل، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں ایک مکالمہ کروائیے۔ (مثلاً: ورقہ بن نوفل کون تھے؟ انھوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تصدیق کس بنیاد پر کی؟ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے کن عوامل کی روشنی میں آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی؟)

اختتامیہ:(3منٹ)

ایک مرتبہ پھر مختصر انداز میں طلبہ کو بتائیے کہ:

- جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر وحی نازل ہوئی تو آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر کپکپی طاری ہو گئی۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے کہا: "مجھے

چادر اوڑھا دو"۔

- جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو نزول وحی کا واقعہ بتایا تو وہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا تھا: آپ صلہ رُحمی کرتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انھیں کما کر دیتے ہیں۔ مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں مدد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۳)

جانچ (5 منٹ)

طلبہ سے سبق کی تفہیم کے بارے میں درج ذیل سوالات کیجیے:

- پہلی وحی کے نزول کے بعد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سب سے پہلے کس نے تسلی دی؟
- ورقہ بن نوفل کون تھے اور اُنھوں نے کیا کہا؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے آپ کی کن صفات کا ذکر کیا؟

تفویض کار: (2 منٹ)

(الف) سورۃ العلق کی پہلی پانچ آیات کسی خوش الحان قاری کی آواز میں سنیں اور ترجمہ کے ساتھ یاد کر کے آئیں۔

(ب) اس سبق میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیان کردہ پانچ صفات اپنی کاپیوں پر لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-15

بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ

دعوت و تبلیغ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اسلام کی دعوت کے دوران میں قریش مکہ کی مخالفت اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ثابت قدمی کے بارے میں آگاہ ہو سکیں اور عملی زندگی میں اُن کی پیروی کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے:

- دعوت کا لفظی معنی بلانا ہے اور تبلیغ کا لغوی معنی پیغام پہنچانا ہے۔
- دعوت و تبلیغ سے مراد لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پیغام پہنچانا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ۔ (سورة ال عمران: 104) اور تم میں سے ایسے لوگوں کی ایک جماعت ضرور ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔
- انبیائے کرام علیہم السّلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کے لیے بھیجا کہ وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف بلائیں۔ اس کی ابتدا حضرت آدم علیہ السّلام سے ہوئی۔ اس سلسلے کے آخر میں محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قرآنِ مجید دے کر لوگوں کو دعوت و تبلیغ کا حکم دیا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے: يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (سورۃ المائدہ: 67)

اے رسول (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پہنچا دیجیے جو کچھ آپ (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) پر آپ (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے رب کی جانب سے نازل فرمایا گیا۔

- ابتدا میں جب آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رازداری کے ساتھ تبلیغ فرمائی اور نہایت قریبی افراد تک اسلام کا پیغام پہنچایا تو سب سے پہلے درج ذیل افراد نے اسلام کی دعوت کو قبول کیا:

ا۔ خواتین میں اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا

۲۔ غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ بچّوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

- چناں چہ تین سال کے بعد سورۃ المدثر کی ابتدائی سات آیات نازل ہوئیں اور یوں دُوسری مرتبہ وحی کا نزول ہوا۔ اس کے بعد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنے خاندان کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم ملا۔ ارشاد ہوا: وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ (سورۃ الشعراء:214) اے نبی (رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ) اور اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈرائیے۔ تعمیلِ ارشادِ خداوندی کے طور پر آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے عزیز و اقارب کے لیے ایک دعوت کا اہتمام کیا۔ اسے دعوتِ ذوالعشیرۃ کہا جاتا ہے۔ اِس میں با قاعدہ طور پر انھیں اسلام کی دعوت دی۔

عنوان کا تعارف (2 منٹ)

عزیز طلبہ! آج ہم دعوتِ دین کے کام میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور اُن کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ثابت قدمی کے بارے میں پڑھیں گے تاکہ عملی زندگی میں ہم اُن کے طریقہ ہائے تبلیغ سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

تدریسِ سبق: (3+10 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیے جائیں:

- دعوت و تبلیغ کا کیا مطلب ہے؟
- سب سے پہلے نبی کون سے تھے؟
- آخری نبی کا کیا نام ہے؟
- آپ کو کسی صحابی کا نام معلوم ہے؟

تدریس:

درسی کتاب کا صفحہ نمبر 35 کھولیے اور طلبہ سے بھی اپنی درسی کتابیں کھولنے کے لیے کہیے۔ طلبہ سے دعوت و تبلیغ کے متن کے پہلے پیراگراف کی خواندگی کے لیے کہیے اور باری باری مختلف طلبہ سے ترتیب بدل بدل کر خواندگی کروائیے۔ انھیں متن کی خواندگی کے دوران میں بتائیے کہ دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکامِ الٰہی پہنچانا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیھم السلام اسی مقصد کے لیے مبعوث فرمائے۔

اس کے بعد اُن طلبہ سے دُوسرے پیراگراف کی خواندگی کے لیے کہیے جنھوں نے پہلے پیراگراف کی خواندگی نہیں کی۔ خواندگی کرتے ہوئے طلبہ کو آگاہ کیجیے کہ دُوسری وحی کے نزول کے بعد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے قریبی لوگوں کو اسلام کی دعوت دی جن لوگوں نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول کیا، ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ خواتین میں اُمّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنھا

۲۔ غلاموں میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۳۔ مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۔ بچّوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پانچواں پیراگراف اُن بچوں سے پڑھنے کے لیے کہیے جنھوں نے اب تک خواندگی نہیں کی۔ اس دوران میں طلبہ کو بتائیے کہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کے چوتھے سال علانیہ دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا جس پر آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اِن تمام مصائب اور مشکلات کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے بچوں کو بتائیے کہ کافروں نے اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔ اِس مشکل وقت میں حضرت ابو طالب نے ہمیشہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا اور ہر طرح سے آپ کی مدد کی۔

باقی رہ جانے والے پیراگراف کی خواندگی خود کیجیے اور بچوں کو بتائیے کہ جب قریش مکہ نے پیارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مخالفت کی انتہا کر دی اور حضرت ابو طالب سے کہا گیا کہ آپ اپنے بھتیجے کو دین کی تبلیغ سے روکیں یا اُن کے اور ہمارے درمیان سے ہٹ جائیں۔ جب حضرت ابو طالب نے قریش کا یہ مطالبہ ہمارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے پیش کیا تو ہمارے پیارے نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ دیں، تب بھی میں اس کام کو نہیں چھوڑوں گا۔ یہ جواب سن کر حضرت ابو طالب نے اپنے بھتیجے سے کہا: جو چاہیں، کریں۔ میں آپ کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑوں گا اور پھر اُنھوں نے آخری سانس تک اس ساتھ کو نبھایا۔

سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرنی چاہیے، صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے اور اِس راستے میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ مشکلات سے گھبرا کر نیکی کا راستہ ترک نہ کریں، بلکہ اس پر ثابت قدم رہیں۔

سرگرمی:(10منٹ)

(الف) کتاب کے صفحہ نمبر 38 پر موجود مشق نمبر 1 اور مشق نمبر 2 کتابوں پر طلبہ سے حل کرنے کے لیے کہیے۔ اِس دوران میں اُن کی نگرانی اور رَاہ نمائی کیجیے۔

(ب) ایک خوب صورت چارٹ بچوں کی مدد سے بنائیے جس پر اُن مردوں اور خواتین کے نام درج ہوں جو حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کے نتیجے میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے۔ بچوں کو چھڑی کی اشاراتی مدد سے ان شخصیات کے بارے میں بتائیے۔

سرگرمی: (5 منٹ)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ مکالمہ طلبہ سے کاپیوں پر تحریر کرنے کے لیے کہیے اور اِس دوران میں اُن کی راہ نمائی اور نگرانی کیجیے۔

اختتامیہ: (3 منٹ)

ایک بار پھر مختصر انداز میں بتائیے کہ:

- دعوت و تبلیغ کا مطلب ہے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور اُن تک احکام الٰہی پہنچانا۔
- حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر پیارے آقا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تک قریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام علیھم السّلام اسی مقصد کے لیے بھیجے گئے۔
- نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو دُوسری وحی کے بعد اسلام کی طرف بلانا شروع کیا۔
- شروع میں آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دعوت و تبلیغ کا کام رازداری سے کیا۔
- قریبی رشتے داروں کو اسلام کی طرف بلانے کا حکم سورۃ الشعرا میں دیا گیا۔

جانچ (5 منٹ)

سبق کی تفہیم کا جائزہ لینے کے طلبہ سے درج ذیل سوالات کیجیے:

- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت پر سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے کون کون تھے؟
- دعوت کے لفظی معنی کیا ہیں؟
- دعوتِ ذوالعشیرۃ سے کیا مراد ہے؟
- دُوسری وحی میں سورۃ المدثر کی کتنی آیات نازل ہوئیں؟
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کون سے چچا نے قریش کی مخالفت کے باوجود آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔

تفویض کار: (2 منٹ)

(الف) اپنی کاپیوں پر مختصر جوابات لکھ کے لائیں:

(الف) دعوت و تبلیغ سے کیا مراد ہے؟

(ب) سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں کے نام لکھیں۔

(ج) حضرت ابو طالب نے کس موقع پر حضرت محمد رسول اللہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

وَسَلَّمَ کی حمایت کا اعلان کیا؟

(د) دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) سیرت النبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے موضوع پر لکھی گئی کسی کتاب کا مطالعہ کر کے آئیں اور دعوت و تبلیغ کے کام میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ثابت قدمی کے چند واقعات استاد کی ہدایت پر اپنے ساتھی طالب علموں کو سنائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4　　　　سبق نمبر-16

بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمْ

ہجرتِ حبشہ (اولیٰ و ثانی)

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

ہجرت کا مفہوم جان سکیں اور ہجرتِ حبشہ کے بارے میں جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، چارٹ، چھڑی، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کرام کو بخوبی اس کا ادراک ہونا چاہیے:

- ہجرت کے لفظی معنی ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا، اسلامی اصطلاح میں ہجرت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنا وطن چھوڑ کر کسی دوسری جگہ منتقل ہونا ہے۔
- جب کفارِ مکہ کے مظالم شدت اختیار کر گئے اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کے لیے اِن مظالم کو برداشت کرنا مشکل ہو گیا تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہجرت کی اجازت دی۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: حبشہ سچائی کی سرزمین ہے، وہاں کا بادشاہ نجاشی ایک عادل، نیک اور رحم دل انسان ہے۔ اُس کے ہاں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ تم وہاں رہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے کشادگی پیدا کر دے۔
- ہجرتِ حبشہ کے دو مقصد تھے۔ ایک تو یہ کہ مسلمان کفارِ مکہ کے مظالم سے نجات حاصل کریں اور دُوسرا یہ کہ اسلام کا پیغام دُور دراز علاقوں تک پہنچ جائے۔
- ہجرتِ حبشہ کے لیے رجب ۵ نبوی میں بارہ مردوں اور چار عورتوں کا قافلہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں رات کے وقت سفر پر روانہ ہوا۔
- اس قافلے میں نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا بھی شامل تھیں۔
- نجاشی بادشاہ کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر اُن کا گہرا اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور بولا: "اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ کلام اور اِنجیل مقدس دونوں ایک ہی چراغ کے نور ہیں"۔
- قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں حضرت مریم علیھم السّلام ایک پاک دامن عورت ہیں اور ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی ولادت یا پیدائش معجزاتی طور پر بغیر باپ کے ہوئی۔

عنوان کا تعارف (3 منٹ)

پیارے بچّو! آج ہم ہجرت کے بارے میں جانیں گے۔ ہم اِسلام کی پہلی ہجرت، ہجرتِ حبشہ کے بارے میں پڑھیں گے کہ مسلمانوں کو ہجرتِ حبشہ کی ضرورت کیوں پیش آئی۔

تدریسِ سبق: (17 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے بچوں سے یہ سوالات کیے جائیں:

- ہجرت کے کیا معنی ہیں؟
- آپ ہجرتِ حبشہ کے بارے میں جانتے ہیں؟
- اس ہجرت میں مسلمانوں کے راہ بر کون تھے؟

تدریس:

بچوں کو نصابی کتاب کھولنے کے لیے کہیں اور ہجرت اولیٰ کا پہلا پیراگراف پڑھنے کے لیے ہاتھ بلند کروائیں۔ متن پڑھنے کے لیے اُن میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں۔

اس دوران میں ہجرت کے معانی و مفہوم کی وضاحت کریں۔ طلبہ کو بتائیں کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی۔ انھیں یہ بھی بتائیں کہ حبشہ برِّاعظم افریقہ کا ملک ہے اور آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا کہلاتا ہے۔ نقشے کی مدد سے ایتھوپیا کا محلِّ وقوع واضح کریں اور یہ بھی بتائیں کہ یہ واقعہ نبوت کے پانچویں سال میں وقوع پذیر ہوا۔ مزید انھیں بتائیں کہ حبشہ کا بادشاہ نجاشی تھا۔ وہ عادِل، نیک اور رحم دل انسان تھا۔ اُس کے ہاں کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوتا تھا۔

دُوسرا پیراگراف دوسری ہجرتِ حبشہ سے متعلق ہے۔ طلبہ سے اس پیراگراف کی خواندگی کروائیں۔ اس دوران میں شاہِ حبشہ کے دربار میں مسلمانوں کی نمایندگی کرنے والے حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گفت گو کے نکات سے آگاہ کریں۔ یہ بھی بتائیں کہ حضرت جعفر طیار نے قرآن مجید کی سورۂ مریم کی تلاوت کی۔ یہ سورت سولھویں پارے میں ہے۔ یہ بھی بتائیں کہ پہلی ہجرت کے بعد دُوسری ہجرت کی ضرورت اس لیے پیش آئی کیوں کہ حبشہ میں یہ جھوٹی افواہ پھیل گئی تھی کہ قریش کے سرکردہ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ اس افواہ کی وجہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے بعض مسلمان واپس آ گئے۔ جب انھیں حقیقتِ حال معلوم ہوئی تو وہ دوبارہ حبشہ کی جانب ہجرت کر گئے۔ اس مرتبہ کفار کے ظلم و ستم سے تنگ آنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے اُن کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس قافلے میں تراسی (۸۳) مرد اور اُنیس (۱۹) عورتیں شامل تھیں۔

سرگرمی: (10 منٹ)

جماعت کے کمرے میں دنیا کا نقشہ آویزاں کریں۔ نقشے کو دیکھ کر بچے خود تلاش کریں کہ برّاعظم افریقہ کہاں ہے۔ بچوں سے کہیں کہ وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے محلِّ وقوع کے بارے میں نقشے کی مدد سے بتائیں۔ درست جواب دینے والے بچوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

اختتامیہ:(3منٹ)

بچوں کو ایک بار پھر مختصر انداز میں بتائیں کہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا: اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتہ داریاں توڑتے تھے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے، ہم اِسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جس نے ہمیں اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کی تعلیم دی۔

جانچ(5منٹ)

بچوں سے سوالات کریں:

- ہجرتِ حبشہ کے وقت نبوت کا کون سا سال تھا؟
- حبشہ کا موجودہ نام کیا ہے؟
- ہجرتِ حبشہ میں مسلمانوں کا دُوسرا قافلہ کتنے مردوں اور کتنی عورتوں پر مشتمل تھا؟

تفویض کار:(2منٹ)

اساتذہ کی راہ نمائی اور والدین کی مشاورت سے حضرت مریم علیھا السّلام کی پاک دامنی اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی معجزاتی پیدایش پر ایک صفحے کا مضمون اپنی کاپی میں خوش خط لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-17

بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ

ہجرتِ حبشہ (اولیٰ وثانیہ)

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، فلیش کارڈ، نقشہ

معلومات برائے اساتذہ:

- اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے گھر بار چھوڑنے کو ہجرت کہتے ہیں۔
- ہجرت حبشہ سے مراد وہ ہجرت ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے مکہ مکرمہ سے حبشہ کی طرف کی تھی۔
- حبشہ عرب کے جنوب میں بحیرۂ احمر کے دُوسرے کنارے پر واقع ہے۔ آج کل یہ علاقہ ایتھوپیا (برِّاعظم افریقہ کا ملک) کہلاتا ہے۔
- حبشہ کے بادشاہ کا نام "اصحمہ" تھا اور نجاشی اُس کا لقب تھا۔ یہ ایک عادِل حکمران تھا۔
- حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے چچازاد بھائی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سگے بھائی تھے۔

عنوان کا تعارف: (وقت: 7 منٹ)

طلبہ سے پوچھیں: اگر آپ کو اس اسکول کا عملہ اور طلبہ بہت تنگ کریں اور آپ کا اِس اسکول میں پڑھنا مشکل ہو جائے تو آپ کیا کریں گے؟ اگر ان کا جواب یہ ہو کہ اسکول چھوڑ جائیں گے تو دُوسرا سوال پوچھیں: پھر کس اسکول میں داخلہ لیں گے؟ اپنے گھر سے کتنے فاصلے پر واقع اسکول میں جائیں گے؟ مختلف بچوں سے جواب طلب کیجیے۔ ان کو بتائیں کہ حضرت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دعوت پر جن لوگوں نے اسلام قبول کیا، اُنھیں کفارِ مکہ کی طرف سے سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا مکہ مکرمہ رہنا مشکل بنا دیا گیا۔ چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو مکہ مکرمہ سے دُور حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ یہاں کا بادشاہ نجاشی ایک انصاف پسند حکمران تھا۔ پانچ نبوی میں مسلمانوں کے پہلے قافلے نے حبشہ کی طرف ہجرت کی، جس میں گیارہ (۱۱) مرد اور چار (۴) عورتیں شامل تھیں۔ اس قافلے کے امیر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ادھر کفار مکہ کے ظلم و ستم میں روز بروز اضافہ ہو رہا تھا، جس سے تنگ آکر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے دوبارہ حبشہ کی طرف ہجرت کا فیصلہ کیا۔ اِس قافلے میں تراسی (۸۳) مرد اور انیس (۱۹) عورتیں شامل تھیں۔ مشرکین مکہ نے مسلمانوں کی اِس بڑی تعداد کو واپس مکہ لانے کے لیے دو لوگوں پر مشتمل وفد حبشہ بھیجا۔ نجاشی کے دربار میں اس وفد کی شکایات پر حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک تقریر کی۔ آج ہم اس تقریر کے اہم نکات کے بارے میں

پڑھیں گے۔ طلبہ سے کتاب کا متعلقہ صفحہ کھولنے کو کہیں۔

سبق کی تدریس:(12منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ مکہ کے اس وفد نے نجاشی سے کہا کہ ہمارے کچھ لوگ بے دین ہو کر آپ کے پاس آگئے ہیں ۔ آپ انھیں ہمارے حوالے کر دیں۔ نجاشی نے یک طرفہ فیصلہ دینے کی بجائے مسلمانوں کی بات سننے کا فیصلہ کیا اور اُنھیں اپنے دربار میں بلایا۔ مسلمانوں نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے مؤقف کی ترجمانی کا فریضہ سونپا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے سوال پر کہا:

"اے بادشاہ! ہم جاہل تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مُردار کھاتے تھے، برائیاں کرتے تھے، رشتے داریاں توڑتے اور ہمسایوں سے بدسلوکی کرتے تھے۔ ہم اِسی حالت میں تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم میں سے ایک رسول چنا، جن کے اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت اور پاک دامنی کو ہم پہلے سے جانتے تھے۔ انھوں نے ہمیں اللہ کے سچے دین کی طرف بلایا۔ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ پاک دامنی اور صلۂ رُحمی کی تعلیم دی، اور ہم اُن پر ایمان لے آئے۔ اس وجہ سے ہماری قوم ہم سے ناراض ہوگئی۔ ہماری قوم نے ہم پر ظلم و ستم ڈھائے اور ہمیں ہمارے دین سے پھیرنے کے لیے سزائیں دیں۔ ہم نے اِن کے ظلم و ستم سے تنگ آکر آپ کے ملک میں پناہ لی تاکہ ہم امن سے رہ سکیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ کے ملک میں ہم پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔"

نجاشی یہ گفت گو سن کر بولا: "تمھارے نبی، اللہ کا جو کلام لائے ہیں، اُس میں سے کچھ سناؤ"۔ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ مریم کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔ نجاشی پر اُن کا بہت اثر ہوا۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور بولا: "اللہ کی قسم! یہ کلام اور انجیل مقدس دونوں ایک ہی چراغ کے نور ہیں"۔ یہ کہہ کر اُس نے قریش کے لوگوں سے صاف کہہ دیا کہ میں اِن لوگوں کو تمھارے حوالے نہیں کروں گا"۔

سرگرمی:(5منٹ)

طلبہ سے پوچھیں:

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرب معاشرے کی جو برائیاں بتائیں، ان میں سے کون سی برائیاں آج ہمارے معاشرے میں بھی پائی جاتی ہیں؟

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے مطابق رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کن صفات سے متاثر ہو کر لوگوں نے اسلام قبول کیا؟

انھیں بتائیں کہ ایک داعی اور مبلغ کو اعلیٰ اخلاق، سچائی، امانت داری اور پاک دامنی کا پیکر ہونا چاہیے۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے لوگوں کو عبادات کے ساتھ ساتھ برے کام چھوڑنے اور حقوق العباد پورا کرنے کی تعلیم بھی دی۔ طلبہ کو بتائیں کہ بڑے سے بڑے عہدے دار کے سامنے بھی حق بات کہنے سے گھبرانا نہیں چاہیے جیسے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں اپنے عقیدے اور دِین کے بارے میں وہی کچھ کہا جو اسلام کی تعلیمات ہیں۔

سرگرمی: (4منٹ)

فلیش کارڈز پر حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے اہم نکات لکھیں۔ یہ کارڈز طلبہ میں تقسیم کریں اور انھیں کہیں کہ یہ نکات یاد کر کے ساتھ بیٹھے طالب علم کو سنائیں۔

سرگرمی: (6منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ ایک مسلمان کو اپنے دین کی حفاظت کے لیے جان و مال کی قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔ اگر اسے اپنے عقیدے اور دین کی حفاظت کے لیے گھر بار، علاقہ یا ملک چھوڑ کر کسی دُوسرے ملک میں جا کر آباد ہونا پڑے تو وہ اس سے بھی دریغ نہ کرے۔

ذیل کے نقشے کی مدد سے بچوں کو بتائیں کہ مکہ سے حبشہ کا فاصلہ کتنا زیادہ اور دُشوار گزار ہے۔ مسلمان پہلے بحیرۂ احمر کی بندر گاہ شُعیبہ پہنچے اور پھر وہاں سے کشتیوں کے ذریعے سمندر (بحیرۂ احمر) پار کر کے حبشہ پہنچے۔ وہ یہ سب کچھ اللہ کی رضا اور اپنے دین کی حفاظت کی خاطر کر رہے تھے۔

اختتامیہ: (2منٹ)

حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رسالت، قرآنِ مجید کی صداقت اور اِسلام کی حقانیت پر ایسی جامع تقریر کی کہ نجاشی نے قریش کے لوگوں کو صاف انکار کر دیا کہ میں ان لوگوں کو تمھارے حوالے نہیں کروں گا اور بالآخر قریش کے نمایندے مایوس ہو کر مکہ واپس چلے گئے اور مسلمان حبشہ میں امن و سکون اور آزادی سے رہنے لگے۔

جانچ: (3منٹ)

طلبہ کی تفہیم جائزہ لینے کے لیے ان سے سوال کریں:

- حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کن کے بیٹے تھے؟

- حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجاشی کے دربار میں عرب معاشرے کی کن خرابیوں کا ذکر کیا؟
- حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نجاشی کے دربار میں کی گئی تقریر سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

گھر کا کام: (1 منٹ)

بچوں کو تفویض کریں کہ وہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نجاشی کے دربار میں کی گئی تقریر کاپیوں پر لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-18

باب سوم: سیرت طیبہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعلی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

شعبِ ابی طالب

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

شعبِ ابی طالب میں محصورین کی مشکلات سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

- عربی زبان میں دو پہاڑوں کے درمیان خالی جگہ کو شعب (گھاٹی) کہتے ہیں۔
- کوہ صفا اور مروہ کے قریب کچھ جگہ بنو ہاشم کی ملکیت تھی، حضرت ابو طالب بنو ہاشم کے سردار تھے اس لئے اس جگہ کو شعب ابی طالب کہتے تھے۔

عنوان کا تعارف: (وقت: 7 منٹ)

طلبہ سے پوچھیں:

بائیکاٹ اور محاصرہ کسے کہتے ہیں؟

کسی خاندان یا قبیلے کا بائیکاٹ کر دیا جائے تو انھیں کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

مختلف طلبہ سے ان کے جواب طلب کریں۔ انھیں بتائیں کہ بائیکاٹ یا مقاطعہ کسی فریق سے تعلقات ختم کر لینے کا نام ہے تا کہ وہ فریق اپنی رَوِش اور طریقِ کار میں تبدیلی لے آئے۔ محاصرہ سے مراد دُشمن کے علاقے کے گرد گھیرا ڈال کر تمام ذرائع آمد و رفت بند کر دینا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو لوگوں کو اسلام کی دعوت پیش کرتے ہوئے چھ سال گزر چکے تھے۔ مسلمانوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ثابت قدمی کے ساتھ دعوت کے کام کو آگے بڑھا رہے تھے۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اِس ثابت قدمی نے کفار کو بہت پریشان کر دیا۔ چناچہ انھوں نے بنو ہاشم کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، آج ہم اُن کے متعلق پڑھیں گے۔ طلبہ کو کتاب کا متعلقہ صفحہ کھولنے کو کہیں۔

سبق کی تدریس: (12 منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ مشرکین مکہ وادی مُحصَّب میں اکٹھے ہوئے اور بنو ہاشم کے خلاف ایک انتہائی ظالمانہ معاہدہ کیا۔ انھوں نے آپس میں اِس بات پر اتفاق کیا کہ جب تک حضرت ابو طالب اپنے بھتیجے کو قتل کرنے کے لیے ہمارے حوالے نہ کر دیں، اُس وقت تک نہ اُن کے قبیلے میں شادی بیاہ کریں گے، نہ ہی

اُن کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے اور نہ اُن کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق رکھیں گے یعنی اُن کا مکمل مقاطعہ کیا جائے گا۔ اِس قول و قرار پر مشتمل ایک تحریر لکھ کر خانہ کعبہ کے اندر لٹکا دی گئی۔

اس معاہدے کے نتیجے میں حضرت ابو طالب نے اپنے سارے خاندان کو شعب ابی طالب میں جمع کر لیا۔ بنو مطلب نے بھی بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ جس طرح مشرکین نے اتحاد کا مظاہرہ کیا، اُس سے بڑھ کر اِن دونوں خاندانوں نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حفاظت کے لیے باہم عہد و پیمان کیا۔ ابو لہب کے علاوہ سب نے حضرت ابو طالب کی آواز پر لبیک کہا۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مشرکین اُن تک کسی چیز کو نہیں پہنچنے دیتے تھے۔ انھوں نے جگہ جگہ پہرہ لگا دیا تھا تاکہ کوئی شخص بنی ہاشم کو کھانے پینے کی چیزیں فروخت نہ کر سکے۔ حالات اس قدر سخت ہو گئے کہ بعض اوقات ان لوگوں کو درختوں کے پتے تک کھانے پڑتے۔ مگر بنو ہاشم اور بنو مطلب نے ان سخت حالات کا بہادری سے مقابلہ کیا اور کفار کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیا۔ یہ محاصرہ تین سال تک جاری رہا۔ بالآخر قریش کے کچھ انصاف پسند لوگوں نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور علانیہ اس معاہدے کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی قدرت سے خانہ کعبہ کے اندر لٹکائے گئے اس معاہدے کو دیمک نے چاٹ لیا تھا اور صرف اللہ تعالیٰ کا نام باقی بچا۔ اس طرح یہ ظالمانہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا اور بنو ہاشم محاصرے سے باہر آ گئے۔

سرگرمی: (5 منٹ)

طلبہ سے پوچھیں کہ دین اسلام کے کسی حکم پر عمل کرنے کے لیے آپ کو کبھی کسی مشقت کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اُن سے کہیں کہ شاید آپ کو تو کبھی دین اسلام پر عمل کرنے کے لیے کسی مشقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا ہوگا، لیکن جن لوگوں نے اِبتدا میں اسلام قبول کیا، انھیں صرف اسلام قبول کرنے پر ہی مخالفتوں اور سخت تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے ہی علاقے میں انھیں تین سال تک محصور رکھا گیا۔ تین سال کی مدت کم نہیں، خاص طور پر اُس وقت جب کہ یہ مدت مصائب اور مشکلات سے بھری ہوئی ہو۔ خوشی اور راحت کے اوقات گزرتے تو پتا نہیں چلتا، لیکن پریشانیوں اور آزمائشوں کا وقت آہستہ آہستہ گزرتا ہے۔ شعب ابی طالب میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے شب و روز مشقت بھرے تھے۔ اس عرصے میں انھوں نے موسم کی سختیوں کو جھیلا، اُن کا کھانا پینا حتیٰ کہ اس علاقے سے باہر نکلنا تک بند کر دیا گیا، لیکن ان سب نے اس مشکل اور مصیبت کا بہادری سے مقابلہ کیا اور دین اسلام پر عمل کرنے میں ثابت قدم رہے۔

سرگرمی: (6 منٹ)

فلیش کارڈز پر شعب ابی طالب میں محصورین کا تعارف اور اُن کو پیش آنے والی مشکلات لکھ کر طلبہ میں تقسیم کریں۔ تین منٹ کا وقت دیں اور پھر ان سے کہیں کہ اپنے کارڈ پر لکھی گئی تحریر اپنے ساتھ بیٹھے طالب علم کو سنائیں اور اس سے سنیں۔

سرگرمی: (4 منٹ)

طلبہ سے پوچھیں:

مشکل وقت میں کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیے؟

شعب ابی طالب کے اس واقعے سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

موصولہ جوابات تختۂ تحریر پر لکھیں۔ انھیں بتائیں کہ ایک مسلمان کبھی صبر و استقامت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔ وہ ہر وقت اور ہر طرح کے حالات میں اللہ پر توکل کرتا ہے۔ وہ مشکل اور مصیبت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش سمجھتا ہے۔ اس مشکل وقت میں صبر کرتا ہے اور اپنے نیک مقصد کے حصول کے لیے ثابت قدم رہتا ہے۔ ایسے انسان کے لیے اللہ کی مدد اور نصرت ضرور آتی ہے اور اسے مشقت سے نکال لیتی ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے شعبِ ابی طالب میں محصور مسلمانوں کی مدد کی۔ دیمک نے اُس معاہدے کو چاٹ لیا اور قریش کے اپنے ہی بعض انصاف پسند لوگوں نے اس معاہدے کے خلاف آواز اُٹھائی اور مسلمان اس محاصرے سے باہر آ گئے۔

اختتامیہ:(2منٹ)

آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بعثت کے ساتویں سال قریش مکہ نے بنو ہاشم کے خلاف انتہائی ظالمانہ معاہدہ کر کے انھیں شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ بنو مطلب نے بھی اپنے سردار حضرت ابو طالب کی آواز پر لبیک کہا اور بنو ہاشم کا ساتھ دیا۔ اس بائیکاٹ کے نتیجے میں بنو ہاشم کو انتہائی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ بعض اوقات انھیں درختوں کے پتے کھانے پڑے۔ تین سال کی محصوری کے بعد اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے یہ معاہدہ ختم ہو گیا۔

جانچ:(3منٹ)

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے ان سے سوال کریں:

- بنو ہاشم کے سردار کون تھے؟
- شعب ابی طالب میں کون سے دو خاندان محصور رہے؟
- شعب ابی طالب میں بنو ہاشم کو کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

گھر کا کام:(1منٹ)

بچوں کو تفویض کریں کہ شعب ابی طالب کے واقعے کو تفصیل کے ساتھ نوٹ کر کے لائیں۔

بابِ سوم: سیرتِ طیبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

عامُ الحزن

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کردار سے واقف ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، تختۂ تحریر، فلیش کارڈ

معلومات برائے اساتذہ:

- حضرت ابو طالب، آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد حضرت عبداللہ کے ماں اور باپ دونوں کی طرف سے سگے بھائی تھے۔
- حضرت ابو طالب، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا مکہ مکرمہ کی نہایت مالدار خاتون تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا مال تجارت پورے قریش کے مال کے برابر ہوتا۔
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا نکاح حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے حضرت ابو طالب نے پڑھایا۔
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔
- آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح میں آنے کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا نے اپنا سارا مال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا۔
- حضرت ابراہیم بن محمد رضی اللہ عنہ کے سوا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تمام اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا سے ہے۔

عنوان کا تعارف: (5 منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں:

عام الحزن سے کیا مراد ہے؟

حضرت ابو طالب اور حضرت خدیجہ اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

مختلف طلبہ سے جواب طلب کریں۔ انھیں بتائیں کہ عربی زبان میں "عام" کے معنی "سال" اور حُزن کے معنی "غم" کے ہیں۔ عام الحزن کا مطلب ہے "غم کا سال"۔ حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی حیات طیبہ میں اپنوں اور غیروں کی طرف سے کئی مصیبتیں، مشکلات اور پریشانیاں برداشت کیں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اِن پریشانیوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور ان پر حزن وملال کا اظہار نہیں فرمایا، لیکن نبوت کے دسویں سال نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی دو عزیز ہستیوں کی جدائی کا ایسا غم سہنا پڑا کہ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پورے سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا۔ ان دو ہستیوں میں سے ایک رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا حضرت ابو طالب تھے اور دوسری عزیز ہستی آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجۂ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ آج ہم نبی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں ان دونوں ہستیوں کے کردار کے متعلق پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس:(12 منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر آٹھ سال تھی تو دادا کی وفات کے بعد حضرت ابو طالب نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھالی۔ حضرت ابو طالب اپنے بچوں سے بڑھ کر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت اور شفقت کرتے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا خاص خیال رکھتے اور ہر قسم کی سہولت مہیا کرتے۔ جب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نبوت کا اعلان کیا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا تو کفار کی شدید مخالفت کے باوجود انھوں نے زندگی کے آخری دم تک رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دیا۔ شعب ابی طالب میں محصوری کے دوران میں رات کو حضرت ابو طالب اپنے بیٹوں یا بھتیجوں میں سے کسی کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر سلا دیتے اور رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنے بیٹوں یا بھتیجوں کے بستر پر سلا دیتے کہ کوئی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیف نہ پہنچا دے۔ حضرت ابو طالب کی حمایت کی وجہ ہی سے قریش نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے ڈرتے تھے۔ یہ عزیز ہستی شعب ابی طالب میں محاصرے کے خاتمے کے بعد جلد ہی دنیا سے رخصت ہو گئی۔ چچا جان کی جدائی نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو بے حد غم زدہ کر دیا۔

حضرت ابو طالب کی وفات کے کچھ دنوں بعد ہی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زوجۂ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے بہت بڑا سہارا تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہر دکھ درد میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی برابر کی شریک تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنا سارا مال و اسباب اللہ تعالیٰ کی خاطر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان کر دیا تھا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق فرمایا: جس وقت لوگوں نے میرا انکار کیا، وہ مجھ پر ایمان لائیں؛

جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا، انھوں نے میری تصدیق کی؛ جس وقت لوگوں نے مجھے محروم کیا، انھوں نے مجھے اپنے مال میں شریک کیا اور اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رفاقت میں پچیس سال گزارے۔ اس عرصے میں انھوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں کوئی کسر باقی اٹھا نہ رکھی اور ہر مشکل میں غم گساری کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی جدائی نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غم میں مزید اضافہ کر دیا، لیکن رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسلام کی تبلیغ کا کام پھر بھی جاری رکھا۔

سرگرمی: (18منٹ)

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ پہلے گروپ سے کہیں کہ وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں حضرت ابو طالب کے کردار کے اہم پہلوؤں کو نکات کی صورت میں لکھیں۔ دُوسرے گروپ سے کہیں کہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے پیش کی گئی خدمات کو نکات کی صورت میں لکھیں۔ بعد ازاں ہر گروپ سے (میسر وقت کو مد نظر رکھ کر) چند طلبہ سے کہیں کہ وہ لکھے گئے نکات باقی طلبہ کے سامنے پیش کریں۔ ان نکات پر ساتھ ساتھ بحث و مباحثہ کرتے جائیں۔

اختتامیہ: (2منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ عام الحزن کے بارے میں پڑھ کر ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ حالات کتنے ہی مشکل کیوں نہ ہو جائیں، انسان کو ہمت نہیں ہارنی چاہیے، اسے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھانا چاہیے۔ جیسا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے طرز عمل سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دو عزیز ہستیوں کی جدائی کے غم کے باوجود بھی آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تبلیغ کے فرض کو ترک نہیں کیا۔

جانچ: (2منٹ)

طلبہ کی تفہیم جائزہ لینے کے لیے ان سے سوال کریں:

- نبوت کے دسویں سال کو عام الحزن کیوں کہا جاتا ہے؟
- عام الحزن سے پہلے تک قریش رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خلاف انتہائی قدم اٹھانے سے کیوں ڈرتے تھے؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کس طرح ساتھ دیا؟

گھر کا کام: (1منٹ)

بچوں کو تفویض کریں کہ آج کے پڑھے گئے سبق کو اپنے الفاظ میں ایک مضمون کی صورت میں تحریر کر کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-20

باب سوم: سیرت طیبہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ

سفر طائف

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

سفر طائف کے واقعات پڑھ کر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صبر و تحمل اور برداشت کے بارے میں جان کر اس وصف کو اپنا سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، سعودی عرب کا نقشہ، چارٹ

معلومات برائے اساتذہ:

- طائف عرب کا مشہور شہر ہے جو مکہ مکرمہ سے 90 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔
- حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے منہ بولے بیٹے تھے۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں سب سے پہلے قبیلہ ثقیف کے تین سرداروں عبدیالیل، مسعود اور حبیب کے پاس تشریف لے گئے، یہ تینوں سگے بھائی تھے۔ انھوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔
- طائف کے جس باغ میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پناہ لی، اس باغ کے مالک نے نینوا کے رہنے والے عداس نامی غلام کے ہاتھوں انگوروں کا ایک خوشہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بسم اللہ پڑھ کر وہ خوشہ لیا اور عداس کو اپنے نبی ہونے کا بتایا۔ یہ سن کر عداس نے آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سر، ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا۔

عنوان کا تعارف: (5منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے پوچھیں کہ

- عرب کے کن کن شہروں کا نام آپ نے سن رکھا ہے؟
- عرب کے شہر **طائف** کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت ابو طالب کی وفات کے علاوہ نبوت کے دسویں سال کا کون سا واقعہ مشہور ہے؟
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوۂ احد سے بھی زیادہ سخت کس دن کو قرار دیا؟

- حضرت جبرائیل علیہ السّلام کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ کس موقع پر آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوا؟

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر طائف کے بارے میں پڑھیں گے اور ان سوالات کے جواب بھی آپ کو بتائیں گے۔

سبق کی تدریس:(8منٹ)

طلبہ کو درسی کتاب کے سبق "سفر طائف" کا صفحہ کھولنے کو کہیں۔ معلم طلبہ کو کل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت (عام الحزن کے بعد ۔۔۔تا۔۔۔اعلیٰ اخلاقی صفات کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں) پڑھائے۔ تمام طلبہ توجہ سے عبارت سنیں اور اہم نکات نوٹ کریں۔ عبارت میں تلفظ یا معانی کے اعتبار سے موجود مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھتے جائیں اور ان الفاظ کا درست تلفظ اور معانی واضح کریں۔

سرگرمی:(4منٹ)

طلبہ کو نقشہ دکھائیں اور اس میں سے مکہ اور طائف کا علاقہ تلاش کرنے کو کہیں۔ ان کو بتائیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے طائف کا سفر پیدل طے کیا اور راستے میں جس جس قبیلے کے پاس سے گزرے، اُسے اسلام کی دعوت پیش کی۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے صحابی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔

سرگرمی:(8منٹ)

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سفر طائف کے دوران پیش آنے والی تکالیف کو غزوۂ احد کی تکالیف سے بھی زیادہ سخت قرار دیا۔ طائف میں شہر کے شریر اور آوارہ لڑکوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک باغ میں پناہ لی۔ یہ باغ عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ کی ملکیت تھا۔ وہیں پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی کے ساتھ مشکلات دُور کرنے کی دُعا مانگی جو "دعائے مستضعفین" کے نام سے معروف ہے۔ اس کے الفاظ ہیں:

اے اللہ! میں اپنی کم زوری و بے بسی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا شکوہ تجھی سے کرتا ہوں۔ یا ارحم الراحمین! تو کم زوروں کا رب ہے اور تو ہی

میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو سختی سے میرے ساتھ پیش آئے؟ یا کسی دُشمن کے جس کو تو نے میرے معاملے کا مالک بنا دیا ہے؟ اگر تو مجھ پر ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی کی ذرا پروا نہیں، لیکن تیری عافیت میرے لیے زیادہ کشادہ ہے۔ میں تیرے چہرے کے اُس نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہو گئیں اور جس پر دُنیا و آخرت کے معاملات درست ہوئے، کہ مجھ پر تیرا غضب نازل ہو یا تیرا عتاب مجھ پر وارد ہو۔ (مجھے) تیری ہی رضا مطلوب ہے یہاں تک کہ تُو خوش ہو جائے اور تیرے بغیر کوئی زور اور طاقت نہیں۔ (البداية و النهاية، 136/3)

چارٹ پر لکھی ہوئی یہ دُعا جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔ اِسے بلند آواز میں جماعت کے سامنے پڑھیں اور پھر طلبہ سے اسے پڑھنے کا کہیں۔

سرگرمی: (8 منٹ)

جماعت کے طلبہ کے متعدد گروپ بنائیں اور انھیں سفر طائف کے دوران پیش آنے والے واقعات کو نکات کی صورت میں ترتیب کے ساتھ لکھنے کو کہیں۔ بعد ازاں طلبہ سے پوچھیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سفر طائف کے واقعات سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے۔ درجِ ذیل نکات طلبہ کے ساتھ زیر بحث لائیں:

- اللہ تعالیٰ کی راہ میں مصائب اور مشکلات کو برداشت کرنا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔
- زندگی میں پیش آنے والی مشکلات پر صبر کریں اور ثابت قدمی سے اپنے نیک مقصد کے حصول کے لیے تگ و دو جاری رکھیں۔
- کوئی شخص آپ کے مزاج کے خلاف کوئی بات کر دے یا کوئی عمل کرے تو اُس سے فوراً انتقام لینے کے لیے تیار نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اُس سے درگزر کریں۔
- انسان کو اپنی محنت کا نتیجہ اگر فوراً نہ ملے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اپنی محنت جاری رکھنی چاہیے۔
- اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے کی مدد ضرور کرتا ہے۔
- انسان ہر ایک کے لیے خیر اور بھلائی کی دُعا کرے۔ اپنے دُشمن کے لیے بھی بد دُعا نہ کرے۔

اختتامیہ: (3 منٹ)

طلبہ کو ایک بار پھر اختصار سے بتائیں کہ نبوت کے دسویں سال آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسلام کی دعوت دینے کے لیے طائف تشریف لے گئے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کو قبول نہ کیا۔ واپسی پر طائف کے آوارہ لڑکوں نے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو پتھر مار مار کر زخمی کر دیا۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے طائف سے تین میل کے فاصلے پر ایک باغ میں پناہ لی۔ وہاں پر حضرت جبرائیل علیہ السّلام کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ بھی حاضر ہوا اور کہا کہ اگر آپ حکم دیں تو اِس شہر کو دونوں پہاڑوں کے درمیان پیس کر رکھ دیا جائے، مگر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کی آنے والی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی بندگی کریں گے۔ طائف کا یہ سفر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی استقامت، اعلیٰ کردار اور رحمۃ للعالمین ہونے کی ایک دلیل ہے۔

جانچ:(3منٹ)

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے سوال کریں:

- مکہ مکرمہ سے طائف کتنے فاصلے پر واقع ہے؟
- طائف کے لوگوں نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
- آپ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طائف والوں کے لیے کیا دُعا فرمائی؟
- آپ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سفر طائف سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

گھر کا کام:(1منٹ)

بچوں کو تفویض کریں کہ دعائے مستضعفین اپنی کاپیوں پر لکھ کر لائیں۔

بابِ چہارم: اخلاق و آداب

سادگی

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

نبی اکرم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سادگی کی مثالوں سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- بہت زیادہ (مال) کی خواہش نے تمھیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے۔ (سورۃ التکاثر، آیت: 1 تا 2)
- سادگی سے مراد یہ ہے کہ بناوٹ اور تکلّف سے پاک زندگی بسر کی جائے اور صرف ضرورت کے مطابق خرچ کیا جائے۔ فضول خرچی اور دکھاوے سے اجتناب کیا جائے۔
- سادگی کا متضاد تکلّف اور بناوٹ ہے۔ بناوٹ کا مطلب ہے کہ اپنے آپ کو وہ ظاہر کرنا جو حقیقت میں نہیں ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں میں اِس بات کا اعلان کر دیں کہ:

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ : اور نہ میں تکّلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ (سورۃ ص، آیت: 86)

عنوان کا تعارف: (4منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ کو مخاطب کریں اور کہیں: پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ

- ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کیسا لباس زیب تن کرتے تھے؟
- آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کس طرح کے گھر میں رہتے تھے؟

انھیں بتائیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زندگی کے ہر عمل میں سادگی کو اپنا شعار بنایا۔ آج ہم آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے سادگی کی مثالیں پڑھیں گے۔ تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان لکھیں۔

سبق کی تدریس: (10منٹ)

طلبہ کو درسی کتاب کے سبق "سادگی" کا صفحہ کھولنے کو کہیں۔ عبارت میں تلفظ یا معانی کے اعتبار سے موجود مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور اُن الفاظ کا درست تلفظ اور معانی بتائیں۔ طلبہ کو بتائیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں بناوٹ اور تکلّف سے منع فرمایا۔ نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی اعلیٰ اخلاقی صفات کا بہترین نمونہ ہے۔

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ دُنیا کے بہترین انسان ہیں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلّف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔ جو مل جاتا وہ زیب تن فرما لیتے۔ گھر میں جو چیز کھانے کے لیے میسر ہوتی، وہ کھانے میں کوئی عار نہ سمجھتے۔ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیتے۔ مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ فرش پر تشریف فرما ہو جاتے اور کبھی کبھی مزاح بھی فرما لیتے۔ ہر طرح کی سواری پر بیٹھ جاتے۔ راہ چلتے کوئی عام آدمی بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بات کرنا چاہتا تو بلا تکلّف اُس کی بات سنتے۔ غریب اور کم زور لوگوں کے ساتھ ملنے جلنے میں عار محسوس نہیں فرماتے تھے۔ آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رہنے کے لیے جو گھر تعمیر کیے، وہ بھی سادہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ریاست کی سربراہی عطا کی تھی، مگر ایک لمحے کے لیے بھی آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شاہی طرزِ عمل اختیار نہیں کیا۔

سرگرمی: (8 منٹ)

طلبہ کو فلیش کارڈز پر لکھے ہوئے سوالات دیں اور انھیں کہیں کہ ان سوالات کے جواب لکھیں۔ ایک فلیش کارڈ پر ایک ہی بات پوچھی جائے۔

نمونے کے چند سوالات درج ذیل ہیں:

- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیسا لباس پہنتے تھے؟
- ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مجلس میں کیسے تشریف فرما ہوتے تھے؟
- حضور اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیسی سواری پر بیٹھتے تھے؟
- آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رہنے کے لیے کیسے گھر تعمیر کیے گئے تھے؟

درست جواب لکھنے والے کی حوصلہ افزائی کریں۔

سرگرمی: (6 منٹ)

تختۂ تحریر پر روزمرہ کے کاموں کی ایک فہرست بنائیں اور مختلف طلبہ کو کھڑا کر کے اس کام کے متعلق آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عادت مبارکہ پوچھیں اور لکھتے جائیں۔

روزمرہ کے کام	آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عادت مبارکہ
لباس کا استعمال	مثال: آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سادہ لباس پہنتے تھے۔
کھانا تناول کرنا	
گھر کے کام کاج	
مجلس میں بیٹھنا	
سواری پر بیٹھنا	
طرزِ رہائش	

سرگرمی:(7منٹ)

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ایک گروپ کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی گھریلو زندگی میں سادگی کی مثالیں لکھنے کو کہیں جب کہ دُوسرے گروپ کو گھر سے باہر کی زندگی میں سادگی کی مثالیں لکھنے کو کہیں۔اس کے بعد دونوں گروپوں کے نمائندوں کو کلاس کے سامنے اپنے گروپ کے لکھے گئے اہم نکات پڑھ کر سنانے کو کہیں۔

اختتامیہ:(2منٹ)

طلبہ کو ایک بار پھر اختصار سے بتائیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی بھر کبھی تکلّف اور بناوٹ سے کام نہیں لیا۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو بھی سادگی اختیار کرنے کی تاکید فرماتے۔رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کے ہر پہلو میں سادگی کی مثالیں موجود ہیں۔

جانچ:(2منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ:

- سادگی اختیار کرنے کے بارے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟
- راہ چلتا کوئی شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے بات کرنا چاہتا تو آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کی بات کیسے سنتے؟
- آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غریب اور کمزور لوگوں کے ساتھ کیسے ملتے تھے؟

گھر کا کام:(1منٹ)

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوۂ حسنہ سے سادگی کی تین مثالیں لکھ کر لائیں۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

سادگی

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود و نمائش سے دُور رہ سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز، چارٹ پیپرز

معلومات برائے اساتذہ:

- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک (وہ اللہ) حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (سورۃ الاعراف: 31)
- ارشادِ باری تعالیٰ ہے: بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ (سورۃ الاسراء، آیت: 27)
- آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4161)
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اُس شخص کی طرف دیکھو جو تم سے (دُنیا کے مال و اسباب کے اعتبار سے) نیچے ہے اور اُس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے (دُنیا کے مال و اسباب کے اعتبار سے) اوپر ہے یہ (عمل) زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی اس نعمت کو حقیر نہ جانو جو تم پر ہے۔ (متفق علیہ)

عنوان کا تعارف: (3 منٹ)

طلبہ سے پوچھیں کہ:

- کون سا عمل اختیار کرنے سے زندگی میں سہولت اور آسانی پیدا ہو سکتی ہے؟
- ایسا کون سا طریقہ ہے جسے اختیار کرنے سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا؟
- انسان حرام کمائی سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے؟

یہ سوالات جماعت کے مختلف طلبہ سے پوچھیں۔ انھیں بتائیں کہ ان تمام سوالات کا جواب "سادگی اختیار کرنا" ہے۔ پیارے بچو! آج ہم اُن عادات اور طریقوں کے بارے میں پڑھیں گے جنھیں اپنا کر ہم نمود و نمائش سے بچ سکیں گے اور سادہ زندگی گزارنے کے عادی بن جائیں گے۔

سبق کی تدریس: (10 منٹ)

سادگی زندگی کے ہر شعبے میں راحت و سکون کا باعث بنتی ہے۔ جس نے سادگی کو اپنا شعار بنایا اور غیر ضروری تکلّفات سے اجتناب کیا، وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ اگر ہم لباس، خوراک، سامانِ زندگی، رہن سہن اور ہر موقع پر بے جا تکلّفات سے بچیں تو سادگی کی بدولت زندگی میں راحت ہی راحت ہوگی۔

ہمارے ہاں لباس کی تیاری اور بلا ضرورت خریداری پر اسراف کیا جاتا ہے اور اسے نمود و نمائش کا ایک ذریعہ بنایا جاتا ہے۔ حالاں کہ لباس ایسا ہونا چاہیے جو ستر کو ڈھانپے اور فرائض کی ادائی میں رکاوٹ نہ بنے۔ سادہ لباس پہنیں اور مہنگے ملبوسات، جوتے، موبائل، گھڑی، جیولری اور اس جیسی دیگر مہنگی چیزوں کے استعمال سے اجتناب کریں۔ لباس کے معاملے میں یہ بات اہم ہے کہ میلا کچیلا اور گندا لباس پہننا سادگی نہیں ہے بلکہ ایسا صاف ستھرا لباس پہننا جس میں بناوٹ اور دِکھاوا نہ ہو، سادگی ہے۔ اسی طرح سادہ غذا استعمال کرنی چاہیے تاکہ بیماریوں سے بچا جا سکے۔ ہم اپنی روزمرہ کی خوراک میں سادگی کو اپنا کر صحت کے اصولوں پر چل سکتے ہیں۔ مرغن اور مرچ مصالحوں والے بازار کے کھانوں سے پرہیز میں ہی صحت مند زندگی کا راز ہے۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر کے چھوٹے موٹے کام خود کر لیا کرتے تھے اور گھریلو کاموں میں ازواج مطہرات کا ہاتھ بھی بٹایا کرتے تھے۔ اِس لیے ہمیں بھی گھر کے کام کاج خود کرنے اور گھر والوں کا ہاتھ بٹانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرنی چاہیے۔

سفر کرنے کے لیے جو سواری میسر ہو، اُسی پر بیٹھ جائیں۔ اگر اپنے استعمال کے لیے سواری خریدنا مطلوب ہو تو اپنی مالی حیثیت کے مطابق سواری خریدیں۔ مہنگی سواری خریدنے یا ضرورت سے زیادہ سواریاں خریدنے کے لالچ میں ناجائز اور حرام کمائی سے باز رہیں۔ اپنی جماعت اور محلے کے کم مزور اور غریب دوستوں سے بھی ملاقات کیا کریں۔ انھیں جن چیزوں کی ضرورت ہو، وہ انھیں خرید کر دینے کی کوشش کریں۔ گھروں میں بے جا تزئین و آرائش کی بجائے سادگی اختیار کریں۔ گھر میں وہ چیزیں رکھیں جو سہولت، ضرورت، موسم اور نقصان سے تحفظ کے لیے استعمال ہوتی ہوں۔ آج اگر ہم کسی بھی ترقی یافتہ ملک میں جائیں تو وہاں کے گھروں میں مختصر سامان رکھا ہوتا ہے۔ ضرورت سے زیادہ کچھ موجود نہیں ہوتا۔ اتنے ہی برتن ہیں جتنی گھر کے افراد کی ضرورت ہے۔

الغرض سادگی کے متعلق اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان کو زندہ رہنے اور اطمینان و سکون سے زندگی بسر کرنے کے لیے جو کچھ میسّر ہے، اُس پر قناعت کرے۔

سرگرمی: (10منٹ)

جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر ایک گروپ کے لیے درج ذیل چار عنوانات میں سے ایک عنوان تجویز کریں۔ گروپ کے طلبہ اس موضوع پر اپنے نکات لکھیں اور انھیں گروپ میں زیرِ بحث لائیں۔ آپ تختۂ تحریر پر چار کالم بنائیں۔ پھر ہر گروپ کے طلبہ کو باری باری تختۂ تحریر کے پاس بلا کر اپنے نکات متعلقہ کالم میں لکھنے اور ساتھ اس کی وضاحت کرنے کو کہیں۔

پہلا گروپ	دوسرا گروپ	تیسرا گروپ	چوتھا گروپ
لباس میں سادگی اختیار کرنے کے طریقے	خوراک میں سادگی اختیار کرنے کے طریقے	سفر میں سادگی اختیار کرنے کے طریقے	رہائش میں سادگی اختیار کرنے کے طریقے

سرگرمی کے اختتام پر تالیاں بجا کر تمام گروپوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ہر گروپ لیڈر سے کہا جائے کہ ان معلومات کو خوش خط انداز میں چارٹ پیپر زپر لکھیں اور جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

سرگرمی:(7منٹ)

طلبہ کو سادگی اختیار کرنے کے فوائد و ثمرات بتائیں، اس مقصد کے لیے تختۂ تحریر پر یہ فوائد لکھیے:

- سادگی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔
- سادگی اطمینان اور سکون کا ذریعہ ہے۔
- سادگی اختیار کرنے سے مالی پریشانیوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔
- سادگی اپنانے سے انسان حرام کمائی سے محفوظ رہتا ہے۔
- سادگی ایک ایسا عمل ہے جس کے اختیار کرنے سے زندگی میں آسانی اور سہولت پیدا ہو جاتی ہے۔
- سادگی اختیار کرنے سے انسان کی آمدن اور اخراجات میں توازن پیدا ہو جاتا ہے۔
- سادگی کو اپنی زندگی کا شعار بنا لینے سے زیادہ سے زیادہ مال و دولت کی طلب اور حرص و ہوس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
- ہمیں چاہیے کہ ہمیشہ سادگی اختیار کریں، نمود و نمایش سے اجتناب کریں اور قناعت اختیار کریں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بن سکیں۔

تختۂ تحریر پر سے یہ فوائد مٹا دیں۔

طلبہ میں فلیش کارڈز تقسیم کریں۔ ہر طالب علم اپنے فلیش کارڈ پر ایک ایک فائدہ لکھ کر دکھائے گا۔

سرگرمی:(5منٹ)

سادگی کے فوائد اور نمود و نمایش کے نقصانات پر طلبہ کے درمیان ایک مکالمہ کروائیں۔

اضافی سرگرمی

بچوں کو اپنے کسی رشتے دار کی شادی بیاہ کی تقریب کا احوال سنانے کو کہیں۔ طلبہ خاص طور پر یہ بتائیں کہ اس میں سادگی کا اہتمام کیا گیا تھا یا نہیں۔

اختتامیہ:(2منٹ)

طلبہ کو اختصار سے بتائیں کہ آج ہم نے اپنی زندگی کو خود مشکل میں ڈال رکھا ہے۔ ہماری خواہشات روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں جب کہ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ زندگی کے ہر پہلو میں نمود و نمایش سے بچیں اور قناعت اختیار کریں تاکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر اس کا شکر ادا کر کے ایک پُرسکون اور مطمئن زندگی گزار سکیں۔

جانچ:(2منٹ)

طلبہ سے سوال کریں:

- لباس کے معاملے میں سادگی اختیار کرنے سے کیا مراد ہے؟
- سواری کے متعلق کیسے نمود و نمایش سے بچا جاسکتا ہے؟
- سادگی اپنانے کے کوئی سے دو فائدے بتائیں۔

گھر کا کام:(1منٹ)

گھر میں سبق کی دہرائی کریں اور والدین سے سادگی کے فوائد اور نمود و نمایش کے نقصانات پر تبادلۂ خیال کر کے ان کی ایک فہرست مرتب کر کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-23

بابِ چہارم: اخلاق و آداب

سادگی

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

عملی زندگی میں سادگی اپنا سکیں اور نمود و نمائش سے دُور رہ سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- چند اسلامی ممالک میں پارلیمان کے لیے بھی مجلس کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے پاکستان میں پارلیمان کو مجلس شوریٰ کہا جاتا ہے۔

عنوان کا تعارف: (3منٹ)

طلبہ سے پوچھیں:

- جب لوگ کسی خاص مقصد کے لیے ایک جگہ بیٹھتے ہیں تو ایسی جگہ کو کیا کہا جاتا ہے؟
- لوگ کس مقصد کے لیے کسی ایک جگہ پر اکٹھے ہوتے ہیں؟

مختلف بچوں سے جواب لیں۔ ان کو بتائیں کہ جب لوگ کسی خاص مقصد کے لیے ایک جگہ بیٹھیں تو اس کو "مجلس" کہا جاتا ہے۔ ہمارا آج کا موضوع "مجلس کا مفہوم جاننا" ہے۔ تختہ تحریر پر سبق کا عنوان لکھیں۔

سبق کی تدریس: (7منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ مجلس کے لفظی معنیٰ "بیٹھنے کی جگہ" کے ہیں۔ اصطلاح میں مجلس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں لوگ کسی خاص مقصد کے لیے جمع ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے گفت گو کرتے ہیں۔ مجلس کی جمع مجالس ہے۔

مجالس مختلف طرح کی ہوتی ہیں اور ہر مجلس کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔ جیسے کسی خوشی کی مجلس میں لوگ دوسروں کی خوشیوں میں شریک ہونے کے لیے شامل ہوتے ہیں۔ کسی غم کی مجلس میں دوسروں کے غم اور دُکھ بانٹنے کے لیے شامل ہوا جاتا ہے۔ اسی طرح دینی مجالس میں کسی دینی موضوع کو سمجھنے یا اُس پر بات چیت کرنے کے لیے شرکت کی جاتی ہے۔ اکثر مجالس انسان کو نیکی کی طرف مائل کرتی ہیں، لیکن بعض مجالس نیکی کی بجائے برائی پر آمادہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ ایسی مجلسوں میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اچھی مجالس میں شرکت کریں۔

سرگرمی:(12منٹ)

طلبہ سے درسی کتاب سے اس سبق کا مطالعہ کرنے کو کہیں۔ جب تک طلبہ مطالعہ میں مصروف ہوں تختۂ تحریر پر ذیل سپائڈر ڈایاگرام بنائیں۔ انھیں کہیں کہ درسی کتاب کے متن پر غور و فکر کرتے ہوئے مجلس کی مختلف اقسام اخذ کریں اور معلّم کے سامنے بیان کریں۔ معلّم بچوں کی رائے لے کر یہ ڈایاگرام مکمل کرے۔(معلّم کی سہولت کی خاطر سپائڈر ڈایاگرام اور مجالس کی مختلف اقسام موجود ہیں۔)

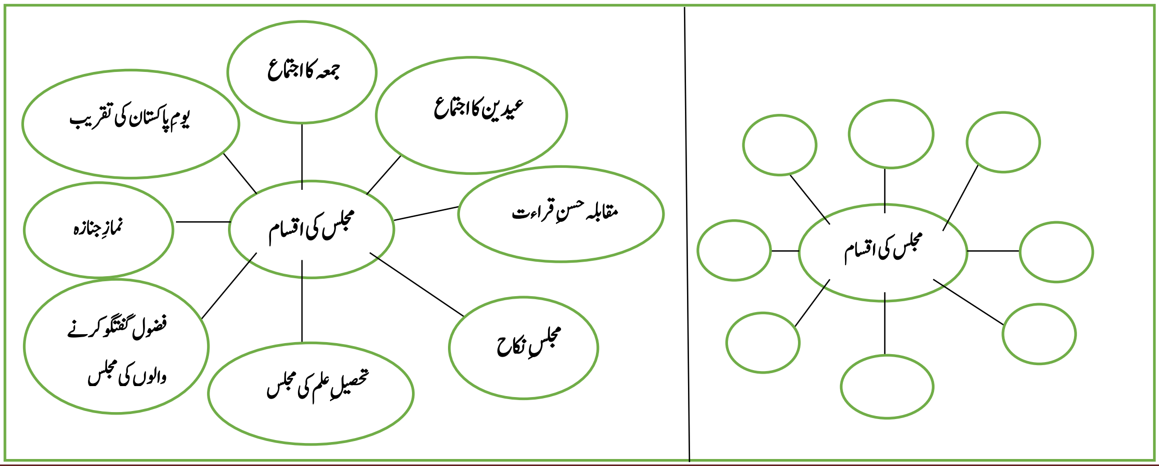

سرگرمی:(7منٹ)

آپ کا جماعت کے کمرے میں بیٹھنا اور گروپوں کی شکل میں بیٹھنا۔

سرگرمی:(8منٹ)

طلبہ کو جوڑیوں میں تقسیم کریں اور ڈایاگرام میں دکھائی گئی مجالس کے مقاصد آپس میں زیر بحث لانے کو کہیں۔ کچھ وقفے کے بعد طلبہ کو باری باری کھڑا کریں اور ان مجالس کے مقاصد پوری جماعت کو بتانے کو کہیں۔

اختتامیہ:(3منٹ)

طلبہ کو آگاہ کریں کہ ہمیشہ اچھائی اور نیکی پر آمادہ کرنے والی مجلس میں شرکت کریں۔ برائی کی طرف لے جانے والی مجالس سے اجتناب کریں۔ برائی کی مجلس میں شامل ہونے سے اکیلے بیٹھ جانا بہتر ہے اور اکیلے بیٹھنے سے اچھی مجلس میں شریک ہونا بہتر ہے۔ آپ طلبہ کو شش کریں کہ سکول کے علاوہ جہاں بھی جائیں، جس بھی مجلس میں شرکت کرنے کا ارادہ ہو، پہلے اپنے والدین سے اُس کے متعلق مشورہ کریں اور اُن کی اجازت سے وہاں جائیں۔

جانچ:(5منٹ)

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے اُن سے سوال کریں:

- مجلس کا لفظی اور اصطلاحی معنیٰ کیا ہے؟
- کیسی مجالس میں شرکت سے اجتناب کرنا چاہیے؟
- آپ نے زندگی میں کون کون سی مجالس میں شرکت کی ہے؟

گھر کا کام:(2منٹ)

کلاس میں تیار کی گئی مجالس کی سپائڈر ڈایاگرام اپنی کاپیوں پر بنا کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-24

باب چہارم: اخلاق و آداب

سادگی

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

سیرت نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی روشنی میں آدابِ مجلس جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، چارٹ پیپرز

معلومات برائے اساتذہ:

- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو کوئی اپنی جگہ سے اٹھ کر (وقتی طور پر) گیا پھر لوٹ آیا تو وہ اس (پہلے والی) جگہ پر بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے۔ (صحیح مسلم، حدیث: 2179)
- آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ دو آدمیوں کے درمیان اُن کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 4844)
- اگر مجلس میں تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر، دو آدمی ایک دُوسرے کے کان میں بات نہ کریں۔ اس سے تیسرا آدمی یہ سمجھے گا کہ شاید میرے خلاف کوئی بات کی جا رہی ہے۔
- مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے، دو لوگ آپس میں ایسی زبان میں بات نہ کریں جس کو دیگر نہیں جانتے۔
- دورانِ گفت گو مجلس میں بیٹھے تمام لوگوں کی طرف متوجہ ہوا جائے۔
- مجلس میں بیٹھ کر موبائل فون میں ایسے مشغول نہ ہوں کہ دوسرے آپ کی توجہ کے منتظر ہوں۔

عنوان کا تعارف: (3منٹ)

برین سٹارمنگ کی تکنیک استعمال کرتے ہوئے طلبہ سے سوال کریں کہ

- کسی مجلس کے کون کون سے آداب ہو سکتے ہیں؟
- مجلس میں آداب کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے؟

صحیح جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔ طلبہ کو آگاہ کریں کہ آج ہم مجلس کے آداب کے متعلق تفصیل سے پڑھیں گے۔ تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان لکھیں۔

سبق کی تدریس:(6منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ آدابِ مجلس سے مراد وہ باتیں ہیں جن پر عمل کرنا مجلس میں ضروری ہے۔ آداب کا خیال رکھنے سے مجلس میں موجود لوگ تکلیف اور پریشانی سے بچ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہوتے ہیں۔

عزیز طلبہ! دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں راہ نمائی موجود ہے۔ چناں چہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مجلس کے آداب سکھاتے ہوئے فرمایا:

اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادگی پیدا کرو تو کشادگی پیدا کر دیا کرو۔ اللہ تمھیں کشادگی عطا فرمائے گا اور جب کہا جائے اُٹھ جاؤ تو چلے جایا کرو۔ (سورۃ المجادلۃ:11)

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم مجلسِ نبوی میں نہایت ادب و احترام سے بیٹھتے اور خاموشی اور توجہ سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بات کو سنتے۔

ہمیں بھی مجالس کے آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔ مجلس کے چند اہم آداب درج ذیل ہیں:

- مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا چاہیے۔
- مجلس میں جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہیے۔
- مجلس میں اپنی باری پر گفت گو کرنی چاہیے۔
- مجلس میں دُوسروں کی بات نہیں کاٹنی چاہیے۔
- مجلس میں بڑوں کی بات غور سے سُننی چاہیے۔
- مجلس میں غیر ضروری طور پر نہیں بولنا چاہیے۔

سرگرمی:(15منٹ)

طلبہ کو متعدد گروپوں میں تقسیم کریں۔ اس کے بعد تمام گروپوں سے پوچھیں کہ ان آداب کے علاوہ مزید آداب مجلس کیا ہوسکتے ہیں۔ تمام گروپ اس بارے میں سوچیں اور پھر اُن آداب کو ایک ایک چارٹ پیپر پر خوش خط انداز میں لکھ کر دیوار پر چسپاں کریں۔ اس کے بعد تمام طلبہ سے کہا جائے کہ وہ گیلری واک کے ذریعے چارٹوں پر موجود نکات کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔

سرگرمی:(10منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں تو بسا اوقات کوئی ایسی بات یا کام ہو جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہوتا۔ ایسے کاموں کا کفارہ کے طور پر مجلس کی دعا لازمی پڑھنی چاہیے۔

مجلس برخاست کرنے کی یہ دعا اور اس کا ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ کو اپنے ساتھ ساتھ پڑھنے کا کہیں:

سُبۡحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمۡدِكَ، اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ، اَسۡتَغۡفِرُكَ وَاَتُوۡبُ اِلَيۡكَ

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

طلبہ کو جوڑیوں میں تقسیم کریں اور دُعا یاد کر کے ایک دُوسرے کو سنانے کو کہیں۔

اختتامیہ:(2منٹ)

پیارے بچو! آپ جب بھی کسی مجلس میں جائیں تو آدابِ مجلس کا خیال رکھیں۔ مجلس میں شرکت کے لیے وقت پر پہنچیں۔ مجلس میں داخل ہوتے وقت سلام کریں۔ مجلس میں جہاں جگہ ملے، بیٹھ جائیں۔ مجلس میں اپنی باری پر گفت گو کریں۔ مجلس میں کسی کی باہمی گفت گو پر کان نہ لگائیں۔ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھیں۔

جانچ:(3منٹ)

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کے لیے ان سے سوال کریں:

- قرآن مجید میں آدابِ مجلس کی تعلیم دینے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا؟
- کوئی سے دو آدابِ مجلس بتائیں۔
- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مجلس میں کیسے بیٹھتے تھے؟

گھر کا کام:(1منٹ)

بچوں کو مجلس سے اُٹھنے کی دُعا لکھ کر اور یاد کر کے آنے کا کہیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-25

بابِ چہارم: اخلاق و آداب

وقت کی پابندی

دورانیہ:60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اسلامی عبادات سے وقت کی پابندی کی اہمیت سمجھ سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

اساتذہ کو علم ہونا چاہیے کہ

- ہماری زندگی میں وقت کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔
- اس کائنات کی ہر شے اپنے اپنے مدار میں اپنے مقررہ وقت پر کام کر رہی ہے۔
- وقت کی اہمیت کو سمجھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مختلف عبادات سے متعارف کروایا ہے۔
- عبادات کو ان کے مقررہ وقت میں ادا کرنا اصل میں ہمیں وقت کی اہمیت سے آگاہ کرتا ہے۔

عنوان کا تعارف: (5منٹ)

طلبہ کو بتائیے کہ وقت کی پابندی کا مطلب ہے کسی شخص کے لیے مقررہ وقت پر کام کرنا یا کسی بھی کام کو مقررہ وقت پر مکمل کرنا۔ ایک شخص جو ہمیشہ اپنے کام کو وقت پر پورا کرتا ہے، اُسے وقت کا پابند کہا جاتا ہے۔ وقت کی پابندی انسان کی ایک خصوصیت ہے، جو اسے تمام کاموں کو وقت پر مکمل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ وقت کی پابندی بہت ضروری ہے۔ تمام افراد کو وقت کا پابند ہونا چاہیے۔

اب طلبہ سے پوچھیے کہ:

- اگر آپ وقت پر اسکول نہ آئیں تو آپ کو کن مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا؟
- وقت پر اسکول نہ آنے سے باقی سارے دن کے معاملات پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

اب طلبہ کے جوابات کو سامنے رکھتے ہوئے معلم ان کو عنوان 'وقت کی پابندی' سے متعارف کروائے گا۔

سبق کی تدریس: (8منٹ)

طلبہ کو آگاہ کریں کہ ہر کام کو اس کے وقتِ مقرر پر کرنا وقت کی پابندی کہلاتا ہے۔ کائنات کی ہر شے وقت کی پابند ہے۔ اگر یہ وقت کی پابندی نہ کریں تو انسان کے لیے اس زمین پر زندہ رہنا ناممکن ہو جائے۔ وقت کی اہمیت باور کروانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہم پر مختلف عبادات فرض کی ہیں، جن کے

اوقات کار بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے مقرر کر دیے ہیں۔ نماز وقت پر ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے:

’’ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا‘‘ (سورة النساء، آیت :۱۰۳)

ترجمہ: بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔

اسی طرح دیگر ارکان اسلام بھی مقررہ وقت پر فرض کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے روزے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سال میں ایک بار پورے تیس دن کے لیے فرض کیے گئے ہیں۔ روزے کے اوقات کار (سحر و افطار) بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کر دیے گئے ہیں۔ ان کی پیروی کرنا فرض ہے۔ اسلام کا پانچواں رُکن حج بھی مسلمانوں پر سال میں مخصوص دنوں میں ایک بار فرض کیا گیا ہے۔ ایک دفعہ ایک صحابی نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔ (سنن نسائی:۶۱۱)

سرگرمی: (08منٹ)

طلبہ کو وقت کی اہمیت سمجھانے کی غرض سے جماعت کے کمرے کے اندر اُن سے ایک سرگرمی کروائیے۔ طلبہ سے کہیے کہ اپنے اپنے بستے کو کھولیں اور دیکھیں کہ آپ اپنی چیزیں بستے میں کس طرح رکھتے ہیں۔ جماعت میں کچھ طلبہ ایسے ہوں گے جنھوں نے اپنی تمام چیزیں ترتیب سے رکھی ہوں گی، کچھ طلبہ آپ کو ایسے ملیں گے جنھوں نے اپنی چیزیں بغیر کسی ترتیب کے رکھی ہوں گی۔ طلبہ کو بتائیں کہ اگر آپ نے اپنی چیزیں ترتیب سے رکھی ہوں گی تو آپ کو کوئی بھی چیز ڈھونڈنے میں دِقت نہیں ہو گی اور آپ اپنے کام بغیر کسی دیر کے سرانجام دے سکتے ہیں۔ سب طلبہ کو اپنی چیزیں ترتیب سے رکھنے کے لیے کچھ وقت دیں اور انھیں بتائیں کہ اس کا اُن کے روزمرہ معاملات پر کتنا مثبت اثر پڑے گا۔

نوٹ: طلبہ کو بتائیں کہ اپنے کاموں / چیزوں کو ترتیب دینے سے کیسے روزمرہ کے معاملات کو نمٹانا آسان ہو جاتا ہے۔ اس سے ہم کم وقت میں اپنے کام پایۂ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔

سرگرمی: (8منٹ)

طلبہ کو چار چار کے گروہ میں تقسیم کریں اور طلبہ سے کہیں کہ وقت کی پابندی کو سامنے رکھتے ہوئے اس کے چار فائدے لکھیں۔ اسی طرح وقت کی قدر نہ کرنے کے چار نقصانات لکھیں۔ طلبہ کو دو سے تین منٹ کا وقت دیجیے۔ اس کے بعد خود تختۂ تحریر کے پاس کھڑے ہو کر ایک طرف سے بچوں سے ان کی نوٹ بک پر لکھے گئے وقت کی پابندی کے فوائد اور وقت کی قدر نہ کرنے کے نقصانات پوچھنا شروع کیجیے۔ بچوں کے بتائے گئے فوائد اور نقصانات کو مناسب الفاظ میں تختۂ تحریر پر لکھتے جائیں۔ یوں طلبہ کی بھرپور شرکت کے ذریعے سے اُن کو وقت کی پابندی کے فوائد اور پابندی نہ کرنے کے نقصانات سے آگاہ کیجیے۔

اختتامیہ: (4منٹ)

آخر میں بچوں کو وقت کی اہمیت سے مختصر انداز میں آگاہ کریں کہ وقت کی پابندی ہمیں کس طرح روزمرہ کے معاملات میں کامیاب ہونے میں مدد دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے ہمارے دینی معاملات کو بھی مقررہ وقت میں ادا کرنے کی تلقین کی ہے۔

جانچ: (5منٹ)

اب بچوں کے ادراک کا جائزہ لینے کے لیے درج ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

1. وقت کی پابندی سے کیا مراد ہے؟
2. اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟
3. کائنات کی چیزیں وقت کی پابندی کیسے کر رہی ہیں؟
4. وقت کی پابندی کے متعلق دین اسلام کی کیا تعلیمات ہیں ؟
5. روزے کس مہینے میں فرض کیے گئے ہیں؟
6. حج کن ایام میں ادا کیا جاتا ہے؟

تفویض کار:(2منٹ)

بچوں کو تفویض کریں کہ وہ وقت کی پابندی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے پورے دن کا ایک جدول تیار کر کے لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-26

باب چہارم: اخلاق و آداب

وقت کی پابندی

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اپنی جماعت اور زِندگی کے دیگر معاملات میں نظام الاوقات پر عمل کر سکیں۔ عملی زندگی میں وقت کی پابندی کے فائدے جان کر اُن پر عمل کر سکیں۔

مواد:

معلومات برائے اساتذہ:

- وقت ایسی دولت ہے جو ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو واپس نہیں آ سکتی۔
- دن میں 24 اور ہفتے میں 168 گھنٹے ہوتے ہیں۔ گھنٹوں کی یہ تعداد کبھی تبدیل نہیں ہو سکتی۔ آپ بس یہ کر سکتے ہیں کہ اس وقت کو زیادہ موثر اور دانش مندی سے استعمال کریں۔
- درحقیقت تاخیر کرنا عدم احترام کی علامت سمجھا جاتا ہے اور کیریئر پر منفی انداز سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دیگر افراد سے تعلقات بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔

عنوان کا تعارف: (5 منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ جو لوگ وقت کے پابند ہوتے ہیں، وہ گھڑی کے ساتھ ساتھ لاشعوری طور پر ذہن میں بھی ایک الارم سیٹ کر لیتے ہیں۔ سائنسی طور پر ہمارے دماغ جسمانی گھڑی پر نظر رکھتے ہیں تاکہ روزمرہ کے معمولات کو ادا کیا جا سکے۔ بروقت پہنچنے کی عادت سے لوگوں کا ذہن طے شدہ شیڈول کے مطابق کام کرتا ہے اور جسم بھی اُس کے مطابق ڈھل جاتا ہے۔ ایسے افراد اپنے ملبوسات پہننے کا تعین پہلے سے کر لیتے ہیں تاکہ صبح اٹھنے کے بعد مشکل یا الجھن کا شکار نہ ہوں، وہ کپڑوں پر وقت ضائع کرنے کی بجائے دیگر معاملات پر توجہ مرکوز کرتے ہیں جیسے ناشتا کرنا وغیرہ۔

کسی بھی جگہ بروقت یا وقت سے پہلے پہنچتے ہیں کیوں کہ وہ وقت کا خیال رکھ کر چلتے ہیں، اگر کسی جگہ کا راستہ تیس منٹ میں طے ہوتا ہے تو وہ گھر سے چالیس یا پینتالیس منٹ پہلے نکلتے ہیں تاکہ غیر متوقع تاخیر سے بچا جا سکے۔ ایسے لوگ اپنی زندگی میں بہت سی کامیابیاں سمیٹتے ہیں۔

اب طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم وقت کی پابندی کو عملی طور پر اپنی زندگی میں شامل کرنے کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (8 منٹ)

معلم طلبہ سے اپنی درسی کتاب میں سے سبق "وقت کی پابندی" کھولنے کے لیے کہے گا۔ معلم طلبہ کو کل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت (وقت کی حفاظت رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ-----------

تا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پروگرام کے مطابق امتحان کی تیاری کرتا ہے۔)باری باری پڑھنے کے لیے کہے گا۔ تمام طلبہ توجہ سے عبارت سنیں گے اور معلم ان کو اہم نکات نوٹ کروا کر مشکل الفاظ کے معنی نوٹ کروائے گا۔

سرگرمی:(16منٹ)

تین تین طلبہ پر مشتمل گروپ بنائیں۔ ہر گروپ کو ہدایت دیں کہ ایک صفحہ لیں جس پر وقت کی پابندی کے دو دو فائدے لکھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر گروپ وقت ضائع کرنے والے ایک کام کی نشان دہی کرے گا۔ وہ یہ بھی بتائے گا کہ اس پر کس طرح قابو پایا جا سکتا ہے۔ طلبہ کو پانچ منٹ کا وقت دیں۔ اب ہر گروپ میں سے ایک نمایندے کو بلائیں جو لکھے گئے کام کو جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔ طلبہ کے بیان کیے گئے نکات پر بحث بھی کرتے جائیں۔

اختتامیہ:(4منٹ)

آخر میں معلم طلبہ کو وقت کی پابندی، اس کی اہمیت اور اس کے ہماری روزمرہ زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کا خلاصہ بیان کرے گا۔ جو لوگ وقت کے پابند ہوتے ہیں، وہ چیزوں کو صحیح اور منظم انداز میں کرتے ہیں۔ اس کا اُن کی شخصیت پر ایک مُثبت اثر مرتب ہوتا ہے۔ ہمارا دین بھی ہمیں عبادات کو وقت پر ادا کرنے کے ذریعے سے وقت کی پابندی سکھاتا ہے۔

جانچ:(5منٹ)

اب بچوں کے ادراک کا جائزہ لینے کے لیے درجِ ذیل سوالات پوچھے جا سکتے ہیں:

1. کائنات کی ہر چیز کس کی پابندی کرتی ہے؟
2. وقت کی پابندی کیوں ضروری ہے؟
3. وقت کی پابندی کرنے سے ہماری روزمرہ زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
4. وقت کی پابندی کی اہمیت کے بارے میں ایک حدیث بیان کریں۔
5. وقت پر پہنچنے سے ہماری روزمرہ زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

تفویض کار:(2منٹ)

وقت کی پابندی پر دو صفحات پر مشتمل مضمون لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 | سبق نمبر-27

باب چہارم: اخلاق و آداب

حسنِ معاشرت و معاملات

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی ثمرات سے آگاہ ہو کر دیانت داری کے اُصولوں پر عمل پیرا ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- دیانت داری کا وصف کسی معاشرے کی زندگی کا ضامن ہے۔
- دیانت دار اِنسان وہ ہوتا ہے جو جھوٹ اور فریب سے پاک ہو اَور اپنے اُوپر عائد ذمہ داریوں کو پوری صلاحیت استعمال کر کے ویسے ہی نبھائے جیسے اُسے نبھائے جانے کا تقاضا ہو۔ اس سے بچنے کے لیے لوگ جھوٹ اور فریب کا سہارا لیتے ہیں۔ اس پیمانے پر اگر جانچا جائے تو ہم میں سے بیشتر لوگ دیانت داری کے وصف سے کُلّی یا جُزوی طور پر خالی ہیں۔
- صرف اخلاقی بنیادوں پر اپنی ذمے داریاں پوری طرح نبھانے والے لوگ ہمارے معاشرے میں کم ہی ملتے ہیں۔ دیانت داری کا متضاد کرپشن یا بد دیانتی ہے۔ اِس میں لوگ مالی منفعت کے لیے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرتے یا اسے رشوت، کمیشن اور بد عنوانی سے مشروط کر دیتے ہیں۔
- ہمارے معاشرے میں ہر وہ شعبہ جہاں کوئی براہِ راست نگرانی نہ کرے یا پھر کسی کی پکڑ کا خوف نہ ہو، وہاں دیانت داری عنقا ہو چکی ہے۔ یہاں عام لوگ شاید کرپٹ نہ ہوں مگر باتیں بنا کر، جھوٹ بول کر اور فریب دے کر اپنی ذمہ داری سے بھاگنے کا کام ایک مزدور سے لے کر تاجر تک سبھی کرتے ہیں۔ یہ وہ دیمک ہے جو ہمارے معاشرے کو تیزی سے کھائے چلے جا رہی ہے۔
- اگر ہمیں اپنے معاشرے کو تباہی سے بچانا ہے تو دیانت داری کے وصف کو پوری طرح اپنانا ہو گا، ورنہ دیمک زدہ لکڑی چاہے باہر سے کیسی ہی مضبوط لگے، آخر کار کھوکھلی ہو کر گر جاتی ہے۔

عنوان کا تعارف: (5منٹ)

طلبہ سے سوال کریں:

- کیا آپ نے کبھی پرچہ / امتحان کرتے وقت نقل کی ہے؟
- اگر کی ہے تو اس کا آپ کو کیا فائدہ ہوا اَور کیا نقصان؟

طلبہ کے جوابات لینے کے بعد انھیں بتائیں کہ بہ ظاہر تو آپ اِس سے فائدہ اُٹھا رہے ہوتے ہیں، مگر اصل میں یہ آپ کا نقصان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب آپ نقل کر رہے ہوتے ہیں تو یہ عمل آپ کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو بھی کم کر رہا ہوتا ہے اور آپ گناہ کے مرتکب بھی ہو رہے ہوتے

ہیں۔

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم سبق 'دیانت داری' کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس:(8منٹ)

دیانت داری: اس کا مطلب ہے کہ ہر کام ایمان داری اور نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے۔ امانت کی حفاظت کرنا، دیا گیا کام پوری ذمہ داری سے کرنا، کسی کے راز کی حفاظت کرنا، سب دیانت داری میں شامل ہے۔

بددیانتی: دیانت داری کا متضاد بددیانتی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرتا ہو، کام چور ہو، دھوکے اور فریب سے کام لیتا ہو، اُسے بددیانت کہتے ہیں۔

طلبہ کو درسی کتاب کھولنے کا کہیں۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت (دیانت داری کی اہمیت (صفحہ نمبر ٦٩)۔۔۔ تا۔۔۔۔۔۔ معاشرتی اور معاشی اثرات (صفحہ نمبر ٧٠) تک پڑھائی کروائیں۔ طلبہ باری باری عبارت کی پڑھائی کرتے ہوئے سبق کی تکمیل کریں گے۔

سرگرمی:(8منٹ)

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ اب اُن سے دیانت داری اور بددیانتی کے درمیان فرق بیان کرنے کو کہیں۔ پہلا گروپ دیانت داری کے دس پہلو جماعت کے سامنے پیش کرے جب کہ دُوسرا گروپ بددیانتی کے دس پہلو جماعت کے سامنے پیش کرے۔ (یہ پہلو نصابی کتاب میں بیان کردہ پہلوؤں کے علاوہ ہوں)۔ آخر پر معلم / معلمہ ان سب نکات کو جامع انداز میں طلبہ کے سامنے پیش کریں۔

سرگرمی:(8منٹ)

طلبہ کو تین تین کے گروپوں میں تقسیم کریں۔ ان سے اپنے ماضی میں کیے گئے کاموں کی ایک فہرست بنانے کو کہیں۔ طلبہ سے کہیں کہ اپنے کاموں پر غور کریں کہ ماضی میں انھوں نے کتنے کام دیانت داری اور کتنے کام بددیانتی سے سرانجام دیے۔

نوٹ: آخر میں سوال کریں کہ اس سرگرمی کو کرتے وقت انھوں نے کتنی دیانت داری دکھائی۔

اختتامیہ:(4منٹ)

سارے سبق کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے بتائیں کہ کس طرح دیانت داری ہماری زندگی کے تمام پہلوؤں میں ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ ایک دیانت دار معاشرہ ہی ایک مضبوط سلطنت کی بنیاد ہے۔ دیانت داری ایسی صفت ہے جس کی بنا پر ہم اللہ کے محبوب بندے بن سکتے ہیں۔

جانچ:(5منٹ)

اب بچوں کے ادراک کا جائزہ لینے کے لیے درج ذیل سوالات پوچھے جاسکتے ہیں:

1. دیانت داری کا کیا مطلب ہے؟
2. امانت میں خیانت کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟
3. قرآنِ مجید میں دیانت داری کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔
4. دیانت داری کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
5. بدیانتی کے معاشرے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

تفویض کار:(2منٹ)

تفویض کریں کہ درسی کتاب سے سبق کا متعلقہ حصہ پڑھ کر اس میں سے دیانت داری کے معاشرتی اور معاشی زندگی پر ہونے والے اثرات کی ایک فہرست بنا کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4　　　　سبق نمبر-28

بابِ پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

خدمتِ خلق

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

خدمت خلق کی ضرورت و اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- خدمتِ خلق ایک جامع لفظ ہے، یہ لفظ ایک وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ خدمتِ خلق کے معنی مخلوق کے کام آنا ہے، لیکن اسلام میں اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے لیے بلا کسی اُجرت اور صلے کے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کام آنا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین سے خدمت خلق کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔
    - ❖ تم زمین والوں پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ (مسند ابی داؤد)
    - ❖ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو اِنسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ (صحیح بخاری)
    - ❖ جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ (اس) بندے کی مدد میں ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی:۱۴۲۶)
    - ❖ جس نے مومن سے دُنیوی تکالیف میں سے کوئی تکلیف دُور کی، اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے دن کی تکالیف سے کوئی تکلیف دُور کرے گا۔" (صحیح مسلم:۶۵۷۸)
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی احادیث سے خدمتِ خلق کی اہمیت اُجاگر ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ دینِ اسلام میں خدمتِ خلق کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ دینِ اسلام خدمتِ خلق کے دائرہ کار کو کسی ایک فرد، چند لوگوں یا گروہوں تک محدود نہیں رکھتا، بلکہ دینِ اسلام کی تعلیم کے مطابق غریب ہو، امیر ہو یا بادشاہِ وقت، ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق خدمتِ خلق کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے۔
- رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پوری زندگی خدمتِ خلق کی بہت سی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ سیرتِ طیبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ بعثت سے قبل بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خدمتِ خلق میں مشہور تھے۔ لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ مسکینوں کی دادرسی؛ مفلوک الحال افراد پر رحم وکرم؛ محتاجوں، بے کسوں اور کم زوروں کی مدد آپ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نمایاں اوصاف تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے حلف الفضول میں شرکت، فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان اور اِسی طرح کے مزید واقعات اس کی روشن مثالیں ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بھی خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار تھے۔

- صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نیکیوں کے اس قدر حریص تھے کہ ہمیشہ ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی فکر میں رہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن میں مدینے کے مضافات میں ایک جھونپڑی کے قریب پہنچا تو اُس میں ایک تنہا بڑھیا بستر پر پڑی نظر آئی۔ جھونپڑی صاف ستھری تھی۔ ہر چیز قرینے سے رکھی ہوئی تھی۔ میں نے بڑھیا سے پوچھا: اماں! آپ کے یہ کام کون کرتا ہے؟ اُس نے جواب دِیا: ایک شخص فجر سے بھی پہلے آتا ہے اور یہ سارے کام کر کے چلا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تجسس ہوا کہ وہ کون شخص ہے۔ دوسرے دن صبح آئے تو وہ کام کر کے چلا گیا تھا۔ پھر آئے تو دیکھا وہ شخص گھر کی صفائی کر رہا تھا۔ یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی گھرانوں کی کفالت کرتے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کئی گھروں کی بکریوں کا دودھ بھی دھوتے تھے۔

عنوان کا تعارف: (۵ منٹ)

تختۂ تحریر پر درج ذیل شعر لکھیں:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دُوسروں کے

طلبہ سے سوال کریں کہ اس شعر سے اُن کی سمجھ میں کیا بات آئی ہے۔

طلبہ کے جوابات غور سے سنیں اور آخر میں بتائیں کہ اس شعر میں بتایا گیا ہے کہ ہمیں ایک دُوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔ ایک دُوسرے کے کام آنا چاہیے۔ دینِ اسلام ہمیں خدمت خلق کی تعلیم دیتا ہے۔

آج ہم خدمت خلق کی ضرورت و اہمیت کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (۵ منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ کیا وہ جانتے ہیں کہ

- خدمتِ خلق کا مفہوم کیا ہے؟
- ہم خدمتِ خلق کیسے کر سکتے ہیں؟

سرگرمی۔ کتاب سے پڑھائی: (۵ منٹ)

کتاب کے صفحہ نمبر ۳۷ سے سبق کا عنوان پڑھیں۔ طلبہ سے کہیں کہ صفحہ نمبر ۳۷ پر دیا ہوا متن درست تلفظ سے باآواز بلند پڑھیں۔ مشکل الفاظ خط کشید کروائیں اور معنی بتائیں۔ سبق میں خدمتِ خلق کے متعلق دی ہوئی آیت اور حدیث کی ضاحت کریں۔

سرگرمی: (۵ منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ کیا

✓ کبھی انھوں نے کسی کی مدد کی ہے؟

✓ ذرا سوچ کر بتائیں کہ آپ نے آج کن کن طریقوں سے دُوسروں کی مدد کی؟
✓ آپ نے کسی ضرورت مند کی مدد کی تو آپ نے کیسا محسوس کیا؟ مثلاً:

۱۔ مدد کرنے پر افسوس ہوا۔
۲۔ آپ نے دل میں خوشی محسوس کی۔
۳۔ اپنے کام پر فخر محسوس ہوا۔
۴۔ رقم کی صورت میں دُوسروں کی مدد کرنے پر اپنی رقم کے کم ہونے کا افسوس ہوا۔

سرگرمی: خدمتِ خلق کی ضرورت واہمیت (۸ منٹ)

جماعت میں موجود طلبہ کو تین تین کے گروپ میں تقسیم کریں اور کہیں کہ اپنی کاپی پر خدمتِ خلق کی ضرورت واہمیت سے متعلق تین تین نکات تحریر کریں۔ ہر گروپ کا لیڈر جماعت کے کمرے میں اپنے کام کو پیش کرے۔

سرگرمی:

سبق میں دی ہوئی آیتِ مبارکہ کی روشنی میں طلبہ سے سوال کریں کہ انصاف، احسان کرنے اور رِشتے داروں کو دینے کے بارے میں خدمت خلق کی ضرورت واہمیت بیان کریں اور مختلف صورتیں بھی واضح کریں۔ اِس سرگرمی کے لیے جماعت کے کمرے میں موجود طلبہ کی تعداد کے مطابق چار چار کے گروپ بنائیں۔ تختۂ تحریر پر درج ذیل نکات لکھیں۔

رشتہ داروں کی مدد کرنا | احسان کرنا | انصاف کرنا

ہر گروپ کا لیڈر جماعت کے کمرے کے سامنے اپنے گروپ کا کام پیش کرے۔ اساتذۂ کرام ان نکات کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے خدمتِ خلق کی ضرورت واہمیت سے آگاہ کریں۔

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک مسلمان کو دُوسرے مسلمان کا بھائی قرار دیا ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بھی فرمایا کہ تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کے اسی طرح کام آنا چاہیے، جس طرح وہ اپنے بھائی کے کام آتا ہے۔

سرگرمی -- کتاب پر مشق: (۵ منٹ)

درج بالا تصورات کی پختگی کے بعد:

کتاب کے صفحہ نمبر ۷۶ سے سوال نمبر ۳ کے جز (ب) کا جواب کاپی پر لکھوائیں۔

اختتامیہ:(۲منٹ)

پڑھائے گئے تصورات مختصراً دُہرائیں۔

جانچ:(۳منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ

- خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟
- خدمتِ خلق کے بارے میں ایک آیت اور حدیثِ مبارکہ کا ترجمہ سنائیں۔

تفویض کار:(۲منٹ)

جماعت میں کیا گیا کام دُہرائیں۔ صفحہ نمبر ۷۶ سے سوال نمبر ۴ کے جز (الف) کا جواب کاپی پر لکھیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-29

بابِ پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

خدمتِ خلق

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

دورِ حاضر کے مسائل کا ادراک کرتے ہوئے خدمتِ خلق کے لیے خود کو تیار کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- ہم مسلمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی شکل میں ہمیں ایک مکمل ضابطۂ حیات عطا کیا ہے۔
- دینِ اسلام کی رُوح اور ایمان کا تقاضا ہے کہ انسان دُوسروں کو نفع پہنچائے اور دوسروں کیے لیے آسانیاں پیدا کرے۔
- ایک اچھے مسلمان کی خوبی ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے جو دُوسرے انسانوں کے لیے فائدہ مند ہوں۔ اس طرح نہ صرف وہ لوگوں کی نظر میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، بلکہ اُس کا یہ کام اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی درجات کی بلندی کا باعث بنتا ہے۔
- شفقت و محبت، رحم و کرم، خوش اخلاقی، غم خواری و غم گساری، خیر اور بھلائی، ہم دردی، عفو و درگزر، حسنِ سلوک، اِمداد و اِعانت، یہ سب خدمتِ خلق ہی کی مختلف صورتیں اور طریقے ہیں۔ یہ وہ عظیم صفات ہیں جن کی بدولت مسلمان دُنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اور سرخرو ہو سکتا ہے۔
- خدمتِ خلق کے بارے میں ایک حدیث میں بھوکے، پیاسے اور بیمار کا ذکر آیا ہے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تھا تو تُو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا: میرے اللہ! تُو تو رب العالمین ہے، میں کیسے تیری عیادت کرتا؟ اللہ فرمائے گا: میرا افلاں بندہ بیمار تھا تو تُو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تُو اس کی مزاج پرسی کرتا تو مجھے اُس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے کھانے کو دیا تھا لیکن میں بھوکا تھا، تُو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا: پرور دگار! تُو تو رب العالمین ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ فرمائے گا: میرا افلاں بندہ بھوکا تھا، تُو نے اس کو کھانا نہیں کھلایا۔ اگر تُو اُسے کھانا کھلاتا تو مجھے اُس کے پاس ہی پاتا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھے پانی دیا، لیکن میں پیاسا تھا، تُو نے مجھے پانی نہیں پلایا۔ بندہ کہے گا: تُو رب العالمین ہے، میں کیسے تجھے پانی پلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرا افلاں بندہ پیاسا تھا، اگر تُو اُسے پانی پلاتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ ایک اور حدیث میں ہے: "مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اُس کے کنبے کے لیے زیادہ مفید ہو۔"

عنوان کا تعارف: (۲منٹ)

طلبہ کو بتائیں کہ دینِ اسلام میں خدمتِ خلق کی بڑی اہمیت و فضیلت ہے۔ آج ہم خدمتِ خلق کے طریقے جانیں گے اور یہ دیکھیں گے کہ معاشرے

کے کن طبقات کو ہماری مدد کی ضرورت ہے۔

سبق کی تدریس:(۵منٹ)

طلبہ کی سابقہ واقفیت اور موضوع سے متعلقہ جانچ کے لیے درجِ ذیل سوالات کریں:

- خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟
- خدمتِ خلق میں کون کون سے کام شامل ہیں؟
- روز مرہ کی زندگی میں خدمتِ خلق کی کون کون سی صورتیں ہو سکتی ہیں؟

طلبہ کو خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کے بارے میں بتائیں۔

سرگرمی۔کتاب سے پڑھائی:(۵منٹ)

کتاب کے صفحہ نمبر ۷۳ اور ۷۴ سے سبق پڑھائیں۔مشکل الفاظ خط کشید کروائیں اور معنی کی وضاحت کریں۔

سرگرمی:دورِ حاضر کے مسائل اور خدمت خلق (۷منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ کیا وہ جانتے ہیں کہ:

- موجودہ دور میں ہم خدمتِ خلق کیسے کر سکتے ہیں؟
- خدمتِ خلق کے حوالے سے موجودہ دَور کے مسائل کیا کیا ہیں؟

Jigsaw activity کو استعمال کرتے ہوئے ایک سرگرمی کروائیں۔جماعت کے کمرے میں طلبہ کی تعداد کے مطابق چار گروپ بنائیں۔

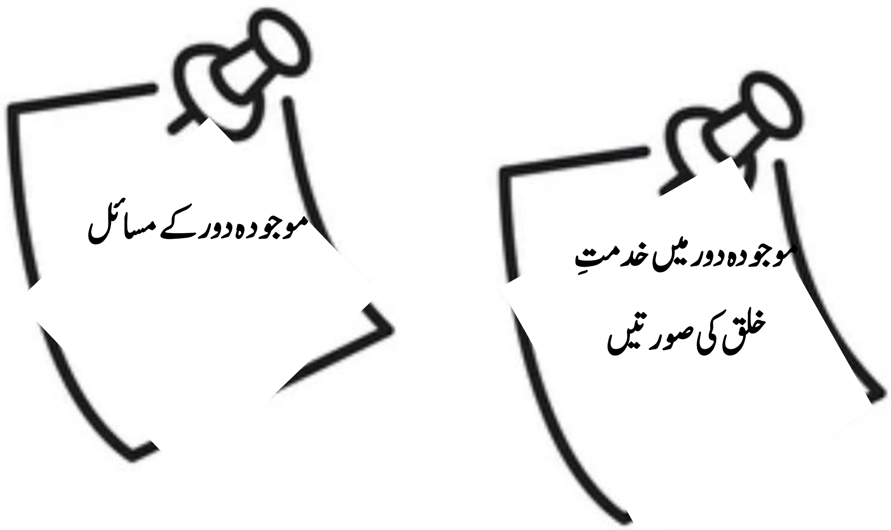

دو گروپوں کو "موجودہ دَور میں خدمتِ خلق کی صورتیں" کا موضوع دیں اور باقی دو گروپوں کو دُوسرا موضوع دیں "موجودہ دور کے مسائل"۔ ہر گروپ کا ایک لیڈر مقرر کریں۔ ہر گروپ اپنے کام سے دُوسرے گروپ کو آگاہ کرے گا۔ اس طرح چاروں گروپوں کو ایک دوسرے کے کام سے

آگاہی ہو جائے گی۔

سرگرمی: موجودہ دور کے مسائل (۷ منٹ)

اس سرگرمی کو سپائیڈر ڈایاگرام کی صورت میں بھی حل کروایا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اس سے پہلے کی جانے والی سرگرمی میں جو نکات پیش کیے گئے، اساتذہ کرام اُن نکات کو سپائیڈر ڈایاگرام کی صورت میں تختۂ تحریر پر لکھ سکتے ہیں:

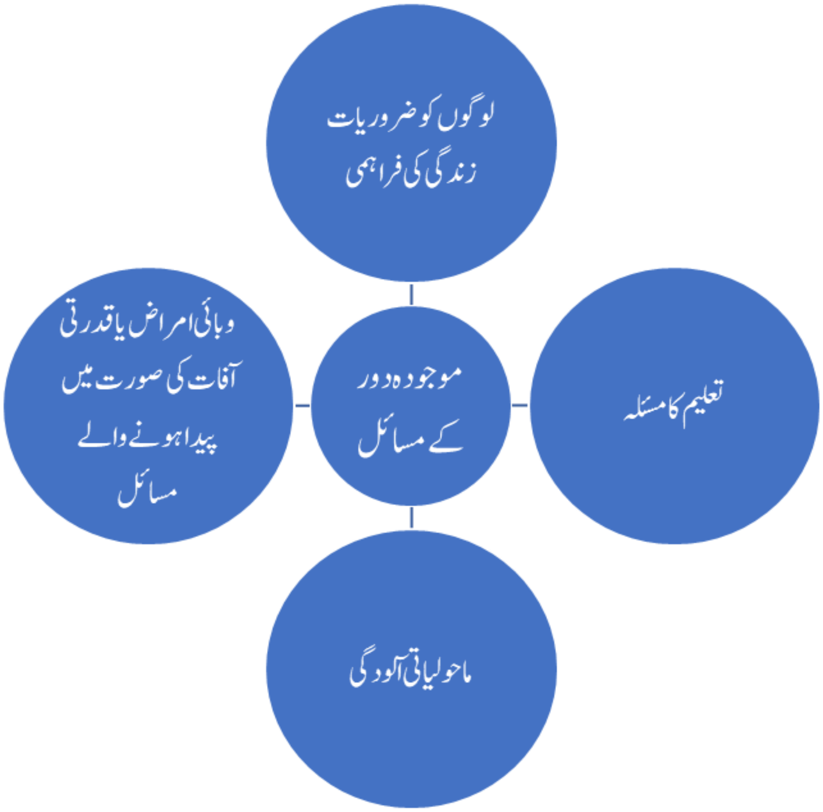

(اس سرگرمی کی مزید وضاحت کے لیے تختۂ تحریر پر مزید نکات تحریر کریں)

سرگرمی: موجودہ دور کے مسائل اور خدمت خلق: (۷ منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ اوپر والی سرگرمی میں جن مسائل کی نشان دہی کی گئی ہے، ان مسائل کے حل کے لیے خدمتِ خلق کیسے کی جاسکتی ہے۔ طلبہ سے جوابات لیں اور خدمتِ خلق کے مختلف طریقے بتائیں۔ مثال کے طور پر:

ماحولیاتی آلودگی: اس کے حل کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت اُگائیں۔ ایسی چیزیں استعمال کی جائیں جو ماحول دوست ہوں۔

تعلیم کا مسئلہ: اپنی جماعت یا محلے میں کسی ایسے بچے کی مدد کریں، جس کو پڑھائی میں مشکل کا سامنا ہو۔ اس کے علاوہ وہ بچے جو آمدنی کم ہونے کی وجہ سے اسکول نہیں جاسکتے یا اسکول کی چیزیں خرید نہیں سکتے، جیب خرچ سے پیسے بچا کر اُن کی مدد کریں۔

(اسی طرح باقی مسائل کی نشان دہی کرتے ہوئے اُن کے حل سے آگاہ کریں۔)

سرگرمی: (اضافی سرگرمی)

درجِ ذیل لوگوں کے ساتھ ہم "خدمتِ خلق" کے جذبے کے تحت بھلائی کیسے کر سکتے ہیں؟ طلبہ سے کہیں کہ چند نکات کاپی پر لکھیں۔

بیوہ	یتیم	مسکین	محتاج
جانور یا پرندہ	بیمار	معذور	مصیبت زدہ

سرگرمی: خدمتِ خلق کے طریقے (اضافی سرگرمی)

بچوں سے سوال کریں کہ خدمتِ خلق کی صورتوں کے بارے میں وہ کیا جانتے ہیں؟ خدمت خلق کسی ایک صورت میں محدود نہیں ہے، بلکہ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً

اچھے طریقے سے بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	بیمار کا علاج کروانا	بھوکے پیاسے کو کھانا کھلانا اور پانی پلانا
درخت اور پودا لگانا	مسافر کی مدد کرنا / بھولے بھٹکے کو راستہ بتانا	حاجت مند کی مدد کرنا
مظلوم کو اس کا حق دلانا	غریبوں کو لباس فراہم کرنا	غریب کی مادی و معاشی مدد کرنا
تعلیم دینا	جانوروں پر رحم کرنا	زخمی جانور یا پرندے کی مدد کرنا

مذکورہ نکات کے فلیش کارڈ بنا لیں یا پرچیوں کی صورت میں لکھ لیں۔ طلبہ سے کہیں کہ ایک فلیش کارڈ دیکھتے جائیں اور اس پر لکھے ہوئے نکتے کی وضاحت کریں۔ پرچیوں کی صورت میں اس سرگرمی کو کرنے کے لیے مُندرجہ بالا نکات کو پرچیوں پر لکھ لیں اور ایک ڈبے میں ڈال لیں۔ جماعت کے کمرے میں طلبہ کو باری باری بلائیں اور ایک ایک پرچی اٹھا کر اُس پر لکھے ہوئے نکتے کی وضاحت کرنے کو کہیں۔)

اختتامیہ: (۳منٹ)

پڑھائے گئے تصورات مختصراً دُہرائیں۔

جانچ:(۲منٹ)

طلبہ سے سوال کریں کہ

- خدمتِ خلق سے کیا مراد ہے؟
- خدمتِ خلق کی مختلف صورتوں کی نشان دہی کریں۔

تفویض کار:(۲منٹ)

جماعت میں کیا گیا کام دُہرائیں۔ورک شیٹ حل کریں۔

ورک شیٹ

نام:-------------------------------------- تاریخ:--------------------------

درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

الف۔دوسروں کی مدد کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ تین جملے لکھیں۔

ب۔آپ کو دُوسروں کی مدد کی ضرورت ہے۔مگر کوئی شخص آپ کی مدد نہیں کر رہا۔اس موقع پر آپ کے احساسات کیا ہوں گے؟

ج۔درج ذیل صورتِ حال میں آپ کس طرح دُوسروں کے کام آئیں گے؟

آپ کی امی بیمار ہیں،گھر کے کام وہ اکیلی کرتی ہیں۔	
اسکول جاتے وقت آپ نے ایک نابینا آدمی دیکھا،جس کو سڑک پار کرنی ہے۔	
آپ دُکان پر سودا سلف لینے گئے۔ایک بزرگ آدمی چیزیں خریدنے کے لیے پہلے سے موجود تھا۔	

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-30

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

وطن کی محبّت (ذمہ دار شہری)

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

وطن کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں اور وطن کی قدر کرنا سیکھ سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- وطن سے محبت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔
- جب ہمارے پیارے رسول صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے مکہ مکرمہ کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"اے مکہ! تو کتنا پیارا شہر ہے، تو مجھے کس قدر محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے تجھ سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کسی دُوسرے مقام پر سکونت اختیار نہ کرتا۔" (سنن ترمذی: 3926)

عنوان کا تعارف: (07) منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں:

طلبہ سے پوچھیں:

کیا آپ میں سے کسی کو کوئی ملی نغمہ آتا ہے؟ مثلاً: سوہنی دھرتی اللہ رکھے قدم قدم آباد تجھے۔ یا وطن کی مٹی گواہ رہنا۔

طلبہ کو اس نغمے کے کچھ بول ترنم کے ساتھ سنانے کو کہیں۔

طلبہ سے پوچھیے: اس نغمے میں شاعر نے اپنے وطن سے محبت کا اظہار کیسے کیا ہے؟

جواب سننے کے بعد طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم "وطن سے محبت" کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (08) منٹ

درسی کتاب کے صفحہ نمبر ۶۱ پر دی گئی عبارت کی تدریس کروائیں۔

انسان کے رہنے اور قیام کرنے کی جگہ کو اُس کا وطن کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تیرے سوا کہیں اور سکونت اختیار نہ کرتا۔

سرگرمی:(05)منٹ

بچوں سے اُن کی جائے پیدائش کے بارے میں پانچ جملے لکھوائیں۔وہ بتائیں کہ انھیں اپنا گاؤں یا شہر کس وجہ سے پسند ہے۔

سرگرمی:(05)منٹ

اپنے وطن کا جھنڈا بنا کر اُس میں رنگ بھریں۔اس کے علاوہ ایک خوب صورت منظر کی ڈرائنگ کریں جس میں پہاڑ، دریا اور درخت ہوں۔

اختتامیہ :(02)منٹ

طلبہ کے سامنے وطن کی اہمیت اِس انداز میں بیان کیجیے کہ وہ دِل سے اس بات کا تہیہ کر لیں کہ ہم اپنی جان سے بھی بڑھ کر وطن سے محبت کریں گے اور ضرورت پڑنے پر اِس کی خاطر کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

جانچ:(03)منٹ

جانچ کے لیے طلبہ سے چند سوالات کیجیے:

1۔ وطن سے محبت سے کیا مراد ہے؟

2۔ کیا پرندوں کو بھی اپنے وطن سے محبت ہوتی ہے؟

3۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اپنے شہر سے محبت کے بارے میں ایک حدیث مبارک بیان کریں۔

سرگرمی---کتاب پر مشق:(10)منٹ

درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی (نصف) کروائی جائے۔

تفویض کار:

ہم اپنے وطن سے محبت کا حق کیسے ادا کر سکتے ہیں؟ پانچ جملوں میں لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 | سبق نمبر-31

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

وطن کی محبّت (ذمہ دار شہری)

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

روزمرہ زندگی میں جذبہ ٔحب الوطنی کے ساتھ ایک ذمہ دار شہری کی خصوصیات اپنا سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- ہر انسان کے کچھ حقوق و فرائض ہوتے ہیں۔
- مذہبی آزادی ہمارا حق ہے
- گھر، تعلیم اور صحت کی سہولیات فراہم کرنا ہمارے وطن کی ذِمہ داری ہے اور قومی وسائل کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔

عنوان کا تعارف: (05) منٹ

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم جذبہ ٔحب الوطنی کے ساتھ ذِمہ دار شہری کی خصوصیات پڑھیں گے۔

سرگرمی:

وطن کی اہمیت کے بارے میں طلبہ کی رائے لیں اور ہر ایک کی رائے کو نکات کی صورت میں (Spider Diagram) میں لکھیں۔

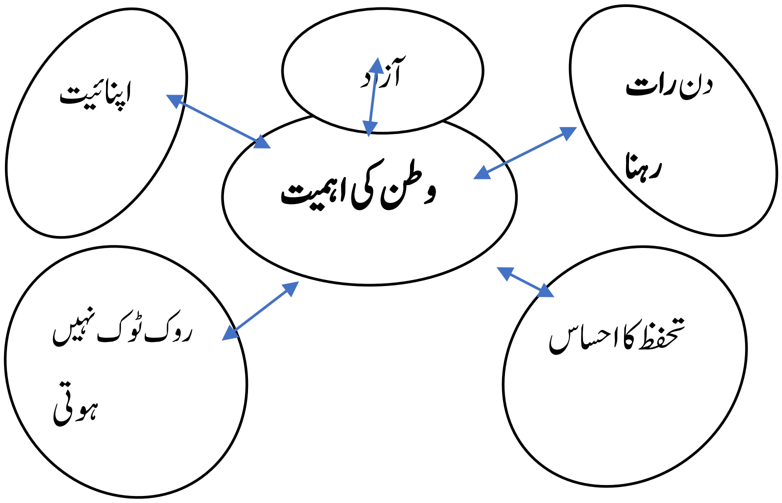

نوٹ:

بچوں سے رائے لے کر خود پُر کروائیں۔

سبق کی تدریس:(06)منٹ

بچوں کو نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 61-62 پر دی گئی عبارت کی تدریس کروائیں۔

پاکستان ہمارا پیارا وطن ہے۔ یہ وطن ہمارے بزرگوں نے بہت زیادہ قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ یہاں پر ہمیں ہر طرح کی مذہبی آزادی حاصل ہے۔................................اور صوبے کی بنیاد پر کسی سے امتیازی سلوک کریں۔

سرگرمی:(07)منٹ

جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کرتے ہوئے اُنھیں ایک سوال نامہ پُر کرنے کے لیے کہیں۔

1۔ پاکستان کا قیام عمل میں آیا...
2۔ پاکستان کے جھنڈے میں رنگ ہے......................................
3۔ سفید رنگ علامت ہے...
4۔ سبز رنگ ظاہر ہوتا ہے...
5۔ چاند تارا نشانی ہے...
6۔ پاکستان اسلامی مہینے میں بنا...
7 اسلامی مہینے کی رات تھی...
8۔ پاکستان کے صوبے ہیں۔...
9۔ پاکستان کے مشہور دریاؤں کے نام ہیں.................................
10۔ پاکستان کا قومی لباس...
11۔ پاکستان کا قومی پھول...
12۔ پاکستان کا قومی کھیل...
13۔ پاکستان کا قومی جانور...
14۔ پاکستان کی قومی زبان...
15۔ پاکستان کا نام تجویز کیا...

نوٹ: ممکن ہو تو یہ ورک شیٹ فوٹو کاپی کروا کے بچوں میں تقسیم کریں اور حل کروائیں۔

دوسرا قدم:

سبق کی تدریس: (06)منٹ

معلم کتاب کے صفحہ 62 پر دی گئی عبارت کی تدریس کروائے۔

اپنے وطن کی ترقی کے لیے طلبہ پر لازم ہے کہ وہ تعلیم کے حصول کے لیے خوب محنت کریں..............................اس طرح ہم اپنے وطن کا نام روشن کر سکتے ہیں۔

سرگرمی:(04)منٹ

ذمہ دار شہری کی خصوصیات:بچوں کو Sticky Notes دیں۔ہر طالب علم ایک ایک ذمہ داری لکھ کر چارٹ پر اپنے Sticky Notes چسپاں کرے۔(وطن کا احترام کریں، وطن کا تحفظ کریں، تعمیر و ترقی میں حصہ)اس کے بعد دیوار پر یہ چارٹ آویزاں کریں اور تمام طلبہ گیلری واک کے ذریعے تمام ذمّے داریوں کو پڑھتے ہوئے ذہن نشین کرتے جائیں۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کے سامنے وطن کی اہمیت اِس انداز میں بیان کیجیے کہ وہ قومی فرائض اچھے انداز سے انجام دیں۔وہ اپنے ملک کے قدرتی وسائل کی قدر کریں اور اُن کی حفاظت کریں۔

جانچ:(03)منٹ

1۔ ہمارے وطن کے کتنے صوبے ہیں؟

2۔ ہمارے ملک کا نام کیا ہے؟

3۔ پاکستان کب معرضِ وجود میں آیا؟

4۔ ہمارا قومی پھول کون سا ہے؟

5۔ سفید رنگ کس کی علامت ہے؟

سرگرمی۔کتاب پر مشق (07)منٹ

درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے۔

نوٹ:اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دوسرا حصّہ مکمل کروائیں۔

تفویض کار:

آپ بڑے ہو کر کون سا پیشہ اختیار کرنا چاہتے ہیں اور آپ کس طرح اپنے پیشے سے اپنے ملک کی خدمت کر سکتے ہیں؟

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-32

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

وطن کی محبّت (ذمہ دار شہری)

دورانیہ:60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات زندگی سے راہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- حضرت ابراہیم علیہ السّلام عراق کے شہر ار میں پیدا ہوئے۔
- اُس دَور میں عراق پر ایک ظالم اور سرکش بادشاہ نمرود کی حکمرانی تھی۔ وہ خدائی کا دعویٰ کرتا تھا۔
- اُن لوگوں کی ہدایت کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو بھیجا گیا۔
- بادشاہ کے حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالا گیا، لیکن اللہ کے حکم سے یہ آگ ٹھنڈی ہو گئی۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں:

طلبہ سے درودِ ابراہیمی سنیں اور اُس کے بعد پوچھیں کہ کیا آپ کو اس کا ترجمہ آتا ہے۔

اس کے بعد ایک پلے کارڈ پر ترجمہ لکھا ہوا طلبہ کو دکھائیں تاکہ طلبہ اس کو جماعت کے سامنے پڑھ سکیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں نازل فرما حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اور اُن کی آل پر، جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور اُن کی آل پر، بے شک تُو تعریف کا مستحق، بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو برکتیں نازل فرما حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر اور اُن کی آل پر، جس طرح تو نے برکتیں نازل فرمائیں حضرت ابراہیم (علیہ السّلام) پر اور اُن کی آل پر، بے شک تُو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (06)منٹ

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت ابراہیم علیہ السّلام" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ طلبہ کو کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت پڑھائیں:

حضرت ابراہیم علیہ السّلام عراق کے شہر اُر میں پیدا ہوئے۔--------------- آپ علیہ السّلام کو ان دونوں بیٹوں کے ذریعے سے بڑی برکت دی۔

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی: (06)منٹ

تفہیم کی دعوت دیتے ہوئے طلبہ سے کہیں کہ ورک شیٹ پر تمام واقعات اپنے الفاظ میں لکھیں۔ اچھا اور خوش خط لکھنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں۔

جزوی اعادہ: (03)منٹ

1۔ حضرت ابراہیم کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ عراق میں کس بادشاہ کی حکومت تھی؟

3۔ بُت توڑنے پر بادشاہ نے حضرت ابراہیم کے لیے کیا حکم دیا؟

سرگرمی: (05)منٹ

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں اور اُنھیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام، اُن کی ازواج اور اَولاد کے حوالے سے معلومات لکھنے کو کہیں۔

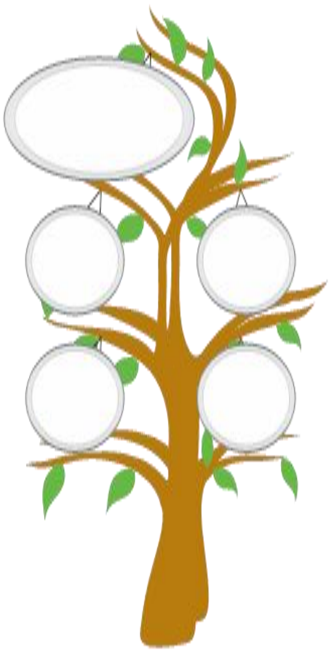

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے واقعات اس طرح بیان کیجیے کہ طلبہ اُن کی ازواج، اَولاد کے نام یاد کرلیں۔اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی سے سبق حاصل کرتے ہوئے اپنی خواہشات پر رضائے الٰہی کو ترجیح دے سکیں۔

جانچ:(03)منٹ

1۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام عراق سے ہجرت کرکے کہاں آ گئے؟

2۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے کن کن علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کی؟

3۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی دونوں ازواج مطہرات کے نام بتائیں۔

4۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دونوں بیٹوں کے نام بتائیں۔

سرگرمی۔کتاب پر مشق(10)منٹ

درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی (نصف) کروائی جائے۔

تفویضِ کار:

صفاومروہ کی سعی کیوں کی جاتی ہے؟اس حوالے سے تحقیقی واقعہ لکھ کرلائیں۔

باب ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے متعلق جان لیں، جو آج بھی شعارِ اسلام میں سے ہیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

- خلیل اللہ کا لقب ملا۔
- حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر بڑی قربانی پیش کی۔
- اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔
- آپ کی سنت ادا کرتے ہوئے لوگ آج بھی خانہ کعبہ کا طواف اور حج ادا کرتے ہیں۔

عنوان کا تعارف: (04) منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں:

بچوں سے پوچھیں:

- کیا آپ نے مقام ابراہیم اور خانہ کعبہ دیکھا ہوا ہے؟

بچوں کو خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم کی تصویریں دکھائیں۔

بچوں کو بتائیں کہ آج ہم حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی کے نمایاں واقعات بشمول حج اور عظیم قربانی کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (06)منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے اُن کے معانی اخذ کروائیں۔

طلبہ کو درسی کتاب کا صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت ابراہیم علیہ السّلام" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ معلم طلبہ کو کُل جماعتی طریق کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائے۔

"حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور ان کی والدہ کو عرب کے ایک ایسے علاقے میں آباد کیا.......مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں اور حج کرتے ہیں"۔

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی:(06)منٹ

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ پہلا گروپ صفا و مروہ کی سعی اور آبِ زم زم کے حوالے سے واقعہ اپنے الفاظ میں چارٹ پر خوش خط لکھے گا جب کہ دُوسرا گروپ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی عظیم قربانی کے واقعے کو اپنے الفاظ میں چارٹ پر لکھے گا۔

جزوی اعادہ:(03)منٹ

1۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ایڑیاں رگڑنے پر کون سا چشمہ جاری ہوا؟

2۔ حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی جگہ قربانی کے لیے کون سا جانور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا؟

3۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کیوں کی جاتی ہے؟

سبق کی تدریس:(06)منٹ

طلبہ کو سبق کے دُوسرے پیراگراف کی تدریس کروائیں۔

"حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دُوسرے بیٹے حضرت اسحٰق علیہ السلام کی..................ہمیں بھی کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہیے"۔

سرگرمی: (05)منٹ

جماعت کو چار گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ باہمی سوچ بچار سے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے بارے میں مضمون تیار کرے۔ پھر ہر گروپ سے ایک ایک نمایندہ اپنے گروپ کا مضمون جماعت کے سامنے پیش کرے۔ اچھا مضمون پیش کرنے والے گروپ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

اختتامیہ:(02)

طلبہ کے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے واقعات تفصیل کے ساتھ بیان کریں تاکہ وہ مقام ابراہیم، حج، سعی اور قربانی کے متعلق جان جائیں اور ان کی اہمیت سے واقف ہو سکیں۔

جانچ:(03)منٹ

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کی غرض سے چند سوالات پوچھیے۔ مثلاً:

۱۔ خلیل کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے دوسرے بیٹے کا کیا نام ہے؟

۳۔ مقامِ ابراہیم کہاں واقع ہے؟

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ازواج کے نام بتائیں؟

۵۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر آگ کیسے ٹھنڈی ہوئی۔ واقعہ اپنے الفاظ میں بتائیں۔

سرگرمی۔کتاب پر مشق (05)منٹ

درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے۔

نوٹ: اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔ طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔ اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دوسرا حصّہ مکمل کروائیں۔

تفویضِ کار:

ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی زندگی سے کیا سبق ملتا ہے؟ بچے والدین کی مدد سے قرآنِ مجید کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے الفاظ میں لکھ کر لائیں گے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 | سبق نمبر-34

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی کے حالات وواقعات سے آگاہ ہوسکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر

معلومات برائے اساتذہ:

حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے تقریباً دو ہزار سال قبل مصر میں پیدا ہوئے۔

- حضرت موسیٰ علیہ السّلام بنی اسرائیل کی طرف نبی بن کر آئے۔
- تورات حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا لقب کلیم اللہ ہے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر نبی ہیں۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں پڑھیں گے۔

سرگرمی:

چار پلے کارڈ تیار کریں۔ ہر پلے کارڈ پر ایک الہامی کتاب کا نام لکھیں۔ چار طالب علموں کو ایک ایک کارڈ دیں۔ ہر طالب علم باری باری اپنا کارڈ طلبہ کو دِکھائے۔ دیگر طلبہ اُس نبی کا نام بتائیں جس پر وہ کتاب نازل ہوئی تھی۔

آسمانی کتابیں

تورات | زبور

انجیل | قرآن مجید

سبق کی تدریس:(08)منٹ

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت موسیٰ علیہ السّلام" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں۔

"حضرت موسیٰ علیہ السّلام نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آمد سے تقریباً دو ہزار سال پہلے مصر میں پیدا ہوئے۔-----حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے جوانی فرعون کے محل میں گزاری۔"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سر گرمی:(07)منٹ

طلبہ کو فلیش کارڈ دیں۔ طلبہ ان پر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں اہم معلومات تحریر کریں اور جماعت کے باقی طلبہ کے سامنے باری باری بیان کریں۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے واقعات اِس انداز میں پیش کریں کہ طلبہ انھیں ازبر کر لیں اور اپنی زندگی میں مصائب و مشکلات کا مقابلہ ہمت اور جرأت کے ساتھ کر سکیں تا کہ اُن میں اللہ پر توکل اور ثابت قدمی جیسی صفات پیدا ہوں۔

جانچ: (08)منٹ

1۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی آمد کب ہوئی؟ ----------------------------

2۔ آپ علیہ السّلام کس نبی کی نسل سے تھے؟ ----------------------------

3۔ آپ علیہ السّلام کے والد کا نام کیا تھا؟ ----------------------------

4۔ آپ کی پیدائش کے وقت مصر پر کس کی حکومت تھی؟ ----------------------------

5۔ فرعون کیسا شخص تھا؟ ----------------------------

6۔ فرعون نے غلام بنا رکھا تھا۔ ----------------------------

7۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی والدہ نے ڈال دیا۔ ----------------------------

8۔ ملکہ کے دل میں اسلام کے لیے پیدا ہو گئی ----------------------------

9۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرعون کے محل میں گزاری۔ ----------------------------

نوٹ: ممکن ہو تو یہ ورک شیٹ فوٹو کاپی کروا کے بچوں میں تقسیم کریں۔

سر گرمی۔کتاب پر مشق (10)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سر گرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سر گرمی (نصف) کروائی جائے۔

تفویض کار:

طلبہ گھر سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے بارے میں مزید معلومات اکٹھی کر کے ایک مضمون کی شکل میں لکھ کر لائیں۔ عمدہ تحریریں جماعت میں پڑھ کر سنائی جائیں اور چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں بھی کی جائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-35

باب ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی سے راہ نمائی حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی میں ان کی صفات کو اپنا سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو دو معجزے عطا فرمائے۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے معجزوں میں ید بیضا اور عصا ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو فرعون سے نجات عطا فرمائی۔
- حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی دُعا سے اللہ تعالیٰ نے من و سلویٰ اُتارا اور پانی کے چشمے جاری کیے۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی زندگی سے راہ نمائی حاصل کریں گے اور دیکھیں گے کہ انھوں نے مشکلات و مصائب کا سامنا کس قدر ہمت اور حوصلے سے کیا۔

سرگرمی

تختۂ تحریر پر لکھیں:

کلیم اللہ

طلبہ سے پوچھیں:

یہ کس کا لقب ہے؟

اس کا مطلب کیا ہے؟

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کس پہاڑ پر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے تھے؟

طلبہ سے جواب ملنے کے بعد غلط جوابات درست کروائیں اور درست جواب کی حوصلہ افزائی کریں۔

سبق کی تدریس: (08)منٹ

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت موسیٰ علیہ السّلام" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں:

"اس کے بعد آپ علیہ السّلام مصر سے دور مدین تشریف لے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا اور اپنے دین پر ثابت قدم رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے۔"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی:(10)منٹ

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ دونوں گروپوں کے پاس ایک ایک لفافہ ہو گا۔ ہر گروپ کے ارکان حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت کی خوبیاں لکھ لکھ کر اپنے لفافے میں ڈالتے جائیں گے۔ بعد میں ہر گروپ سے ایک ایک نمایندہ ان خوبیوں کو بآواز بلند پڑھے گا۔ آخر میں ہر گروپ ان تمام خوبیوں کو چارٹ پر لکھ کر جماعت کے کمرے میں آویزاں کرے گا۔

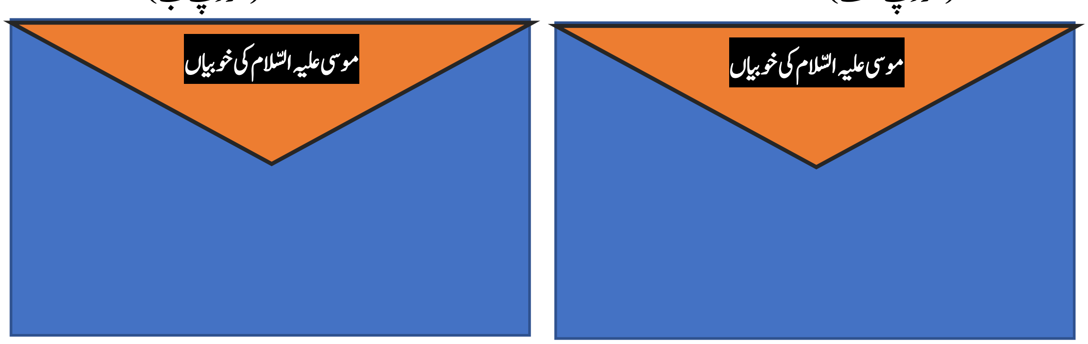

عملی سرگرمی کا تعارف: (05)منٹ

اس سرگرمی کے تحت ہفتہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام منایا جائے گا۔ طلبہ کو ہدایت کی جائے گی کہ وہ ان خوبیوں پر عمل کریں اور انھیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ طلبہ عملی ڈائری میں ہر روز اپنے بارے میں کم از کم پانچ جملے لکھیں کہ انھوں نے کون سی خوبیاں اپنے اندر سمونے کی کوشش کی اور کس حد تک کامیاب ہوئے۔ یہ کام پورا ہفتہ جاری رکھا جائے۔

نوٹ: داخلی جائزے کے طور پر ان خوبیوں کو عملی طور پر اپنانے کے لیے 10 نمبر مختص کریں۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کے سامنے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے واقعات اِس انداز میں پیش کریں کہ طلبہ ان کو یاد کر لیں اور اپنی زندگی میں مصائب و مشکلات کا مقابلہ ہمت اور جرأت کے ساتھ کر سکیں۔

جانچ:(02)منٹ

1۔ فرعون سمندر میں کیسے غرق ہوا؟

2۔ صحرائے سینا میں بنی اسرائیل پر کیا کیا انعامات کیے گئے؟

3۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

4۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے کوئی سے دو معجزے لکھیں۔

سرگرمی۔کتاب پر مشق(08)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں ”سرگرمیاں برائے طلبہ“ کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے۔

نوٹ:اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دُوسرا حصّہ مکمل کروائیں۔

تفویض کار:

معلم لائبریری سے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے حوالے سے کوئی کتاب طلبہ کو دے گا اور طلبہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت کے متعلق ایک مضمون لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر-36

بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیرِ اسلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی کے بارے میں جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے دُوسرے خلیفہ ہیں۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام لانے سے پہلے اُن چند لوگوں میں شامل تھے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بہادر تھے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام سے مسلمانوں کو تقویت حاصل ہوئی۔

عنوان کا تعارف:　　　　(05) منٹ

معلم طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے یہ سرگرمی کروائیں:

معلم کے پاس دو فلیش کارڈ ہوں جن پر لکھا ہو

فرق	تمیز کرنا، اچھے اور بُرے میں فرق کرنا
فاروق	فرق کرنے والا، اچھے اور بُرے میں فرق کرنے والا، حق اور باطل میں فرق

طلبہ سے پوچھیں: ''فاروق'' کس کا لقب ہے؟

طلبہ سے جواب سننے کے بعد اُنھیں بتائیں کہ آج ہم خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس:(07)منٹ

معلم درسی کتاب میں سے سبق ”حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ“ کھولنے کے لیئے کہے۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔

”مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کے والد کا نام خطاب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جن کو نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی“۔

جزوی اعادہ:(03)منٹ

1۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے والد کا نام بتائیں؟

2۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے کس خاندان سے تھا؟

3۔ عشرہ مبشرہ سے کیا مراد ہے؟

3۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے؟

سبق کی تدریس:

قبول اسلام کا واقعہ: (07)منٹ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام قبول کرنے سے پہلے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام اور مسلمانوں کے سخت خلاف تھے۔ ایک دن نبی کریم رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دعا فرمائی۔۔۔۔۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام سے اسلام اور اہل اسلام کو بہت قوت حاصل ہوئی۔

سرگرمی(06)منٹ:

بچوں کے درمیان حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام کا واقعہ خوش خط لکھنے کا مقابلہ کروائیں۔ عمدہ لکھنے والے طالب علموں کی حوصلہ افزائی کریں۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اور اُن کے قبولِ اسلام کا واقعہ تفصیل کے ساتھ بتائیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام سے اسلام اور اہل اسلام کو جو قوت حاصل ہوئی، اس پر تفصیلی بحث کریں۔

جانچ: (02)منٹ

1۔ دوسرے خلیفہ راشد کا کیا نام ہے؟

2۔ حضرت عمر کا کیا لقب ہے؟

3۔ فاروق کے معنی بتائیں۔

4۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ کی بہن کا نام بتائیں۔

سرگرمی۔کتاب پر مشق (08)منٹ

درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی (نصف) کروائی جائے۔

تفویض کار:

طلبہ سے کہیں کہ وہ لائبریری میں موجود کسی مستند تاریخی کتاب سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں مزید واقعات لکھ کر لائیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-37

باب ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بطور خلیفۂ راشد خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں۔
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے رعایا کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف محکمے قائم کیے۔

عنوان کا تعارف: (05) منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں:

گشت کرنا

پولیس کا قیام

ہجری سنہ کا اجرا

بیت المال کا قیام

مذکورہ خدمات خوب صورت چارٹ سے بنی پھول کی پتیوں پر لکھوا کر اپنے پاس رکھیں اور طلبہ سے پوچھیں:

خلفائے راشدین میں سے کس خلیفۂ راشد نے سنہ ہجری کا اجرا، گشت کے نظام کا قیام، بیت المال اور پولیس کا محکمہ قائم کیا تھا؟

طلبہ سے جواب سننے کے بعد اُنھیں بتائیں کہ آج ہم خلیفۂ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی اور اُن کے کارہائے نمایاں کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (09) منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معانی اخذ کروائیں۔

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے

ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں۔

”حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔۔۔۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر معمولی صفات کے مالک تھے۔آپ ساڑھے دس سال تک مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔“

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی:(10)منٹ

سبق کو مزید ذہن نشین کرانے کے لیے گیلری واک کی سرگرمی ترتیب دی جائے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بڑی خدمات کو پلے کارڈز پر لکھ کر طلبہ کے ہاتھوں میں تھما کر گیلری واک کا اہتمام کیا جائے۔

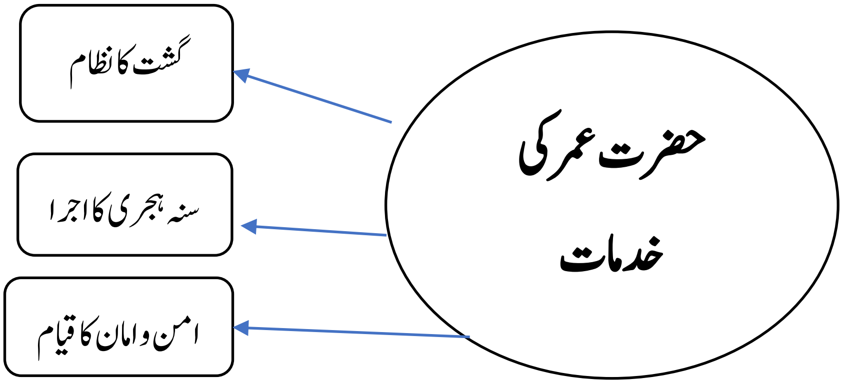

جماعت کو پانچ گروپوں میں تقسیم کر کے ان عنوانات کے تحت مزید معلومات اکٹھی کرنا اور انھیں چارٹ پر لکھ کر دیوار پر آویزاں کرنا۔پھر ساری جماعت مل کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات وواقعات کا مطالعہ کرے۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارہائے نمایاں اور آپ کے دورِ خلافت میں ہونے والی فتوحات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں۔

سرگرمی کتاب پر مشق(10)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں ”سرگرمیاں برائے طلبہ“ کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے۔

نوٹ:اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دوسرا حصّہ مکمل کروائیں۔

جانچ: (04)منٹ

1۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کی مدت کیا ہے؟

2۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

تفویض کار:

آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات میں سے کون سی صفت کو اپنی زندگی میں اپنانا پسند کریں گے؟

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 سبق نمبر-38

بابِ ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالاتِ زندگی اجمالی طور پر جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت بارہ سال پر محیط ہے۔
- جامع القرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا لقب ہے۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحری جہاز کا کارخانہ قائم کیا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مال و دولت سے نوازا تھا۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں۔ پرچیوں پر درج ذیل سوالات لکھیں۔ یہ پرچیاں طلبہ میں تقسیم کریں:

مال دار انسان کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

غنی کس خلیفہ کا لقب ہے؟

مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ کا نام بتائیں۔

اس کے بعد طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (08)منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معانی اخذ کروائیں۔

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق ”حضرت عثمان غنیؓ“ کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت "حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے تیسرے خلیفۂ راشد ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام عفان تھا۔۔۔۔۔۔۔اس لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ذوالنورین ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں دو نوروں والا۔"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی:(10)منٹ

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جائے اور ہر گروپ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق لائبریری کی کتابوں کی مدد سے مضمون لکھنے کو کہا جائے۔ اچھا مضمون لکھنے والے گروپ کو انعام دیا جائے۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحبزادیوں سے اُن کے نکاح کے واقعات تفصیل سے بتائیں۔

جانچ:(03)منٹ

1۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا کیا نام ہے؟
2۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قریش کے کس خاندان سے تعلق رکھتے تھے؟
3۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پیشہ کیا تھا؟
4۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمر میں ہمارے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کتنے چھوٹے تھے؟
5۔ ذوالنورین کا کیا مطلب ہے؟
6۔ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیوں کے نام بتائیں جن کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

سرگرمی:(05)منٹ

اس سرگرمی میں طلبہ کو ورک شیٹ دی جائے گی جس میں مشق میں دیے گئے درست بیان پر (√) لگائی جائے گی اور خالی جگہ پُر کروائی جائے گی۔

سرگرمی کتاب پر مشق (07)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی نصف کروائی جائے۔

تفویض کار:

طلبہ سے کہا جائے کہ جو مضمون انھوں نے لائبریری کی کتب کی مدد سے تیار کیا ہے۔ اس میں سے (Quiz) ذہنی آزمائش کے لیے سوالات تیار کریں اور بزم ادب میں اس کا مقابلہ کروایا جائے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 | سبق نمبر-39

بابِ ششم: ہدایت کے سر چشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اپنی زندگیوں میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرم و حیا کے پیکر تھے۔
- اللہ تعالیٰ نے آپ کو سخاوت کی صفت سے نوازا تھا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام امت کو قرآن کے ایک لہجے پر متفق کیا۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کے لیے پانی کا کنواں وقف کیا۔

عنوان کا تعارف: (05) منٹ

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوبیوں کے بارے میں درج ذیل سرگرمی کروائیں:

بچوں کو پلے کارڈ دکھائیں جن پر لکھا ہو:

سخاوت | حیا

طلبہ سے پوچھیں: سخی سے کیا مراد ہے؟

طلبہ کو بتائیں کہ سخی کا مطلب ہے دل کھول کر خرچ کرنے والا۔ اسی طرح حیا کے بارے پوچھیں: حیا سے کیا مراد ہے؟

بچوں کو بتائیں کہ جو کسی کے سامنے فحش بات نہ کرے، وہ حیادار ہے۔ پھر بچوں سے پوچھیں: یہ دو خوبیاں کس شخصیت میں موجود تھیں؟

طلبہ بتائیں گے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں۔

اس مرحلے پر طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اخلاق و کردار کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس:(08)منٹ

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کھولنے کے لیے کہیں ۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں:

"آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مال اللہ کی راہ میں کثرت سے خرچ کرتے تھے۔"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی:(10)منٹ

طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کر کے اُن کو کارڈ دیے جائیں، جن پر عنوانات لکھے ہوں۔ ہر گروپ اپنے عنوان کے مطابق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خوبیاں لکھے گا اور جماعت کے سامنے پڑھ کر سنائے گا۔

جزوی اعادہ:(03)منٹ

1۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غنی کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔کون سی مخلوق حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حیا کرتی تھی؟

3۔حیا کے حوالے سے حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کے سامنے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرم و حیا اور سخاوت کے واقعات تفصیل سے بیان کیے جائیں تا کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں اپنے اندر سخاوت اور حیا جیسی صفات پیدا کر سکیں۔

سرگرمی کتاب پر مشق (12)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے گی۔

نوٹ: اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دوسرا حصّہ مکمل کروایا جائے۔

تفویض کار:

معلم طلبہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت کا واقعہ سنائیں جس میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بئرِ رومہ کو خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا۔اسی طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیا کے متعلق طلبہ کو واقعات سنائیں اور ان واقعات کو گھر سے لکھ کر لانے کا کہیں۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-40

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلم:

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے بارے میں جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں بہت سی فتوحات ہوئیں۔
- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کی توسیع فرمائی۔

عنوان کا تعارف: (05) منٹ

تمہید کے طور پر طلبہ کو بتائیں کہ خلفائے راشدین نے اپنے دَور میں اسلام کی خدمات کے سلسلے میں مختلف کارنامے انجام دیے ہیں۔ طلبہ سے سوال کریں کہ:

کیا آپ میں سے کوئی بتا سکتا ہے کہ اسلام کے لیے حضرت عثمان کی سب سے بڑی کون سی خدمت سمجھی جاتی ہے؟

طلبہ کو فلیش کارڈ دِکھائیں جس پر جامع القرآن لکھا ہو۔ اس کی وضاحت کریں۔

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات کے حوالے سے پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (09) منٹ

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں:

"حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں اسلامی ریاست کی حدود بہت وسیع ہو چکی تھیں۔۔۔۔ کابل کے علاقے بھی آپ رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں فتح ہوئے"۔

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی: (10) منٹ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات ذہن نشین کرانے کے لیے درجِ ذیل عنوانات پر مشتمل کارڈ جماعت کے چھ گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ دِیے گئے عنوان کے بارے میں تفصیل اکٹھی کر کے نوٹس بورڈ پر لگا کر کلاس کے سامنے پیش کرے۔

سخاوت | جامع القرآن
توسیعات | بحری خدمات
فتوحات | مالی جہاد کی خدمات

عملی سرگرمی کا تعارف: (07)منٹ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ تمام خدمات مختلف گروپ جماعت میں آویزاں کیے جائیں۔ معلم ایک ہفتہ Hazrat Usman Week منانے کا اعلان کرے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو امتیازی خوبیوں "سخاوت اور حیا" کو عملی طور پر اپنانے کی ترغیب دے گا۔

اس کے لیے اسکول میں سخاوت دیوار بھی بنائی جاسکتی ہے۔ ہر طالب علم اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مختلف اشیالائے۔ ان میں بچوں کے لیے کاپیاں، پنسل، پنسل تراش، پن، یونیفارم، جوتے، ربڑ، جیومیٹری بکس وغیرہ ہوسکتے ہیں۔

ہر طالب علم اپنی سخاوت کی ہوئی اشیا اور نقدی کی فہرست روزانہ کی بنیاد پر عملی ڈائری پر نوٹ کرتا جائے۔ حیا اور نرمی کے حوالے سے ہر طالب علم اس ہفتے پیش آنے والے واقعات کو بھی نوٹ کرے جہاں اُس نے غصے کے باوجود اپنے لہجے کو نرم رکھا اور حیا کے حوالے سے اس نے راستے میں جاتے ہوئے اپنی نظروں کو نیچے رکھا اور نہاتے ہوئے کسی کو آواز نہیں دی اور نہ امی سے کپڑوں کے حوالے سے مدد مانگی۔

معلم ہفتے کے آخر میں عملی ڈائری کو چیک کرتے ہوئے اول، دوم، سوم پوزیشنز کا اعلان کرے گا اور انعامات بھی دیئے جائیں گے۔

اختتامیہ: (02)منٹ

طلبہ سے پوچھیں کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کے حالات زندگی سے کیا سبق ملتا ہے اور ہم کس طرح خلفائے راشدین کے سیرت و کردار پر عمل پیرا ہو کر کامیاب ہوسکتے ہیں۔ نیز اپنے اندر خلیفۂ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صفات سخاوت، شرم و حیا اپنے اندر پیدا کریں اور اپنی سخاوت اور رحم دلی سے دُوسروں کے دلوں کو راحت پہنچائیں۔

جانچ: (05)منٹ

1۔ خلفائے راشدین میں سے تیسرے خلیفۂ راشد کا نام بتائیں۔
2۔ جامع القرآن کس خلیفہ کا لقب ہے؟
3۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کون سی مساجد کی توسیع فرمائی؟
4۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا مال پیش کیا؟
5۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوئی سی دو صفات بتائیں۔

تفویض کار:

طلبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمات درخت کے پتوں پر لکھ کر اسے رنگ کر کے لائیں۔

باب ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

صفائی کی ضرورت واہمیت

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

صفائی کی ضرورت واہمیت کو جان سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- جماعت کے کمرے میں داخل ہوتے ہی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے پورے کمرے کا جائزہ لیں۔
- جماعت کے سب سے صاف ستھرے طالبِ علم کو بُلائیں اور اُس کی تعریف کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے آپ کو اور جماعت کے کمرے کو صاف رکھیں اور آئندہ صفائی کا خیال کریں۔
- نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (صحیح مسلم: 534)

صفائی نصف ایمان ہے۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

طلبہ کو صفائی کی اہمیت بتاتے ہوئے حدیث نبوی صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بتائیں کہ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (صحیح مسلم: 534)

صفائی نصف ایمان ہے۔

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم صفائی کی ضرورت واہمیت کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (10)منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے اُن کے معانی اخذ کروائیں۔

طلبہ سے سبق "صفائی کی ضرورت واہمیت" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔

کُل جماعتی طریق کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں:

"زمین پر بسنے والی مخلوقات میں انسان، سب سے افضل مخلوق ہے۔۔۔۔پاکیزگی نصف ایمان ہے"۔

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اوراہم نکات نوٹ کریں گے۔طلبہ کو سبق میں پڑھی گئی آیتِ مبارکہ اور حدیثِ مبارک کا مفہوم یاد کروایا جائے گا۔

سرگرمی:(08)منٹ

جماعت کودو گروپوں میں تقسیم کریں۔ دونوں گروپوں کو ایک ایک موضوع دیں۔ ہر گروپ باہمی مشاورت سے اپنے موضوع کے بارے میں دس فلیش کارڈ تیار کرے گا۔ہر فلیش کارڈ پر ایک جملہ لکھا جائے گا۔

پہلا گروپ

قرآن مجید کی روشنی میں صفائی اور پاکیزگی کی اہمیت

دوسرا گروپ

حدیثِ مبارک کی روشنی میں صفائی

اس سرگرمی کے لیے وقت مقرر کیا جائے گا۔ مقررہ وقت کے بعد طلبہ کی کارگزاری کا جائزہ لیا جائے گا۔ جس گروپ کا کام زیادہ بہتر ہو گا،اس کی حوصلہ افزائی کے لیے تالیاں بجانے کو کہا جائے گا یا اس گروپ کو کوئی انعام بھی دِیا جاسکتا ہے۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ سے پوچھیے کہ ہمیں صاف ستھرا رہنے کے لیے اسلام نے کیا ہدایات دی ہیں۔

طلبہ کو بتائیے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ صاف ستھرا رہتے تھے۔صاف ستھرے کپڑے زیبِ تن فرماتے تھے۔ایک مرتبہ مسجدِ نبوی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں جمعے کا اجتماع تھا۔دُور دراز سے لوگ جمعہ ادا کرنے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کچھ لوگوں سے پسینے کی بدبو محسوس کی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہت ہی پیارے انداز میں کسی ایک کا نام لیے بغیر تمام لوگوں کو حکم دِیا کہ جب جمعے کی نماز کے لیے آئیں تو غُسل کر کے آئیں۔اس طرح آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی امت کو صفائی اور پاکیزگی پر اُبھارا۔

جانچ:(03)منٹ

معلم طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کی غرض سے درج ذیل سوالات پوچھے:

۱۔انبیائے کرام علیھم السّلام کی تعلیمات میں سب سے افضل کیا ہے؟

۲۔پاکیزگی کو کس چیز کا حصّہ قرار دِیا گیا ہے؟

۳۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کی روشنی میں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ کس کس کو دوست رکھتا ہے؟

۴۔زمین پر بسنے والی مخلوقات میں سب سے افضل مخلوق کون سی ہے؟

سرگرمی کتاب پر مشق (12)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن دی گئی سرگرمی نصف کروائی جائے گی۔

تفویضِ کار:

طلبہ گھر سے آج پڑھی گئی آیتِ قرآنی اور حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مع ترجمہ زبانی یاد کر کے آئیں گے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4

سبق نمبر-42

باب ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

صفائی کی ضرورت واہمیت

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اپنے اردگرد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں بطورِ مسلمان اپنا کردار اَدا کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- جماعت کے کمرے میں داخل ہوتے ہی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے پورے کمرے کا جائزہ لیں۔
- جماعت کے سب سے صاف ستھرے طالبِ علم کو بُلائیں اور اُس کی تعریف کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے آپ کو اور جماعت کے کمرے کو صاف رکھیں اور آئندہ صفائی کا خیال کریں۔
- نبی کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّھُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَان (صحیح مسلم: 534)

صفائی نصف ایمان ہے۔

عنوان کا تعارف: (05)منٹ

سرگرمی

طلبہ سے کہیں کہ کل ہم نے صفائی کی اہمیت کے بارے میں پڑھا تھا۔ آپ میں سے آج صبح کون کون نہا کر آیا ہے؟

جماعت کے سب سے صاف طالبِ علم سے کہیں کہ وہ دیکھے کہ جماعت میں کون کون نہا کر آیا ہے۔ وہ طالبِ علموں کے ناخن چیک کرے گا کہ کیا تراشے ہوئے ہیں یا نہیں۔ یونی فارم کس کس کا صاف ستھرا ہے۔ جوتے کس کس کے پالش ہیں اور باقاعدہ کنگھی کس کس نے کی ہوئی ہے۔

جو طلبہ صفائی کے مذکورہ تمام معیارات پر پورا اُتریں گے، اُن کی حوصلہ افزائی کریں۔

سبق کا اعلان کرتے ہوئے کہیں کہ آج ہم پڑھیں گے کہ ہمیں بحیثیتِ مسلمان اپنے آپ کو اور ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں کیا کردار ادا کرنا چاہیے۔

سبق کی تدریس: (06)منٹ

- سبق میں موجود مشکل الفاظ تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معانی اخذ کروائیں۔
- گذشتہ سبق کا خلاصہ سُنتے ہوئے طلبہ کو آج کے سبق کی طرف متوجہ کریں۔
- درسی کتاب میں دیا گیا سبق "صفائی کی ضرورت واہمیت" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ

سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں:

"ہمارے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ صفائی اور پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔۔ قضائے حاجت کرنے سے"۔

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔ طلبہ کو سبق میں پڑھی گئی حدیثِ مبارک کا مفہوم یاد کروایا جائے گا۔

سرگرمی (06) منٹ

پوری جماعت میں Sticky Notes تقسیم کریں اور جسمانی صفائی کے حوالے سے طالبِ علموں کو مختلف تصاویر دِکھائیں۔ مثلاً کسی تصویر میں ایک بچہ دانتوں میں برش کر رہا ہو؛ کسی تصویر میں بالوں میں کنگھی کر رہا ہو؛ کسی تصویر میں ناخن کاٹ رہا ہو۔۔۔۔

صفائی ستھرائی نہ رکھنے کی صورت میں ہونے والے نقصانات کے حوالے سے بات کریں۔ طلبہ سے کہیں کہ آپ کو ایک ایک سٹیکی نوٹ دیا گیا ہے۔ اس پر اپنی سوچ کے مطابق صفائی اور ستھرائی کو چھوڑنے کے نقصانات لکھیں۔

تمام طلبہ اپنے اپنے طور پر نقصانات لکھیں گے۔ سٹیکی نوٹس پر لکھنے کے کام میں طلبہ ایک دوسرے کی معاونت نہیں کریں گے۔

طلبہ سے کہا جائے کہ ایک ایک کرکے ہر طالبِ علم آئے اور تختۂ تحریر پر اپنا سٹیکی نوٹ چسپاں کرے۔

دوسرا قدم

سبق کی تدریس: (06) منٹ

طلبہ کو درسی کتاب کے صفحہ نمبر ۹۸ کے دوسرے پیراگراف کی تدریس کروائیں۔

"نماز ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نماز پڑھنے والے کا بدن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جماعت کے کمرے اور ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے"۔

طلبہ کو مذکورہ بالا پیراگراف کی عبارت پڑھنے کو کہیں۔

طلبہ سے عبارت کی پڑھائی کے دوران میں مشکل اَلفاظ کے معانی اخذ کروائیں۔

جن اَلفاظ کے معانی طلبہ اخذ نہ کر سکیں، طلبہ کو ان سے متعلق معلومات فراہم کی جائیں۔

سرگرمی (05) منٹ

صفائی کے حوالے سے بچوں کو دو گروپوں میں تقسیم کریں۔ ہر گروپ دِیے گئے عنوان کے مطابق فہرست تیار کرے۔

پہلا گروپ	دوسرا گروپ

جسمانی صفائی	ماحول کی صفائی

دونوں گروپ تجویز کردہ عنوان کے مطابق کم از کم پانچ پانچ جملے لکھیں گے۔ یاد رہے ہر جملے کا اپنے عنوان کے ساتھ واضح تعلق ہونا چاہیے۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ سے پوچھیے کہ ہمارے پیارے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں کس طرح عملی طور پر صفائی و پاکیزگی کا دَرس دِیا۔

طلبہ کو بتائیے کہ صفائی / پاکیزگی اور اِسلام کا آپس میں بہت گہرا ربط ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبادات مثلاً: نماز، بیت اللہ کا طواف اور قرآنِ کریم کی تلاوت وغیرہ کے لیے باوُضو ہونا ضروری ہے۔

سرگرمی (بطورِ اعادہ / جانچ) (05)منٹ

طلبہ سے بطورِ اعادہ چند سوالات پوچھے جائیں گے۔ مثلاً

۱۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسجِد جانے سے پہلے کیا چیز کھانے سے منع فرمایا ہے؟

۲۔ راستے کی صفائی سے کیا مراد ہے؟

۳۔ نماز اَدا کرنے کے لیے کِن چیزوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

۴۔ جسمانی صفائی سے کیا مراد ہے؟

۵۔ ماحول کی صفائی میں کن کن چیزوں کی صفائی شامل ہے؟

سرگرمی کتاب پر مشق (05)منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے گی۔

نوٹ: اس سرگرمی کے دو حصے ہیں۔ طلبہ پہلا حصّہ گذشتہ سبق میں مکمل کر چکے تھے۔ اس لیے طلبہ سے آج کے سبق میں صرف دُوسرا حصّہ مکمل کروایا جائے گا۔

تفویضِ کار:

بطورِ طالبِ علم آپ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے کیا کردار اَدا کر سکتے ہیں؟ اپنی ذِمہ داریوں کی فہرست تیار کر کے لائیں۔ فہرست میں کم از کم دَس نکات ہونے چاہییں۔

بابِ ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

صفائی کی ضرورت واہمیت

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

اپنی عملی زندگی میں صفائی کے فوائد اور ثمرات سے آگاہ ہو سکیں اور اس کا اہتمام کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- جماعت کے کمرے میں داخل ہوتے ہی صفائی ستھرائی کے اعتبار سے پورے کمرے کا جائزہ لیں۔
- جماعت کے سب سے صاف ستھرے طالبِ علم کو بُلائیں اور اُس کی تعریف کریں۔
- طلبہ کو تاکید کریں کہ وہ اپنے آپ کو اور جماعت کے کمرے کو صاف رکھیں اور آیندہ صفائی کا خیال کریں۔
- نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے:

اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان (صحیح مسلم:534)

صفائی نصف ایمان ہے۔

عنوان کا تعارف: (09)منٹ

سرگرمی (Brain Storming)

1۔طلبہ کی دو ٹیمیں تشکیل دیں۔اس سرگرمی کے لیے دس منٹ کا وقت مختص ہے۔

2۔ایک ٹیم کو جماعت کے کمرے صاف کرنے کو کہا جائے گا۔

3۔جب کہ دوسری ٹیم کو جماعت کے کمرے سے باہر برآمدے کی صفائی کرنے کو کہا جائے گا۔

4۔اس سرگرمی کے بعد عنوان کا تعارف کراتے ہوئے بتایا جائے گا کہ آج ہم عملی زندگی یعنی Practical Life میں صفائی اور پاکیزگی کے فوائد اور ثمرات سے آگاہی حاصل کریں گے۔

سبق کی تدریس: (10)منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختۂ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے اُن کے معانی اخذ کروائیں۔

گذشتہ سبق کا خلاصہ سُنتے ہوئے طلبہ کو آج کے سبق کی طرف متوجہ کریں۔

درسی کتاب کے سبق "صفائی کی ضرورت واہمیت" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں

گے۔

کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کروائیں۔

"ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ماحول کو صاف ستھرا رکھا جائے۔"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔

سرگرمی (15) منٹ

صفائی کی عملی صورت کو سمجھانے کے لیے طلبہ کو چار گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ہر گروپ کے لیے بالترتیب درج ذیل عنوان تجویز کیے جائیں گے:

۱۔ جسمانی صفائی کے ذمہ دار	۳۔ اسکول کی صفائی کے ذمہ دار
۲۔ جماعت کے کمرے کی صفائی کے ذمہ دار	۴۔ محلے کی صفائی کے ذمہ دار

ہر گروپ سے کہا جائے گا کہ تجویز کردہ عنوان کے حوالے سے ہدایات لکھیں۔ مثلاً محلے کی صفائی کے ذمہ دار گروپ وہ ہدایات لکھے گا جن پر عمل کرنے سے اہلِ محلہ اپنے محلے کو صاف ستھرا رکھ سکیں۔ جسمانی صفائی والا گروپ وہ ہدایات یا تجاویز لکھے گا، جن پر عمل کرنے سے کوئی بھی شخص اپنے آپ کو صاف ستھرا رکھ سکے گا۔

ہر گروپ ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لیے سرگرم ہو گا۔

ہر گروپ صفائی کی عملی صورت کو اپنانے کے لیے ایک Checklist بھی تیار کروائے گا۔

جسمانی صفائی کے ذمہ دار گروپ روزانہ کی بنیادوں پر اپنی جماعت کے تمام طالب علموں کو چیک کر کے چیک لِسٹ کو پُر کرے گا اور اس پر معلم / معلمہ دست خط کرے گا / گی۔

جماعت کے کمرے کی صفائی کا ذمہ دار گروپ صفائی کو برقرار رکھنے کے لیے جماعت کے کمرے میں چارٹ وغیرہ آویزاں کرے گا۔

تیسری ٹیم تمام جماعتوں میں جا کر طلبہ کو کوڑا کرکٹ اپنی جماعت کے کوڑادان میں پھینکنے کی ترغیب دے گی۔

آخر میں تمام ٹیموں کی چیک لِسٹ کا جائزہ لینے کے بعد اُن کے کام کو سراہنے کے لیے ایک تقریب کا اہتمام کیا جائے گا اور طلبہ کو انعامات دیے جائیں گے۔

سرگرمی(بطورِ اعادہ/جانچ)(04)منٹ

تختۂ تحریر پر درج ذیل طریقے کے مطابق دو کالم بنائے جائیں گے:

کالم الف	کالم ب
ا۔صفائی اور پاکیزگی کا تعلق ہے	صاف ستھرا رکھا جائے
۲۔صحت مند رہنے کے لیے ضروری ہے	صفائی اور طہارت کو اپنانا
۳۔اپنے گھر، سکول، جماعت کے کمرے کو	انسانی صحت کے ساتھ
۴۔صفائی کے لیے ضروری ہے	گندگی سے بچایا جائے

طلبہ سے کہا جائے گا کہ کالم الف میں سے پہلا جزو پڑھیں۔اس کے بعد کالم ب میں سے ایک ایک کر کے جملے پڑھنے شروع کریں اور جو جملہ کالم الف کے پہلے جزو سے مناسبت رکھتا ہو، اُس کو لائن کی مدد سے ملاتے ہوئے جملے مکمل کروائے جائیں گے۔

اختتامیہ:(02)منٹ

طلبہ کو بتایا جائے کہ اِسلام صاف ستھرا مذہب ہے۔یہ صفائی اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔اسلام ہمیں نہ صرف خود صاف ستھرا رہنے کی ترغیب دیتا ہے بلکہ آس پاس کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کی تلقین کرتا ہے۔ہم اُسی صورت میں صاف ستھرے اور پاکیزہ رہ سکتے ہیں جب ہمارا ماحول بھی صاف اور پاکیزہ ہو۔اگر ہمارا ماحول آلودہ ہو تو ہم ہر گز پاک اور صاف نہیں رہ سکیں گے۔

تفویضِ کار:

ماحول کو صاف رکھنے کے لیے ہر طالبِ علم اپنے والدین سے مشورہ کر کے بطورِ طالبِ علم اپنی ذمہ داریوں کے متعلق لکھ کر لائے گا۔

باب ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

پانی کی اہمیت

دورانیہ: 60منٹ

حاصلاتِ تعلم:

پانی کی اہمیت اور اس کے استعمال سے متعلق آگاہ ہو سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مارکر، ڈسٹر، فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

- پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔
- تمام جان داروں کے زندہ رہنے کے لیے پانی نہایت ضروری ہے۔
- اسلام فضول خرچی سے منع فرماتا ہے، لہٰذا پانی کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

عنوان کا تعارف: (07)منٹ

سرگرمی (برین سٹارمنگ):

پانی کی اہمیت واضح کرنے کی غرض سے طلبہ سے چند سوالات کیجیے۔ مثلاً:

۱۔ انسان کو زندہ رہنے کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

(طلبہ کے دیے گئے جوابات میں سے ایک جواب "پانی" بھی ہو گا۔ اسی جواب کو بنیاد بناتے ہوئے اگلا سوال کیجیے)

۲۔ کیا پودوں کو بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے؟

۳۔ اگر انسان کو پانی نہ ملے تو وہ کتنے دِن زندہ رہ سکتا ہے؟

۴۔ اگر پودوں کو پانی نہ ملے تو کیا ہو گا؟

تختۂ تحریر پر درج ذیل انداز میں سپائیڈر ڈائیاگرام بنائیں اور طلبہ سے پانی کی اہمیت کے حوالے سے آرا لیتے ہوئے نکات لکھتا جائیں۔

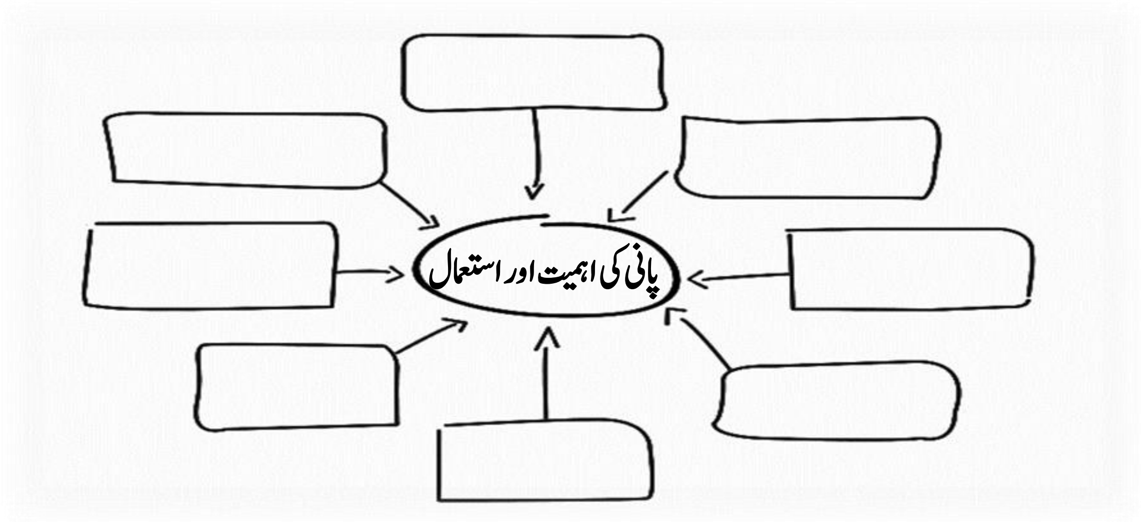

طلبہ کو بتائیں کہ آج ہم پانی کی اہمیت کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کی تدریس: (08) منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے ان کے معانی اخذ کروائیں۔

طلبہ کو صفحہ نمبر بتاتے ہوئے سبق "پانی کی اہمیت" کھولنے کے لیے کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریق کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کرائیں:

"پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ ہر جان دار شے اِس کی محتاج ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بے شک حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اور اہم نکات نوٹ کریں گے۔ طلبہ کو سبق میں پڑھی گئی دونوں آیات کا ترجمہ / مفہوم یاد کروایا جائے گا۔

سرگرمی: (05) منٹ

سبق کا جزوی اعادہ کروانے کی غرض سے طلبہ کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ طلبہ سے خالی جگہ پُر کرنے کو کہا جائے گا۔ جیتنے والے گروپ کے لیے انعام کا اعلان بھی کیا جائے گا۔

۱۔ پانی اللہ تعالیٰ کی ______________ ہے۔

۲۔ پانی کے بغیر ______________ قائم نہیں رہ سکتی۔

۳۔ روزمرہ کے کاموں کے لیے ______________ کی ضرورت ہوتی ہے۔

۴۔ "ہم ہی آسمان سے ______________ برساتے ہیں۔"

۵۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے پانی کو ______________ کے قابل بنایا۔

۶۔ اگر پانی ______________ ہوتا یا ______________ تو اس کا پینا ممکن نہیں۔

۷۔ پانی کی نعمت پر انسان اللہ تعالیٰ کا جس قدر ______________ اَدا کرے، کم ہے۔

۸۔ ہمیں ______________ کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

نوٹ: ممکن ہو تو یہ ورک شیٹ فوٹو کاپی کروا کے بچوں میں تقسیم کریں اور حل کروائیں۔

سرگرمی: (05) منٹ

طلبہ میں سورۃ المرسلات اور سورۃ الاعراف خوش خط لکھنے کا مقابلہ کروائیں۔ جیتنے والے طالبِ علم کو انعام میں "قلم" دے کر شاباش دیں۔

سرگرمی کتاب پر مشق (08) منٹ

طلبہ سے درسی کتاب میں متعلقہ سبق کی مشق میں "سرگرمیاں برائے طلبہ" کے ضمن میں دی گئی سرگرمی مکمل کروائی جائے گی۔

اختتامیہ: (02) منٹ

طلبہ کے سامنے پانی کی اہمیت اس انداز میں بیان کیجیے کہ وہ دِل سے اس بات کا تہیہ کر لیں کہ وہ پانی کبھی ضائع نہیں کریں گے اور ضرورت کے وقت بھی خوب سوچ سمجھ کر پانی استعمال کریں گے۔

جانچ: (05) منٹ

طلبہ کی تفہیم کا جائزہ لینے کی غرض سے چند سوالات کیجیے۔ مثلاً:

1۔ پانی کی اہمیت پر کسی ایک آیتِ قرآنی کا ترجمہ سُنائیے۔

2۔ حدیثِ مبارک کی روشنی میں پانی کی اہمیت بیان کیجیے۔

3۔ پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے ہمیں کیا اِقدامات کرنے چاہییں؟

تفویضِ کار:

معلم طلبہ سے کہے گا کہ وہ گھر سے پانی کے مختلف ذائقے اور اُن کے استعمال لکھ کر لائیں۔ مثلاً (کڑوا، نمکین، میٹھا)

ٹیچر گائیڈ گریڈ-4 　　　　　　　　　　　　　　　　　سبق نمبر-45

باب ہفتم: اِسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

پانی کی اہمیت

دورانیہ: 60 منٹ

حاصلاتِ تعلّم:

پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

مواد:

نصابی کتاب برائے جماعت چہارم، مار کر، ڈسٹر، فلیش کارڈز، پرچیاں، پرچیوں کی ٹوکری

معلومات برائے اساتذہ:

طلبہ کو سبق کی طرف متوجہ کرنے کے لیے درج ذیل سرگرمی کروائیں:

سرگرمی نمبر1(برین سٹرامنگ):

جماعت میں کسی طالب علم سے پانی منگوا کر تھوڑا سا پییں۔ باقی بچے ہوئے پانی کے بارے میں پوچھیں کہ کیا میں اسے ضائع کر دوں۔

پھر مختلف پرچیاں لے کر چند سوالات لکھیں اور جماعت سے پوچھیں:

کیا آپ وُضو کرتے ہوئے ٹونٹی مسلسل کھول کر رکھتے ہیں؟

آپ اپنی امی کو دیکھیں کہ وہ برتن دھوتے ہوئے پانی کے لیے ٹونٹی کھول کر رکھتی ہیں یا بند کر دیتی ہیں؟

فرش دھونے کے لیے پائپ کا استعمال کیا جاتا ہے یا کسی ڈونگے وغیرہ سے پانی گرایا جاتا ہے؟

گاڑی یا موٹر سائیکل دھوتے وقت پانی کا استعمال کیسے کیا جاتا ہے؟

بچوں کو بتائیں کہ آج ہم پانی کے ضیاع سے بچنے کے حوالے سے سیرتِ النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے راہ نمائی حاصل کریں گے۔

سبق کی تدریس:(06)منٹ

سبق میں موجود مشکل اَلفاظ تختہ تحریر پر لکھیں اور طلبہ سے اُن کے معانی اخذ کروائیں۔

بچوں سے سبق "پانی کی اہمیت" کھولنے کو کہیں۔ تمام طلبہ اپنی درسی کتاب سے سبق تلاش کرتے ہوئے مطلوبہ سبق کھولیں گے۔ کُل جماعتی طریقِ کار کے مطابق سبق کی عبارت کی تدریس کرائی جائے گی:

"رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں زندگی بسر کرنے۔۔۔ اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔(مسندِ احمد، حدیث:609)"

تمام طلبہ توجہ سے عبارت سُنیں گے اوراہم نکات نوٹ کریں گے۔طلبہ کو سبق میں پڑھی گئی حدیثِ مبارکہ مفہوم یاد کروایا جائے گا۔

جزوی اعادہ:(03)منٹ

جزوی اعادے کے طور پر طلبہ سے چند سوالات پوچھے جائیں گے۔مثلاً:

۱۔کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے؟

۲۔کیا ہمیں ان نعمتوں کو بے دریغ استعمال کرنا چاہیے؟

۳۔نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وُضو اور غُسل کے لیے پانی کیسے استعمال کرتے تھے؟

سبق کی تدریس:(06)

طلبہ کو پانی کو ضائع ہونے سے بچانے سے متعلق معلومات فراہم کرنے کی غرض سے سبق کی عبارت(موجودہ دور میں دنیا کو پانی کی کمی ۔۔۔تا ۔۔۔اختتامِ سبق۔)پڑھنے کو کہا جائے گا۔تمام طلبہ اپنی اپنی باری پر عبارت میں سے ایک ایک دو دو سطریں پڑھتے ہوئے سبق مکمل کریں گے۔

سرگرمی نمبر ۲: (08)منٹ

جماعت میں متعدد گروپ بنائیں اور ہر گروپ کو درج ذیل میں سے ایک ایک عنوان دیں:

۱۔پانی کے ضیاع کی صورتیں

۲۔پانی کے ضیاع کو روکنے کی صورتیں

۳۔پانی کی آلودگی کی صورتیں

۴۔پانی کو صاف رکھنے کے اِقدامات

ہر ایک گروپ تجویز کردہ عنوانات سے متعلق معلومات حاصل کرے گا۔اور A4 سائز کے ایک ایک صفحے پر لکھے گا۔

ہر گروپ کا کام پوری جماعت کے سامنے پیش کیا جائے گا۔سب سے اچھا کام کرنے والے گروپ کی حوصلہ افزائی کی خاطر تالیاں بجوائی جائیں گی۔

سرگرمی نمبر ۳: (05)منٹ

پانی کی حفاظت پر مبنی اقدامات کے سلسلے میں طلبہ کو کوئی دستاویزی فلم بھی دِکھائی جاسکتی ہے۔

سرگرمی نمبر ۴: (03)منٹ

اس کے بعد طلبہ کو "پانی بچاؤ مہم" کے لیے دو گروہوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

ایک گروپ کو پانی ضائع ہونے سے بچانے کی ذمہ داری سونپی جائے گی،جب کہ دوسرے گروپ کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اپنے محلے اور گھر میں جا کر پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے آگاہی دے۔

جانچ : (02)منٹ

تختۂ تحریر پر درج ذیل طریقے کے مطابق دو کالم بنائے جائیں گے۔

کالم الف	کالم ب
۱۔ موجودہ دور میں دُنیا کو	ایک بُرا فعل ہے۔
۲۔ پانی کی آلودگی کی وجہ سے	بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔
۳۔ مسلمان کی حیثیت سے	پانی کی کمی کا سامنا ہے۔
۴۔ پانی کو ضائع کرنا	سنتِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔
۵۔ نکاسی کے ناقص نظام، کارخانوں کے گندے پانی سے	بیشتر جگہوں کا پانی آلودہ ہو چکا ہے۔

طلبہ سے کہا جائے گا کہ کالم الف میں سے پہلا جزو پڑھیں۔ اس کے بعد کالم ب میں سے ایک ایک کر کے جملے پڑھنے شروع کریں اور جو جملہ کالم الف کے پہلے جزو سے مناسبت رکھتا ہو، اس کو لائن کی مدد سے ملاتے ہوئے جملے مکمل کروائے جائیں گے۔

اختتامیہ: (02)منٹ

طلبہ کو بتائیے کہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صرف پانی ہی کو ضائع نہیں ہونے دیتے تھے، بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تمام نعمتوں کو بہت زیادہ سوچ سمجھ کر استعمال فرماتے تھے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اَدا کرنا ہے۔

تفویضِ کار:

طلبہ اپنے گھر میں پانی کے استعمال کے بارے میں جائزہ لیں گے اور اس کے ضیاع کو روکنے کے لیے اِقدامات کریں گے۔

ٹیچر گائیڈ گریڈ-

سبق کا عنوان

دورانیہ:40منٹ

عنوان

حاصلاتِ تعلم:

اِس سبق کی تکمیل کے بعد طلبہ اِس قابل ہو جائیں گے کہ

مواد:

درسی نصابی کتاب برائے جماعت اول،مارکر،تختہ تحریر،ڈسٹر ،فلیش کارڈز

معلومات برائے اساتذہ:

عنوان کا تعارف:(5منٹ)

سبق کی تدریس:(10منٹ)

سرگرمی:(5منٹ)

سرگرمی:(8منٹ)

اختتامیہ:(5منٹ)

جانچ:(5منٹ)

تفویض کار:(2منٹ)

تیار کنندگان--ٹیچر گائیڈ اسلامیات--جماعت چہارم

نام	ادارہ
	مینجمنٹ
اللہ رکھا انجم	ڈائریکٹر جنرل قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور
آصف مجید	ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور
	مرتبین
پروفیسر عبدالکریم (پی ایچ ڈی سکالر)	ہیڈ کوارڈینیشن اینڈ ڈویلپمنٹ ادارہ ہائے صوفیہ (اے۔ای۔ایس۔ٹی۔لیکول اینڈ لیکول منڈیال) لاہور
ڈاکٹر نجمہ ناہید	سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ، قائد تلہ گنگ
ڈاکٹر سونیا ارم	لیکچرر، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لاہور
حافظ محمد فخر الدین	سبجیکٹ سپیشلسٹ، گورنمنٹ لیب ہائیر سیکنڈری سکول (متصل قائد)، قصور
	جائزہ کار
رضوان علی (گولڈ میڈلسٹ پی ایچ ڈی سکالر اسلامیات	سبجیکٹ سپیشلسٹ اسلامیات، گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول، چک جھمرہ، فیصل آباد
سلمیٰ جبین	سبجیکٹ سپیشلسٹ اسلامیات، ایسوسی ایشن فار اکیڈمک کوالٹی، لاہور
	جائزہ کار / نظر ثانی کنندہ اور مدیر
ڈاکٹر فخر زمان	پنجاب کری کولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
ڈاکٹر عدیلہ خانم	سبجیکٹ سپیشلسٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور
	پروف ریڈنگ
ڈاکٹر محمود احمد کاوش	پرنسپل، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، نارووال
	معاونین
سیف الرحمان طور	کورس کوآرڈینیٹر (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور
ڈاکٹر عدیلہ خانم	سبجیکٹ سپیشلسٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور
ڈاکٹر عالیہ صادق	سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، لاہور
پروین دین محمد	سبجیکٹ سپیشلسٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور
محترمہ فوزیہ انعام	سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، لاہور
	ڈیزائننگ، کمپوزنگ اور لے آؤٹ
محمد اشرف	اسسٹنٹ (ایم ڈی ونگ)، قائد اعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب، لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب محفوظ ہیں اور اس پر حقوق نسخہ کے تمام قوانین نافذ العمل ہیں۔ اس کتاب کو معزز اساتذہ بچوں کی تدریس کے امدادی مواد کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں لیکن اس کے مواد کے کسی حصے یا پوری کتاب کو از خود بغیر اجازت چھپوانا ممنوع ہے ایسی صورت میں ادارہ ہذا قانونی چارہ جوئی کا حق رکھتا ہے۔

قائداعظم اکیڈمی فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ پنجاب
وحدت روڈ، لاہور